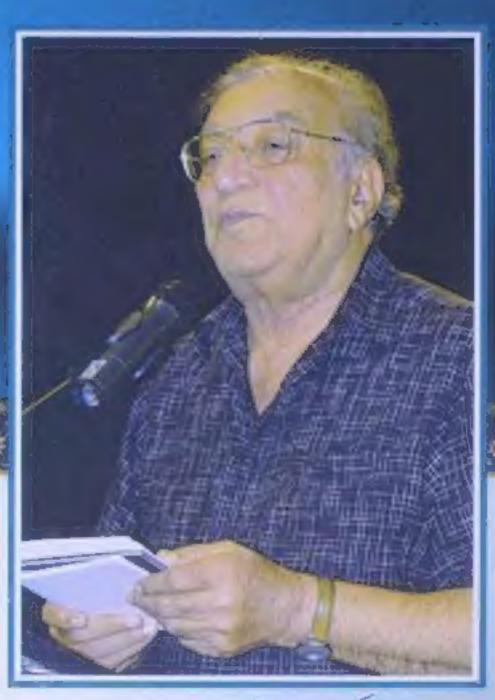
الممدفراز مشخصيت اورشاعري



أحمل فكرانى

يروفيسر دُاكثر عبدالقادر غياسة الدين فاروقي

URDU ADAB DIGITAL LIBRARY (BAIG_RAJ)

اُردوادب ڈیجیٹل لائبیریری (بیگ راج)



اُردوادب ڈیجیٹل لائبریری میں تمام ممبران کوخوش آ مدید اُردوادب کی پی ڈی ایف کتابوں تک یا آسانی رسائی کیلئے جارے واٹس ایپ گروپ اور ٹیلی گرام چیتل کو جوائن مارے کریں۔اور یا آسانی کتابیں سرج اور ڈاؤنلوڈ کریں۔

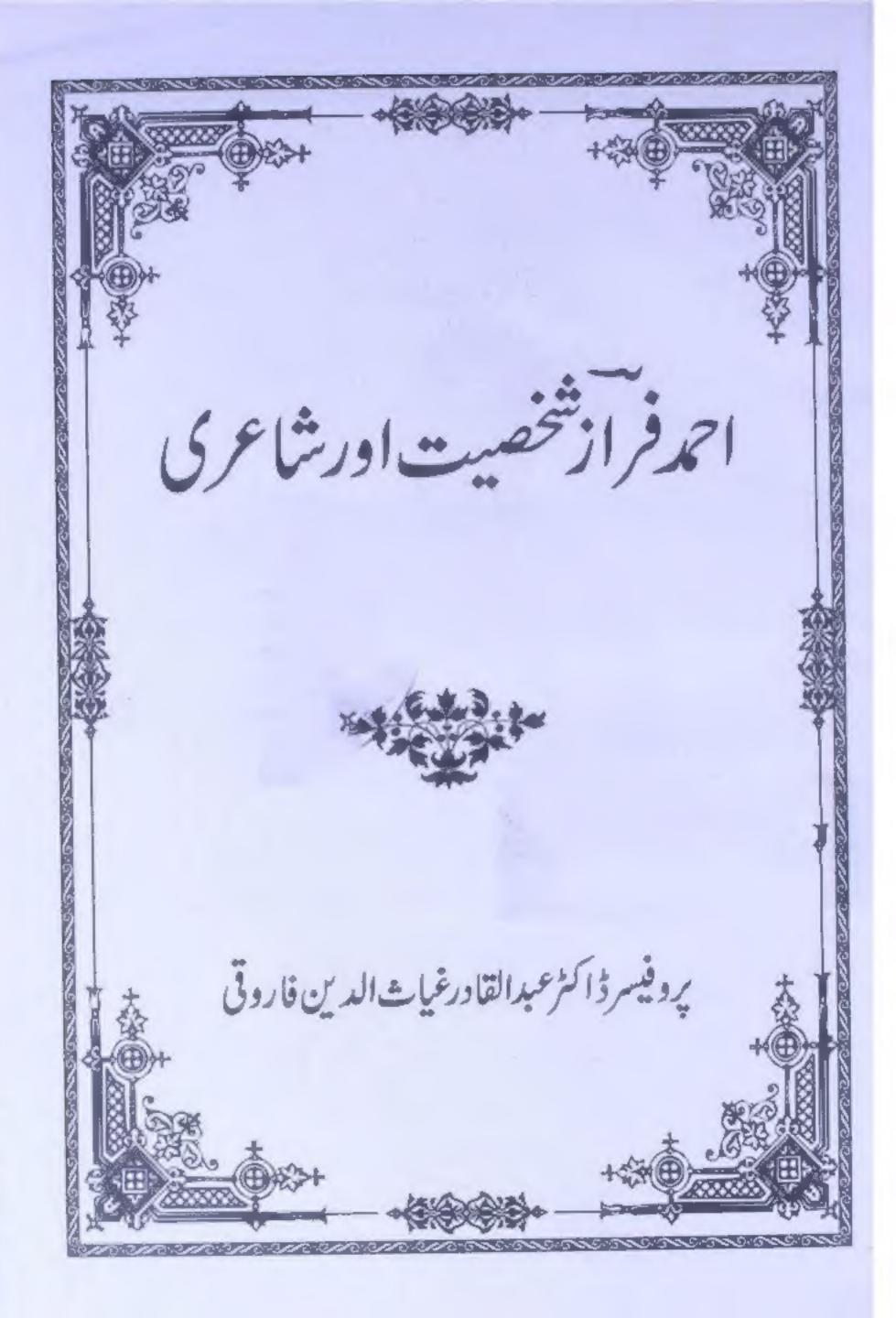
ETTPS://CHATAWHATSAPP.COM/FESTIVIDES SOUNDLYFFE TO

وانس ايپ لنك

TELEGRAM - HTTPS://T.ME/JUST4U92

TTTE://WWW.PACESWEE.COM/ALMOCHAL.URID.PAG

آس بک پیواٹک :



2

احدفراز شخصیت اور شاعری



پروفیسر ڈاکٹر عبدالقا درغیات الدین فاروقی سابق صدر هعبداردو، فاری اورع بی، انجمن آرٹس، سائنس اینڈ کامری کالج بیجا پور کرنا تک اسٹیٹ، انڈیا سابق ۔ پی انچ ڈی گائیڈ، هعبداردور فاری کرنا تک یونیورٹی، دھارواڈ ۔ کرنا تک اسٹیٹ ۔ انڈیا (لاکف ٹائیم اچیومنٹ ایوارڈ ۔ اردو۔ ۱۴۰۱ء) (پونہ۔ ہندوستان)

جمله حقوق تجق مصنف محفوظ ہیں

احرفراز شخصيت اورشاعري

نام كتاب

يروفيسرة اكثر عبدالقادرغياث الدين فاروقي

مصنف

+ r + 10

من اشاعت

0 ...

لعداء

.....

قمت

بلواسٹار پرنٹرس، بیجا پور

ببليثر

كتاب ملنے كے يتے

Moulana Sayed Faisal Sakaf Sadat MOL

Sakafia Educationi Trust, Sakaf Roza, Bijapur-58610 (Karnatak State) INDIA, Cell 09880100481 hussainisadat@gmail.com

BASHEER AHMED KHADIM Near Roshan Darwaza, Bada Asar Mahal Galli, BIJAPUR - 586101 (Krnataka State) INDIA

Tel: 9480035786

ENDONE OF THE PROPERTY OF THE

E.mail. basheerahmedkhadim@gmai.com

CONCOUNTED TO THE ONE OF THE

BOOKWARE# 85, 1st Floor, Near Police State JC Nagar, Bangalore-560006 (Karnatak State) INDIA, Cell # 9844158731. E-mail: bookware.com@gmail.com S.S.Sayed Fattah, Beside Kali Masjid, JM Road, Bijapur-586101 (Karnatak State) INDIA.
Sultan Akhtar, Flat No.5. heaven Pride, Shaniware Peth, Solapur-413002(State Maharashtra) INDIA. Tel # 735-059-3794,

E-mail: Sultanakhater1980@rediffmail.com

Dr. Abdulkhadar Faroqui 86-35, Queens Blvd # 4F,
elmhurst-NY 11373, USA,
Tel: 7182050924, Fax# 7186511509, Email:
agfaroqui@yahoo.com

CHE SHE SHE SHE SHE

and and are and and are

CONTRACTOR CONTRACTOR

فكرست مضافين

	-		7
6		انتساب	-18
7	عبدالقادرغياث الدين فاروتي	ال ا	-16
10	يروفيسر يونس شرر	الراب چر	_ 100
16	محرا عبازخال	اجراد	-4
18	فيرزاحمشفي	پروفیسرڈا کٹرعبدالقادراد فی مصنف	_0
22	پروفیسرمیرتراب علی	عبدالقادرغياث الدين فاروتي	- 4
24	غو ثيدسلطاند	में शिक्	-4
25	يروفيسر ذاكنرسيطيم الثه يتني	پروفیسرعبدالقادرفاروقی ایک با کمال قلم کار	-^
28	پروفیسر خالده ظهور	اجرفراز	_9
31	واكرصبيح صيا	ۋراجلدى ئېي <i>س كر</i> ون	_10
33		واكتر محمر شفيق الفتكو	_11
39		سفرزندگی	_11
45		احمد فراز کی شخصیت	_11"
65		احمد قراز کی شاعری	_117
91		احد فراز کے منظوم ڈرامے	_10
127		امتخاب كلام احمد فراز	-14
281		احمر قراز کے ڈراموں سے انتخاب	_14
359		ہر قراز آج بھی پر چم قراز کا	_1/
361		فعيارك يس احمر فراز فصورول كى زباني	_19

انتساب



مرحوم بروفيسر ڈاکٹر عبدالرجیم جا گیردار (بیجابور۔انڈیا) معدیداردووفاری۔BELDE آرٹس کالج بیجا پوراور گورنمنٹ کالج بیدر کے نام

CONTRACTOR OF THE CONTRACTOR CONT

ح ف تشکر

خالق کا نتات کی مہریانی ہے کہ اردوادب کی دنیا میں سفر کرنے کا موقع نصیب ہور ہاہے۔ میں ایک طالب علم ہونے کے یادجود مجھے ایوار ڈ زے توازا گیا۔

ے این منداور شکر گذار ہوں۔ کرنا تک بنگلور میں کرنا تک اردوا کاڈی نے میری کتاب'' کینڈا اور اللہ میں محکومت کرنا تک بنگلور میں کرنا تک اردوا کاڈی نے میری عزت افزائی کی جس کے اللہ متحدہ امریکہ میں خوا تین کی اردوفد مات' پرایوارڈ زے میری عزت افزائی کی جس کے اللہ علی اللہ تعدد ال

النیم میں ''اردو کانسل'' میمیری بونہ (مہاراشٹرا اسٹیٹ) جو حکومت ہند کا ادراہ جس کی جانب ہے ''اردو کانسل'' میمیری بونہ (مہاراشٹرا اسٹیٹ) جو حکومت ہند کا ادراہ جس کی ایمان ہندی کا ادراہ جس کے لئے''اردو جانب ہے 'لائف ٹائم اچیومنٹ اردو' کے ایوارڈ زے میری عزت افزائی کی جس کے لئے''اردو کونسل'' کے چیرمن عالبخاب قاسم زبیری اور تمام ممبران کا حسان مندارشکر گذار ہوں۔

نیویارک میں مرحوم احمر فرآز ہے مختصر ملاقات ہوئی اور میں نے خواہش ظاہر کی تھی کہ مرحوم احمد افراز کی شعری خدمات پر مقالہ کیوں کتاب افراز کی شعری خدمات پر مقالہ کیوں کتاب ای کی شعری خدمات پر مقالہ کیوں کتاب ای کھوڈ الو۔اور میرابیہ مقالہ ''اردوٹائمنز'' نے شائع کیا جس کے لئے میں الحاج خلیل الرحمٰن صاحب اللہ میڑ' اردوٹائمنز'' کاشکر گذار ہوں

محترم کل بخشاتوی پاکستان کے معرف شاعر اور ادیب جن سے ملاقات نیویارک میں ہوئی پاکستان میں ہی رہائش پذیر ہیں انہوں نے فون پر فر مائش کی کہ وہ ان کے رسالہ 'قلم قافلہ' جومرحوم احمد فرآزنمبر شائع کرنے والے ہیں مقالدروانہ کریں۔ان کی فرمائش پر مرحوم احمد فرآز پر چار مقالے ا جوتمام كے تمام''قلم قافلہ''كى زينت ہے۔ ميں محترم كل بخشالوتى كاشكر گذار ہوں كہ'' پاكستان'' اسے شائع ہونے والارسالہ''قلم قافلہ''ميں شامل ہونے كاموقع عطاكيا۔

نیویارک میں مرحوم احمد فرآز کے دوست اوراحباب'' پروفیسر یونس شر'' ڈاکڑ محمد شفق، ڈاکٹر صبیحہ صبا، پروفیسر خالدہ ظہور، فیروز احمد شقی ، شکا گوامر یکہ ہے محتر مدغو ثیبہ سلطانہ، ہندوستان ہے پروفیسر میر تراب علی ، پروفیسر ڈاکٹر علیم اللہ جینی ،سلطان اختر اپنا او بی تعاون ہے اس تصنیف کوئسن عطا کیا تسنیم شہراد جو نیویارک میں معرف فوٹو گرافر ہیں انہوں نے مرحوم احمد فرآز کے چند تصاویر دی جس کے لئے میں ان کا بہت ہی شکر گذار ہوں۔

ہندوستان کے سفر کے دوران مختلف شہروں میں اعزازی جلسہ منعقد کئے گئے ، بنگلور ، دھولیہ ، سولا پور ،اور دوسر سے شہروں میں ادب نواز کا بے حد شکر گذار ہوں۔

کرنا تک ویمنس یو نیورٹی بیجا پور، شعبہ اردو نے میرے اعزاز میں جلسہ منعقد کیا جس کے لئے میں بہت ہی شکر گذار ہوں۔

پروفیسر پر پل عبدالقادرنولگند، پروفیسر پر پل سید حمید قادری ہریال، پروفیسر ڈاکٹر سیدعلیم الله مسینی، پروفیسر ڈاکٹر محمد سیخ الدین، عالمی شہرت یافتہ سلیمان خمار، سلطان اختر جن کی ہمت افزائی ہمیشہ میرے ساتھ رہی جس کے لئے میں شکرگذار ہوں۔

ر فیع بھنڈاری معروف صحافی ،حکومت ہند''اردو کانسل''اور حکومت کرنا ٹک ،کرنا ٹک اردو اکا ڈی کے رکن ہیں جنہوں نے مجھے عزت بخشی جس کا میں احسان مند ہوں۔

ایک اوراعلی شخصیت کونسلرسیدا در ایس بخشی جنہوں نے ہر وفت اور ہر لمحہ میرے لئے تکلیف اُٹھا کرمیرے ہندوستان کے سفر کورونق عطاکی اپنے تمام مصروفیات کو ہالائے طاق رکھکر میرے ساتھ

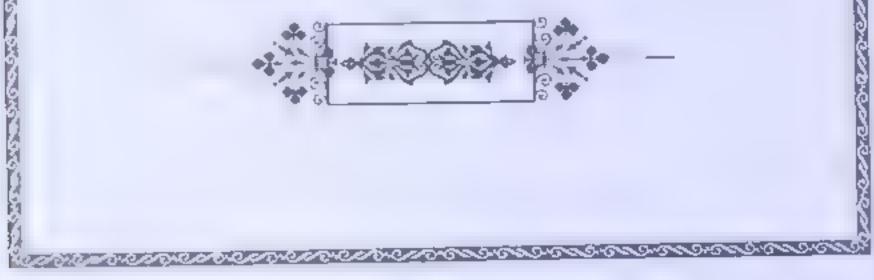
TO COMPANY COM

ہے میں شصرف احسان مند بلکدان کابہت ہی مشکور ہول۔

میرے تھا نیف شائے ند ہوت تو پھر اوب میں میری شاخت ند ہوتی امراس شاخت کی ذمہ واری میرے تو تعانیف کو داری میرے تزیز دوست سید معطفے قادری سادت جن کی ہم لھے کوشش اور محنت ہی ہے جو تصانیف کو وب میں شام ہونے کا موقع نصیا ہوا۔ جن کا میں ہمیشہ بمیشہ شکر گذار وراحسان مند ہوں۔
مولانا بشیر احمد خاوم : ومیر سے مزیز دوست اور جیواٹ رہبلیشر کے یا مک بین اور جناب سید تنویر احمد کیا ۔ اور اوب نواز حضرات کا مشکور ہوں جن کے کہا میں کو بین اس طواحت کے خوف سے من تمام ہے معافی جا بتنا ہوں جن کے نام شام نے نہیں کے گئے۔

''احمد فراز شخصیت اور شاعری''ایک صب علم ک حیثیت ہے کوشش کی ہے۔اور زیا ہ ہے۔ زیادہ ن کے کلام کوشامل کیا گیا ہے ، کہ ناصرف ف قاری ،اوب نواز بلکہ تحقیق سے علق کھنے ،الے طالب علمول کے لئے مفید ہوں امید ہے E-mail کے ذرایجدا ہے مشوروں ہے میری ہمت افزانی

> شمريد فأسمار عبدالقادرغياث الدين فاروقي



ح فب چند

پروفیسریوس شرر اردوشاعری موضوں ت اوراسلوب بیاں کے متبارت اپٹی شناخت سلیم کرائیجی ہے۔ بہت بی جبتوں میں بیا پنی ہم عصر زبانوں میں بہت آ گئی کیک ہے موجود ہ صدی کے جن شعرا ، ن

ی جبتوں میں بیدا پنی جم عصر زبانوں میں بہت آئے علی پہلی ہے موجودہ صدی کے جس سعرا۔ ۔ اسے بینذر دومندست بخش ہے۔ ان میں فینش مستقے زم می فر آزرا شداور میراتی کے علاوہ بہت ہے۔

نام ہیں، بینا مشتیاب اور بیکرسازی کے پیمائن کی اولی وشعری تاری نیں۔

ان شعرا، میں جو فاری کی شعری رہ یہ ہے۔ جڑے رہے اور پہر مغرب برئی کے رہائی ہے۔ مان ترقی کے رہائی ہے۔ مان ترقی بہر فاعلی جو فاری کی معنویت کے جامعتی سند کو منز ب محد بالی ترقی بہر شعرا ہ نے اوج ہشرکہ رندگی کی معنویت ہے۔ جمکن رکا کی زندگی کی اس معنویت و پائے میں تاریخ اور جا است کا حوالہ کیا ، ور عوت فیل ای میں معنویت و پائے میں تاریخ اور جا است کا حوالہ کیا ، ور عوت فیل اور خالی اور خالی

شاعری کے س کہ وقر تی پیند شعر و نے اپنی گروسے و ندھایا تق موفیا ندش عری چرو نی مند کا مند کا ان کی آو زکا موز و کمد زفضا میں وقت کی ضرورت بن کر کھیں گیا۔ وران شعراء نے حاکم و کیا ہے۔ ان کی کے ان کا موز و کمد زفضا میں وقت کی ضرورت بن کر کھیں گیا۔ وران شعراء نے حاکم و کمرہ کمارہ ، خاری کے لئے تیہ آباد پاتی نظام کی چجرہ کی استوں سے بار حاکموں سے قلم و جو سے چھٹاکارا والا نے کے لئے گئے۔

احمر فرازنے مرکوئے رقیب بھٹی کرکٹر ہے ہے سنگ فرشوں سے اس مرکا اظہار میا ہے۔ اس مرکا اظہار میا ہے۔ اس مرکا اظہار میا ہے۔ اس مرکا اور میادو

جم ول ق أر بين، جميل انان وا وو

سے ہے۔ پچھ حت دوں نے انہیں یو نیورٹی اور کالجوں کے زے اورلز کیوں کا شاعر کہہ کرنظر اند زکرنے ک کوشش کی تھی۔ مگر فراز کوسی نشاد نی سند کی ضرورت نہیں پڑی۔ فراز کو بیہ بات معبومتھی کہ وہی نقاد تخلیق کے ساتھ انصاف کرسکتا ہے جوخو دیخیق کا رہوا و تخلیق کے مرحل کو موہد علم و تا ریخ اور شعور کی سطح یر سمجھ سکتا ہو۔ اے بیہ معلوم ہو کہ فنکار جب سائس لیتا ہے تو درد کی بھش اُس کے اجود یو نہیں ایتی ہے۔ تخلیق کارکا تنمیر اور ثمیر اتباء کی سرمیزان پرجارزے کیونکہ جمراکٹ بیٹنۃ ایے جسم کی شعلمی کو دوسر کے جنس کی تمناوی کی خوشر چنن ہے سہ ہے کرتے ہیں۔ان کی غزییں کہمی اور نظمین کسی جمیشہ جراءت نوجوا نوں بی کہانی ساتی رمیں۔شکوہ مشکایا ہے اور کاربھی رہا اورتارین وسالہ ہے دونوک ہاہ کہنے کی حوصلہ مندی بھی رہی ، اُس کے قلم کو وٹی زنجیے نہ بیان رہائے اُز کی آواز علی کیلی روایت ہونہ صرف آئے بڑھاتی ہے بیکہ اس پراٹی مبر گاتی ہے۔ان کے شعرال میں ڈو نانی رہاتی ہے تعمل ور بطان کے نظر نیڈن میں سانی اند زک سر جندی لئے ہوے ہے۔ فرزجس ارد مندی کے ساتھ جذبات احساسات اور منظرون وثين مست جي دودال وجيرتي عوني كررتي بسايد اتو کی قریب زندان شن شیر که جهان طوق بی حوق بین، دید رین کی دید رین بین ینی در د مندی جمران کے منظوم ؤراموں میں کبھی و تکھتے ہیں۔فر زنکمل فیر و نظر کی سزود کی پر جان دیتا تھا۔ وہ نسان حیاہے ہیں وہ مصالین ہو یا ایت ایم یائی سرز مین پرٹن کی بر بندھا جا بر حکمران کے اغترق و "ز دی ہے گئے وڑے کھا ہے لہوہیا ن جو ۔

> بیں نے آو تن برن کا لبو نذر کردیا اے شیر یار تو بھی تو اینا حماب دے

فرآنہ پار مدد دار ہے ہیں مسکینوں پر تکون شجر کے شارنگ پتوں کو بھیشہ سائیاں ، نار ہائے شعر کے تہذیبی من صر سے شعر دان ہے جا ما کا تار ہا۔ سفاک محول کے ہاتھوں کھے بوے ہر یہ ہے گا ستوں کے تہذیبی من صر سے شعر دان ہی در نصاف کا بر ہم سے ہون آن کے قدموں سے مد ملا کر چلتا رہا۔ کا مطمی کو تقتی آن اس میں جاتھ ہی کی چوسانی قو موں پر گرنت ماصل کرنے کی خواہش ان کے فیاش ان کے نظمی میں میں بیت کو تعمل کرنے کی خواہش ان کے فیاس نے میں تو ہائی کو تو ت سے ہمکنا رکرتی رہی فرآن نے اس بات کو تا ہو گا گا ہو ہے تھی ۔ ان کی تقمیمیں ، پیشہ ور قاتا تو اور گا ہے تھی جات تیں ۔ ان کی تقمیمیں ، پیشہ ور قاتا تو اور گا ہے تھی ہو بیدر سے لے کرن ہے تا ہے گا ہو تھی میں میں بیٹر ور بیان ، رفت خیال ، مضمون آ فرنیش ، رتمث کا ری برئی گا ہو تا ہو بیدر کے سرتی تا ہو کہ بین بین کی کرفت کا اس س

CANDER OF THE PROPERTY OF THE

اب ان کی نئی کتاب احمد فرآز کی شخصیت اورشاعری پرمشتمال ہے۔ میدا کیٹ اہم کام ہے اور فراز ہے ان کی محبت اور اداواو کا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں فرآز کی شخصیت اور شاعری کے ادوار کو اس طرح سمیٹا کی محبت اور انکا و کا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں میراضا فراضور کی جائے گی اور شمی واو بی حفق میں قابل قدر کی گئی ہے کہ فرآز پر ابک چینے والی کتابوں میں میاضا فراضور کی جائے گی اور شمی واو بی حفق میں قابل قدر کی گئی ہور ہے و کیسی جائے گی ۔ اس کتاب میں فرآز کی شخصیت و رش عمری کی کے ساتھ کی گئی ہور کی نظر سے و کیسی جائے گی ۔ اس کتاب میں فرآز کی شخصیت و رش عمری کے ساتھ کی ۔ اس کتاب میں فرآز کی شخصیت و رش عمری کی ہوئے گئی ہور کر نے کے میا تھا ہوں کا بیار میار کیا اور استظام کی مدار کر نے کے میاراتھا ہونوں و گئی تابل میار کیا دیا ہے۔

اس تباب کا کید اورانی دی پیلوق بل غور ہے۔ فرآز کے منظوم فررائے جمن سے قار مین بہت کم واقف میں یا ہے۔ نبر میں۔ وہ زوری قوجہ پنی طرف کھنچنے میں اور فرآز کے افکار و منیا وہ برای وف حت اور صفائی ہے ان ڈر موں میں جیش موں تیں۔ انسانی روے ورانسانیت کے مختف پیلو کروارہ کا وں کی اوائینی میں فرآز کے قافد نظر پر تنہیم ورانا داری کے پردے نیس پڑے ہوئال کا راموں میں بھی فرآز اپنے جر پور روی فی اجہ کے ماتھ موجود میں جو فخم کی اور غزامیت سے مبریز

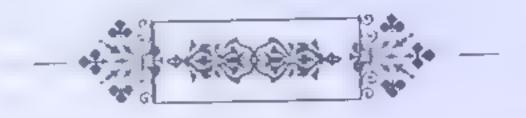
ان کے برتکس ختر البیمان کے منظوم کا بے نیے روی فی اور کھر درے بین ہوان کے مکالول اور کر دواروں کی زبان فسفہ کی تبریین و بل جول ہے۔ وو فی ک و خوان مویا تاریک سپارہ ان میں اور کر دواروں کی زبان فسفہ کی تبریین سے تاحد ، فظر تخبری جولی فضایش سائس بیتی جو فی نظر آتی ہے۔ اور کی جدوں جو نام کے دوست کر رہے ہیں۔ اور آل ایس محصر ہوئی کی جدوست کر رہے ہیں۔ اور آل ایس محتری میں مکھے جو ہے حرفی کی جدوست کر رہے ہیں۔ اور آل ایس کی جدوست کر اور آل ان کی بیدا کر تی ہے۔ ان ڈراموں میں فرآلز نے تھم کی جدوست کر ایس میں فرآلز نے تھم کی جدوست کر ایس میں فرآلز نے تھم کی جدوست کر دوست کر ایس میں فرآلز نے تھم کی جدوست کر کی تاہد کی جدوست کر کی تاہد کی جدوست کر دوست کر ایس کی جدوست کر کی تاہد کی جدوست کر کی کی جدوست کر کی تاہد کی جدوست کر کی کی جدوست کر کی کی خوال کے احترار سے برد کی فیکا رک سے برتا ہے۔

. پیش شرر نیویورک

> پروفیس بیش شرر اسدر شعبه اردو ورسی فت وفی قی اردو بولیو رسی کرانی

Address

Prof Yunus Sharar 8300 Talbot Street # 7c Kew Garden NY 114115



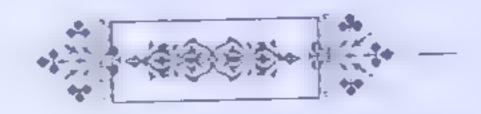
وه وطن کی شان تھااحمہ فراز عشق كاوجدان تفااحد فراز شعركاار مان تفااحد فراز عجكنوول كي تان تفااحمه فراز شاعری کی جان تفااحمه فراز روشني كامان تقااحمه فراز روب كاعتوان تفااحد قراز وه بلندانسان تفااحمرفراز فنبح كالرفان تتماحم فمررز عظمتوں کی کا ن تنا احمر فراز ٠٠ م كافي ران تني قراز جور کا بھا ن تی احمرفر از عدل کی میزان تقااحد فراز ايبااك دبقان تفااحمد فراز يجولول كاعنوان تقااحمه فراز طق کا سط ن تی احمر فراز

احرفراز قوم کی وه آن تقداحمرفر از حسن کی سامان تھ احمد فراز ہے اوپ کو نازاس کی ذات پر اس کے شعرو یا برخییں رقصا ب تناہیا ب شعرکی پریال تھیں سے ارو مرو وه اوب کے تسونوں کا چرائے وه كه بير مين بن تقار شك شباب القاهماله وبحجى اس يررشك سا ظلم کی تیے وشھی کے در مان غیرت افغان اس ئے خوب میں تھی صاف گولی حق پرتی کی چیان جابروں کی رے کا پھر متیاہ ہ وه حساوات محمر کا نتیب جس نے بوے عظمت انسال کے تیج تسمرون وتنكيو كالكالتياوه جا کما نے وقت اس کے کا سے کیس

قائد ایوان تناحد فراز عملی مین ترفراز

南北南北南

ع مره ب کے بر قرابی ن د موشینت وغوال کا اقتا



A THE PROPERTY OF THE PROPERTY

يروفيسرذ اكثرعبدالقا درفاروتي كى اد في حثيت

نيه مزالامر ينفى

ز ہا تو ان ان تاریخ کا بخور ہا کر ہ میاجائے پیر تقیقت سائے آئی ہے کہ اردور ہوں بیا تیسل مدت میں ہائی جد کیا مسلم زبان کا درجہ حاصل کیا۔ اردوز ہوں کی بیغیش تسبی ہے جوابی ہو شنی اوسس س کی بن بر صغیم کی سر حدوث کو بیار کرتے ہوئے بیر ہادرام کیا۔ واپ دور شعر بنایا۔ دورت اور اس کیا۔ شمنیا ہے تامال سائٹ شی جدوں نے دیار فرعہ میں این تو می دملی اردوز ہوں وہ ہے وہ بیمال ہوا اور

ناه مير رئيس المساحة المين المنظل ال

السامية وفي المجال المحاسبة

نا روفی سادب بین جمد دست خنسیت به ساتی ای دوفائد آرزوی شان می ترانسان قال قال سرتی تین به زنبد مرص ف و ایر فی کار بی ت دول تین که مرووز نیخ بین به ورانسان آداب فندت ک فته بین اور به چاه بید بیستی به انول مین دستر ساوب این تخییقت قراس نخییم و ربی و بیستان و و شن مین زینت قربی ای را در ساوب این تخییقت

ا میں گے ہوئے میں۔زندگ ہے جج بات اورا نی مشاہدات کا پرق آپ کی تھے میں جان اس ج ان کے سازیان و بیوں میں سرائی دیر مائٹی اور طر رہبوں کی شائٹی نیف آ اور ہے۔

فاروقی صاحب ممست ماوش کے قدیم شہر ہیں چار کے معروف فانواد نے فارو کی کے چشم چراٹ بین سے بیا کی فاؤاد سے فائیش دوساوی ، تکساری ، ب ایازی است مسلمہ کی فارق ہر بہوری کی گر تر بے جیسی تعظیم فعمتوں سے فورز سے کے بین سے تصرف اہل ال بی تعموی کرسکتے ہیں۔

رکجيو يارب يددر مخيينه کو بر کھلا

ے ہا اُن ہے۔

به بين - آپ بن _ زند ول نوش صح ورندلد من و تحديد ين - ايت بين آپ ك _ و ريد

الارفر آزایک ایسی شام جوشبر نامینامین میره مین کفت تنے ماری فر من وجبت کے فروغ کے کے اللے معاشرے پر جوظم اور ناانعیافیوں جوئی میں من کے فارف شام کی کے مرجوجی ماری تاریخ معاشرے پر جوگھم اور ناانعیافیوں جوئی میں من کے فارف شام کی کے مرجوجی مرب جرن ترجوجی مصرف اور صرف امن وجمہت تھی۔ وہ امن جواب ایا ہے نامید بوج جات اور وہ مجبت جو نتر

ዀፙቝቝፙኯቔኯ፟ፙቝዀፙቝቝፙቝቝፙቝፙዀፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙፙ

ہو پی ہے احمد فر رک تخصیت ، آن قیت کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو رنگ انسی مذہب وقد مرسے ہا، تر ہو سرانسا نہیت کا نحر د بیند پیالے علم کے خلاف آواز بیند کی وربمیشہ مضاوم کے سے بہتین وربے قرار

فيروز احدسيفي

Fairoz Ahmed Saifi 90-02, 143rd Street Jamaica, NY, 11435 U.S.A.



<u>ᡧ᠔᠙ᠵᡊᡊᡓᡠᢣ᠔ᠵᢗᠵᡊ᠅᠙ᠵᠵ᠔ᢗᠵᡊᡎᢤᠵᠵᠿᡊᡑ᠘ᡊᡚᡊᠵᢙᠵᡚᡊᠵᡚᡊᠵᡚᡊᠵ᠔ᢣᡧ᠘ᡚᢙ</u>

مضموان

and the property of the man

ا من معرات در دا مق ب الديم كار دات مع ميش الا مد ما في پر ميط ت بهاي داد المي المعراق المي المعراق المي المعرف المي المعرف الم

مبر ته ورنائه پرتیل پرتیل انجمن آرنس مسائنس ایندگامرس کالج به یا

وُ اكْتُرْعبد القادر غياث الدين فاروقي كَيْحَقيقي وتنقيدي جهت

ق اَنَّهُ عَبِدا قَدَ و رَفِيتُ الدين في روق جِهِ وِر (سَرَهُ مَک) کَ تَبَدُ يَبِ کَ ہِمَا يَات سے رشتہ راکھتے جِن بان تاريكي سرزمين ئے مربی سے ماننی کَ تَفْعَتُوں کی سَيْس اِنَّ ہو ہموج تی ہے۔ وفي تاريخ کی آنگھوں سے بيشہ بھی فرامیش نہيں ہوسکتا کہ او بی کا کات سے سی نے کی دھے میں اس منی وافقہ مزنز رہتا ہے اور وہ نفحه السانی حساس درون اور جافظے واحمد بن جاتا ہے اور بہی

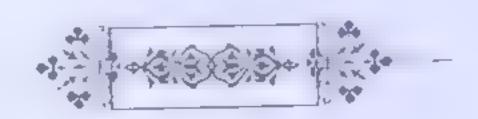
کے میکن میں میں میں اور جو ان الرحمان ہے۔ ان ای فوال کے ان کی جو اندانی ان انتظام اللہ ہوتا ہے اور ان انتظام ا میں ان میں میں میں میں اللہ میں اللہ میں اللہ میں اللہ اور انسان المروری اور انتظام اللہ کا انتظام اللہ و انتظام

> . و مصدیوں میں کی وقعیہ ب وہ تی ہے بھی آج میں کو عوم رکی۔

بھو ہے مت پر بہر من یفیت تاب مدون کی انہاں کی بھی پُرٹم آئیکھیں میں نے میکھی جین خیالواں کی بھی پُرٹم آئیکھیں

ا بر فراس با در دو شراع می در در در دو شراع ب کے است در میں ادر در دو شروع میں میں میں میں میں اس فی افتاد میں اس فی افتاد میں میں اس فی افتاد میں اس فی است میں اس فی است میں اس فی است میں اس میں اس فی است میں اس فی است میں اس میں

Dept. of urdu
Sawami Ramanand Trith
Marathawada University,
NADED - PARBHANI



كھلا خط

عَرِي وَمُحَةً مِي بِهِ وَفِيسِرِ وَالْمَةَ عَبِدا مَّهُ ورغياتُ مدينَ فاروقي صاحب

احمد فراز نوشیرہ میں پیدا ہوئے۔ پشاور میں ہے ہو تھے۔ مادری زبان پشتو۔ راہ ٹاعری کو منفر دسے وجید موجد کرنے والے عصر حاضر کے مالیہ نازش عزفہ کی زند کی جبد مسلس کا دوسر نامریتھی ۔

۔ ''تدفر زیب ناموآں سرحدی فریاوی کی طرن وروسوزی کے ساتھ اپنے وجدان وشعور و تیرنم

کی طرب ناک ۱۱۱ یول سے گزرت رہے۔ شدت فم کا شدید احساس ایک شام کیٹے اے ایم ماییے

مول بهمه أيهري مين ده باجوانا تهني السف جمهوريين شخصانها بالتين م

چراغ جلانا تو پرانی رسیس میں قراز

ب تا تير ب شرك وك المان بالمستالين

ى ياندة مت شام ق زندك اور شخصيت ير تهم اللها اليجيد ريسي ميين مشكل بمنت طلب اور

بزی ذمہ دارانہ فی ہے۔

محلام پر وفیسر ڈا منا حبر تھا ور فیات الدین فاروتی واس رو تزریر جن کی میں بت ساسل ہے۔ اپنی آوے رو کی بلند ذیاں کے راجو رہما و کے ساتھوں ایا ہے وب کی فضا و کی وسلس معظم کے جارہے۔ تیں۔ اینی مارکی نیک ترب میں کے ساتھ کے کہا ہے کہ اور وفید مات کا حشر مرکی دول ہے۔

1 6 - 2 - 3

شكا كواني نائے ،امريك

Ghousia S Ghiasuddin 1182, Narragansett Dr. CAROL STREAM L. 60188

يروفيسرعبدالقادرفاروقي ايك باكمال قلم كار

پروفیسر مبرا تا در نمایت ، مدین فاره قی صاحب کانام ادبی دند کسینے مختابی تعارف نہیں ، و گئیست ادبی " گوشراه ب " بی زمضا میں فاره قی اور "خون جاتا رہ" امریکہ میں انوار آرہ واور گی بخشیت ادبی " گوشراه ب " بی زمضا میں فاره قی اور "خون جاتا رہ " امریکہ میں انوار آرہ واور گی شرع کی اور تعاوف میں اپنی استوب کے جو بر دکھا تھی ان کی رندگی کا برا حصد کا گی اور ایو نیورئی گی کی کا برا حصد کا گی اور ایو نیورئی گی کی کہ کہ اور کو بی کی صدرات پر فاہز رہے ہے 1992 میں امریکہ شقل گی بیا چار کے صدر شعبہ آردو ہو فاری اور عربی کی صدرات پر فاہز رہے ہے 1992 میں امریکہ شقل گی بیا پر نے صدر شعبہ آردو ہو فاری اور عربی کی صدرات پر فاہز رہے ہے 1992 میں امریکہ گی گرم درجہ تی گی کہ مہارے اپنی وجود کو برقر ادر کھنے کا حوصلہ بھی پاور سیقہ بھی جو تمہی بیاس جا چار کے دوران گی گیاز مت شقی کا شیدا حساس و اتی رہی وہ مریکہ بھی کی بیا تارہ میں گی کی کہ اور ایو نام رسیٹوں میں گی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی وہ تی تری ہے تی ن کے شاگر دمختانے کا بچو اور ایو نام رسیٹوں میں گی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی وہ تی تری ہے ترین ن کے شاگر دمختانے کا بچو اور اور نام میں گی گی کی اور ایو نام رسیٹوں میں گی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی وہ ترین کی ہوئی ترین کی ترین دان ہا کہ کی کی اور ایو نام رسیٹوں میں گی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی وہ ترین ہوئی ہوئی گی کی اور ایو نام رسیٹوں میں گی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی وہ کی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی کی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی کی کی دیشیت ہے دو تین نسوکی کی کی دیشیت ہے دو تین کی ترین داد ب کی تدرین کا درین کی درین کا درین کا درین کی دور دیں دور دین کی دیشیت ہے دو تین کی تعرب کی تو درین کی دور کی دیشیت ہے ترین کی دیشیت ہے دو تین کی تو کی دیشی کی دیشی کی کی دیشی کی دور کی دور کی دور کی دور کا درین کی دور کی دور کی دیشی کی کی کی کی دیشی کی دور کی کی دور کی

پروفیسر هبد افاه در خیات الدین فدره قی صاحب مبارک بادی مستق بین که انهون نے احمر فراز
کو شخصیت دور شاعری کاربات نمایاں و کتاب شکل میں محفوظ کیا ن کا یہ کار نامدا کی ستاش ہے۔
احمر فراز اپنے مبد کے ایک ناموراور نمائندہ شاعر بین انہوں نے شاعری کی تمام اصاف میں
اپنے افکار کے فقوش شہت کے بین بن کی فزاوں اور شموں میں گبری واخلیت نظر آتی ہوہ وہ اوت
و واقعات کا تجو بیدا متی ومعنوی رمز بیت کے ساتھ کرتے ہیں ان کی تطموں میں ان کا باض بطہ کیک
فری نظر بیہ ہان کی شاعری میں نامیدی و نامراوی و بیکسی یا خرواں نصیبی کی واستان نہیں ہیں بعد
ان کی شاعری میں و فوق و میں فوات اور بن کے احساس تے جسم و جان کی طب یہ رم و میزوم و کھائی

ريخ بي

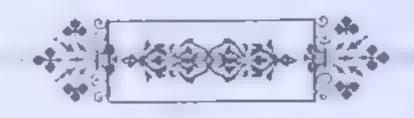
ان کی فزیل اور تقمیل بیٹا ہے کر تے ہیں کہ وہ مامروش کی شاعری ہے تنتیا ہیں ان کی افترادی شان ہو جگہ تا تاہم ہیں کہ وہ مامروش کی شاعری بیٹا تاہم ہوں کے فزال کو کیا ہی رقے مامی بیٹا تاہم ہوں کے مامی بیٹا تاہم ہوں کے مامی بیٹا تاہم ہوں کا مامی ہوں کا مامی ہونے کا سائیل المرفر اس کے جو خوف تر ماہی بیٹا تاہم ہوں کا جہاں کا جہاں کی آمار کا انداز معتوجہ کا کا تائی ہوں کا مامی کے بیان مراہم ہوئے تاہم کا جہاں کی آمار کے ان انداز معتوم ہوں کا مامی کے بیان مراہم ہوئے تاہم کا جہاں کی آمار کے انداز معتوم ہوئے تاہم ہوں کے بیان مراہم کے مامی کا مامی کے بیان مراہم کے مامی کا میں ہوئے میں جو بالمرفر ہوں ہے جو بالمرفر کا میں کا میں ہوئے کا کا میاں کا میں ہوئے کہ کا میں کا میں ہوئے کہ کا میں کا میں ہوئے کہ کا میں کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کی کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کا میں ہوئے کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کی کا میں ہوئے کہ کا میں ہوئے کہ کی کے کا میں ہوئے کی کا میں

اس قدر دنیا کے دکھ اے خوبصورت زندگی بنس طرب تنی و فی اے خوبصورت زندگی بنس طرب تنی و فی اور قبل میں بنتی ہے۔ شاید کوئی خواہش روتی رہتی ہے۔ میرے اندر بارش ہوتی رہتی ہے۔

الامرفر ری نظموں امرفزاء می کی خاصیت بید ہے کی بات کے مالت ہے میں ہوتا اگر ہماتی ہے۔ وہ ن کے ہیں موجود کے کی جمل کی کار دیت کی کے سرا میون سے جام اور تی ہے کیونکر شاعراور ویب تو بہت ہوت ہیں بیکن شہرت کے بام پر چندا کیک بی پینٹی پات ہیں، ن میں اتا رفراز کا نام بھی شامل ہے۔

تدفر زی مبل منتی شاعری کی نسان سانه بهن و میز کرنے سے ساتھ روت کی تبرایوں میں اتر جاتی ہے۔

مجھے بروفیسر عبد اتا ہر فاروقی صاحب وقریب ہے، کیھنے وران کی تخییت پڑھنے اور سننے کا ثرف وسل ہو ان کی بیاولی عاتی شمی خدمات فاق بل فرامیش میں ڈسٹو عبد بقادر فاروقی صاحب نے اس کتاب کے ذریعہ احمد فراز کی شخصیت ورش عربی کے بتی مہم پہنوں پر روشنی ڈالی ہے اس کتاب کی اش عت پر دلی مبار کباد و ہے ہوئے متوقع ہوں کے آردو دنیا میس سے کتاب کی خاصر خواد یذریائی بوگ۔



*᠙ᢧᡒᢐ*ᢊᢩ᠘ᢧᡊᡀᢣᢧᠬᢧ᠘ᡔᢙ᠈ᢗᠵᠵᠿ᠙ᠵᡐ᠙ᢙᡳᡚᡊᢐᠵᢐᠵᢐᢦᢐᢌᢐᢛᡠᢐᡚᢊᢐᢌ᠘ᡊᢐᢌ᠘ᡊᢐᢌ᠘ᡊᢐᢌᢤ᠖ᢐ᠔᠈ᠪᢐᢌᡚ

احمد فراز شخصیت اور شاعری

بروفيسرخالده ظهور

۔ قرار نے اپنے بیٹ تعری جُمور " تن تنہا سے لے سامر شری تعری جُمول کا سے کا م پیشہ" تک رہ مانیت کے ماتھ ساتھ جریت فکراہ رہا موں قلم کے پرچم کوسرنگوں نہیں ہوئے ویا تیمیں ایس نگ پاکستان میں فرآ زے زیاد ہوئی شاہر اپنی تنگیتات پررائیٹی وصول نہیں کرساگاس کے شعری مجموعوں کی فر وخت کا بیارہ وٹی شاہر نیل قرار جا۔ وہن کا سمندرے النظوں کا جاوہ مگر ہے مجمیتوں کا اللہٰ ہے۔ خوروں کا دوساہ ہے ورزندگری کی تیمیتا ہے کا ساند رہجی بقول فرآ ز

تیا ۔ فر نے میرے اجدان کو بخشی وہ کئی۔ میرے اثمن امیرے اخباب شار

ر أيوج في المنظمة المن

- (۱) غرزندکی
- (٢) احمر فراز لي شخصيت
- (۳) دنیا کی حقیقت احمر فراز کے زویک
 - (٣) الإفاري شري
 - (٥) المرفرازك تطوم أرام
 - (۲) احرفراز کے ڈراموں ہے اسخاب

پر افیسرڈا کٹر عبد القادر فار وقی نے احمد فراز کی بتدانی رندگ کے تعارف سے تاب کا آناز کیا

ڈ اکٹر عبدالقا در فی رہ تی کی اولی وعلم لکسن نے انہیں کہیں ہے جمل نہیں موے دیوے بن کی شانہ روز محنت کسی نہ کسی کتا ہے کی صورت میں ہورے میں ہے کتی راتی ہے۔ اُسر چد کار جہاں در زہے مگر ہم امیدر کھتے ہیں کے فارو تی صاحب کا کاروان شوق ای طریق رواں اواں دہے واقعوں فراز

ے وقت الیا تو میں مقتل شب میں تھا اکیلا یاروں کی گرہ میں فقط اقوال بندھے تنے پر مفیسر خالد وظہور

، سنمینٹ پر وفیسر مصعبه اردو، کورنمنٹ ڈ گری کا نی ، کونشه زرعون روڈ میو چستان نائب صدر مفلقه از پاسپاؤوق نیویارک

Address: Prof Khalida Zahoor 2155, Coney Island Ave Apt# 2R Brooklyn, NY-11223

ذ را جلدی ^{نهی}ن کردی

میں آفرکار میں ٹیل میں ہے۔ چوہ بارہ تا سام سے اس اس کی بردو ہے۔ بیدری ٹیل میں بہت ہے ہوں ہے۔ ان کی میں ہے اس میں اس کی ایک ہے۔

> م سام ہے آئی۔ محصل میں مولتے والے!

جی تا پنجی "طبری نظر" ہے میں سندا، و" مسیر بات ایکی تو سال خوروہ، نو جوال ، ہیجے شب تا بیب و باز میں تا تا

الآن الراسات المستور المستور

ا ہوئے سٹ نمھناتھی انٹر قاطیعہ رینی ق مرسی کا انٹر قاطیعہ رینی ف مرسی کا

ہ آ روسیع درسیاں ہیں۔ ا انہیں سنن سانا تق ابھی تو حسب وعدہ حافظ وسعدی ہے کوئی یات ہوناتھی زبان پہنوی کے پچھے نئے پہنو و کھانا تھے متاج مالب و بیدل ہے پچھے ہمنا ہٹانا تھ بہت سے کام ہاتی تھے

المحياة سيكية الله المراق محن الله المرور عن آمد كالمجر بشن بهونا تقا المرور المراق المراق

> ا بادر ما جا ہے ہے۔ در ان اور ل کوشاد کرنا چاہجے تنے گرتو بادشا اپنی می مرضی کا ا ادھر آیا کوئی پیغام رتگیں اور تو تحفل ہے اٹھ کر دومری جانب جلا آتا تو سیجھ مرکوشیاں ہو تیم مرت ہے ۔ مما سر

محر بھی کو جیلی حکمتہ پر واز سے جاتا ہی ہوتا تھ ستم ژھاتا ہی ہوتا تھا سنے قریے ، سننے کو ہے ، سننے احباب



Comparation of the comparation o

ڈ اکٹر محمر شفیق ہے گفتگو

شائی امریکه کی معزز شخصیات و سنزهم شیق اور ایکٹر رفیق جان جن کا علق احمر فراز سے بہت گہر رہا ہے۔ اوراحمہ فرآز کے نزویک و ایک شیق اور واکٹر رفیق کے لئے بہت ہی عزت اوراحتر مسلم گہر رہا ہے۔ اوراحمہ فرآز کے نزویک و ایک ایک شیق اور واکٹر رفیق کے لئے بہت ہی عزت اوراحتر مسلم تقارات اور احمد کا مراحمہ فون "واکٹر خمر مقارات کے تعویل کے احترام میں مجموعہ کا مراحمہ خون "واکٹر خمر شیق کے نامر منسوب بیا اور منظوم و راحمہ "بودیک" اور نیق جان کے نامر

راقم اعروف کے زو یک ڈاکٹر مجھ شفیق اور ڈاکٹر رفیق جان معزز ورق بل احترام بیں انصاف تو یہ تھا کہ دونول معزز شخصیات ہے گفتگو کی جائے مگر راقم اعروف کی بیتصنیف "احمر فرآز شخصیت اور شاعری" ان کے اردواد کی خدمات پر ہے یہی وجہ سے ڈاکٹر محشفیق سے گفتگو کی۔

ڈاکٹر محشق ، صدر حلقہ ارباب فیون ، نیویارک شاعر ، ادیب ، کام نگار ، نقاد ، دانشور کے ساتھ اسانی حقوق کی جدوجبد کے سم بردار ہیں۔ شال مریکہ کے آئر اردو ، خبارات فی سر محشق کے خوروفکر کے کالموں ہے آراستہ ہیں۔ ڈاکٹر محرشیق کوشرف ماصل ہے کہ دہ المحرفی آن کے میں بات محسد ہے ہیں۔ اس تعقید کے جین اسانی مقصد ہے میں اس تعقید کے میں اس مقصد ہے بات محرفی کا مقصد ہے بات محرفی کی برخلوس اجوزت مران ہے بات کی برخلوس اجوزت مران ہے بات کی برخلوس اجوزت میں ایک فیا بات کی برخلوس اجوزت ہے بات کی برخلوس اجوزت میں ایک فیا بات کی برخلوس اجوزت کی مدری زبان اردوفری ہے مگر آپ بھیرت سے پڑ آپ کی اردوش عربی ، امر رہ و خبار ہے بیس آپ کی لازم ردو ادب میں ایک خاص اور اعمی متام رکھتے ہیں آپ کا قدم ردو کی طرف نیسے بیس آپ کا گھرا میادو کا میں بیس آپ کا قدم ردو کی طرف نیسے بیس آپ کا گھرا دواد ہیں ایک خاص اور اعمی متام رکھتے ہیں آپ کا قدم ردو کی طرف نیسے بیس آپ کا گھرا دواد ہے بیس آپ کا قدم ردو کی طرف نیسے بیس آپ کا گھرا کیا گھرا کو کر کیا گھرا کھرا کیا گھرا کھرا کیا گھرا کیا گھرا کھرا کیا گھرا کیا گھرا کیا گھرا کیا گھرا کیا گھرا کیا گھرا کیا گ

*ᡚᢤᠵᡒᡥᢗᠵᡒ᠙ᡔᠵᠣ᠙ᠵᠵᢐ᠙ᠵᢐ᠙ᠵᢐ᠂ᢗᠵᢐ᠂ᢗᠵᢐ᠂ᢗᠵᠵᢐ᠂ᢗᠵᠵᢐ᠙ᢣᡭᢌᡬᢐᡳᢒ᠈ᠪᠵᠸᡐᢎᢦᠸᢐ*ᡊᢐᡳᡧᠵᢌᡐᢐ

جواب۔ ہاں میہ بچ ہے کہ اردومیری ادری زبان نہیں ہے۔ بال میر ہے الدم حوم کوار دواور فاری پر کافی تحبور حاصل فقا۔ بھی بھی کوحستا ن اخبار میں کالم بھی تنتے تھے۔ سیاک نامہ کھیا اُن کا فامیہ تھا۔ ان سے بالواسطہ قوار دونییں سکھی ۔ لیکن ان کا کھیا پڑھ لیت تھا۔ اورمشظل معنی جانے کی کوشش فنم ورکرتا۔

ا سوال ۔ احمر فرآز ہم ہے رخصت ہو چئے بحیثیت میں بان کے آپ کی محسوں کر ہے ہیں ؟ جو ب بہ فرآز سامب کے انتقال سے پہلے ہر سال ان سے مار قامت ہوتی تھے۔ مرجب اللہ میں موقت کا سام ہوتی ہے۔ مرجب اللہ میں موقت کا کا ہے تھے۔ مرجب کی اوائی ہوتی ہے ان سے کشتو کیہ طرح کے سینے کا ممل موتا کا مقدم میں تھے دوست بھی ہے۔

ا الرفاردب پ سامت کده پرقیام پزیر سے کینیت مہمان پ نان م

سے پایا"

جواب به ال سے تعلق تما جیسے کہ او اول افتی جائے اپنے سے ایک مخصوص اند ر سے بنات اپ پٹر ول ل استری خوار سے دائید افعد میں کے رہنے کی کوشش کی تا ہے کہ کے کہ آپ کو ستری کرن نمیں آتا ہے و کھو ب جائے اس میں اول میس آل میں ہے جونے دیندوں ل مہمان فو زئی بموتی وروہ کھائے والے میں حتیا طریز سے سے ہی ہران انسان سے بن کی شامری اوران کی برا یویٹ گذشو کا دوز کم ماتا تی ہو ہے کی فورم پر و سے تو وہ رنگ سامنے ہوتا ہے میں تھے بول کہ ان کام راجمی و ب کا حصہ بن سکت کے اس کو فورم پر و سے تو وہ رنگ سامنے ہوتا ہے میں تھے سووں نے سپ کی جب بھی تا ہوئی اور و ب بر حمر فر آرے کھتا و بولی تھی ہے جمر فر آز سے کھتا و بولی تھی سے جمر فر آز سے کھتا و بھی ہوئی تا ہے جمر فر آز سے کھتا و بھی در اور سے جمر فر آز سے کھتا و بھی ہوئی تا ہے جمر فر آز سے کھتا ہوئی تھی ہوئی در اور سے بھی ہوئی در اور سے بھی ہوئی تا ہوئی تھی ہوئی تا ہوئی تا ہوئی در سے در اور کھی در اور سے بھی ہوئی در سے در اور سے بھی ہوئی تا ہوئی تا ہوئی تا ہوئی تا ہوئی در سے در سے بھی ہوئی در سے بھی ہوئی در سے بھی ہوئی تا ہوئی تھی ہوئی تھی ہوئی در سے بھی در سے در سے بھی در سے بھی ہوئی در سے بھی ہوئی تھی در سے بھی بھی در سے بھی ہوئی تا ہوئی در سے بھی تو اس میں بوئی تا ہوئی در سے بھی تو بھی در سے بھی بھی در سے بھی در س

ዾዸኯፘፘኯዄፙፘዀፙፘኯዄዀዀዀዀፙኯፙኇኯፙዾኯዀፙፙዀዀፙዀዀዀዀዀዀዀዀዀዀቝዀዀዀዀዀ

جواب بریایک دلچیپ سوال ہے و واس کئے کے فراز صاحب اوزان کا خاص خیال کرتے ہے۔ بیکن مجھی تعفظ کی اور ان کا خاص خیال کرتے ہے۔ سی مجھے لیکن مجھی تعفظ کی اوا نیکن میں نعطی ہوجاتی ایک وفعدتو یوں ہوا کے میں نے ایک شعر نشست میں پڑھا شعر اول ہے۔

چھ ہو گئی ایک میں اسلام کھے کو شفیق ایک می سب نقب زن شہر کے میرے مکان تک آگئے

وا پسی پرانہوں ئے مقطع و ہرائے و کہا جب میں نے سایا قر کہنے سکے کہ یہ نقت زن نہیں نقب ن ہے میں نے مصرع کی تقیمے قوامی وقت یوں ک

نقب زن سبش ہے میرے مکان تک آگئے۔ لیکن ساتھ ساتھ ان کو بیاد ولا یا کہ بیتا فاق میں نے آپ کے صروقهم سے سیھا ہے۔ وہ صرع

بالقرايل ب

_ميراقلم نبيل اس نقلب زن كا دست هول

خیر انہوں نے اپنی نئی ایئریشن میں اس کی تھیجے کری ہے۔ بیکن پینیں کہ وہ جانے نہیں تھے۔
انہوں نے دوسرے اشعار میں صبیح تافظ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ایک وفعہ گفتگو کے دور من انہوں نے دوئوی کیا گفظ وہ کسی بھی بحر میں فٹ کرسکتا ہے۔ میں نے تھوڑ اس بھوی پر سوچ پر ججھے شرارت سوچھی اور ان ہے استدعاکی کے قرآز صاحب انظ "مستقبل" کواپنی رس زمین میں استعمال کر کے دیکھی کمیں۔

"اس نے سکوت شب میں بھی اپنا پیام رکھ دیا"

تھوڑی دریے بعد بنس کے ہتھ اٹھائے کہ میں مان گئے۔ نہیں سکتا ایسے یک د نعہ میک

واقع بیان کررہے سے کہ ایک دفعہ ان کی صدارت میں ما آب کی غزاوں کے ترجمے پر جوایک اللہ مقارق کی ان اسکا کا ترجمہ اللہ مقارق کی اللہ مقارق کی ان اسکا کا ترجمہ اللہ مقارق کی ان اسکا کی ترجمہ اللہ مقاور پھر کہنے گئے کہ انگر بوی میں سے بہتر لفظ ہے بی نہیں خیر میں سان کو کہا کہ افراز صاحب کے ایک خوابھورت مفظ ہے۔ بری حیرائی لیکن بورے انتہاں سے بوتھی کہ کہا ہے کہ ان کا ماتھ و تک جمعہ مک ہوتی تھی۔ اکٹر مورث ان کے ساتھ و تک جمعہ مک ہوتی تھی۔ اکٹر مورث ان کے ساتھ و تک جمعہ مک ہوتی تھی۔ اکٹر مورث فراد اسکا کی ساتھ و تک جمعہ مک ہوتی تھی۔ اکٹر مورث فراد اسکا کی ساتھ و تک جمعہ مک ہوتی تھی۔ اکٹر مورث فراد اسکا کی ساتھ و تک جمعہ مک ہوتی تھی۔ اکٹر مورث تھی۔ اکٹر مورث فراد اسکا کی ساتھ و تک جمعہ مک ہوتی تھی۔ اکٹر مورث میرے سیجھے کا ممل تھا۔

سوال ۔ ڈائٹر صاحب کی سب سے بری خوبی ہے ہے کہ آپ معالی صفحت اور ازنگر کے بین بلکت کر ایس معالی صفحت اور ازنگر کے بین بلکت میں بلکت میں تھے کی سیاسی جسے سے بھی روشن ہے۔ جب پ کے اور احمد فر آز سے سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کور اقدر کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کور اقدر کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کی سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کے سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کے سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کے سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کے سیاسی کھٹلو ہوتی تو آپ تا شرات کیا ہوت اور احمد فر آز کے سیاسی کھٹلو ہوتی تو تا ہوتی کر احمد فر آز کے سیاسی کھٹلو ہوتی تو تا ہوتی کہ تا ہوت کیا ہوتی تا ہوتی کے دور تا ہوتی کیا ہوتی کیا ہوتی کیا ہوتی کے دور تا ہوتی کے دور تا ہوتی کے دور تا کہ تا ہوتی کے دور تا ہوتی کھٹلو ہوتی تو تا ہوتی کے دور تا ہوتی کھٹلو ہوتی کے دور تا ہوتی کے دور تا ہوتی کے دور تا ہوتی کے دور تا ہوتی کی کھٹلو ہوتی کو تا ہوتی کے دور تا ہوتی کے دور تا ہوتی کی کھٹلو ہوتی کی کھٹلو ہوتی کے دور تا ہوتی کی کھٹلو ہوتی کے دور تا ہوتی کی کور تا ہوتی کے دور تا ہوتی کے

المستراكة المركزات

جواب یہ حقیقت میں ان کے ساتھ سیاس منتظمو کا مجور بھی موتا تھا۔ پڑو تک انتانی طور پر اان تح یکول سے وااستہ رہنے تھے۔ لہذا ان ہے۔ ساتھ وہ وہی BOND ای بھی جندا بیا۔ وہ فعی ان کے ساتھ کر ماکر می بھی جونی ۔ اس کے مجہ جنزل مشرف سے صدارتی ایوارڈ مامس کی ان اتا ہے۔ بھی بچھا ندر ہے تھ کہ وہ بیا کیوں کر رہے ہیں ۔ وہ بیا

ایوارڈ پی پی چکومت ہے Expect کر ہے تھے۔ ویسے ان کوایوارڈ حاصل کرنے سے روحانی خوشی نہیں تھی۔ انہوں نے کہی کرنا تھا کے واپس کرو یا۔ ووچش کا ایک مقالد سات تھے۔ کہ آپ کی بیا ہوں تھی ہے ایس کرو یا۔ ووچش کا ایک مقالد سات تھے۔ کہ آپ کی بیا ہوں تھی ہوں اور میر سے ہاتھ میں ڈنٹر ہو۔ تو کیک وان ضر وراجھیں گے۔ اور وہی ہوا کہ مشرف کے میں تھو الجھ کے وارایوارڈ و جس کردیا۔ جھے ان سے تھوڑی کی نار فلس اس کے ہوئی کہ

میں نے ضیاءالیق کے بیٹے اعجاز الیق کے ساتھ نیویارک میں تو تو میں میں کی فرآز صاحب واسلام میں اس میں میں کے بیٹر فائڈیشن کی آئے پر هنده مسجد کے عملے نے بکر فائڈیشن کی آئے پر هنده مسجد کے عملے نے بکر فائڈیشن کی آئے ہے ۔ زمین پر قبضہ کر بیار اور و بال ہے یہ را موامد آئے بڑھا۔ فرآز چونکد میر سے ان بن کے نتیجے ہے گئی نہیں تھے۔ ان مین کے نتیجے ہے گئی نہیں تھے۔ ان کو یاد دلایا کرآپ نے بھی دوئی گئی میں جوئی اور میں نے ان کو یاد دلایا کرآپ نے بھی دوئی گئی ہیں جوئی اور کی تھا۔

على و أنزصاحب احدفرازى شامى تى كزوكد؟

جواب ۔ اس کا جواب بہت سیر حاسا ہو ہے۔ نظم کے بارے میں میری دوسری رائے ہو علی ہے۔ سیکن غزل میں مااب کے بعد فراز صاحب کوسب سے بزاش عربات ہوں۔

سوال به احمر فر آزی شخصیت پ ک راے؟

جواب ۔ وہ کیب بے صدر حموں انسان تھے فریبوں کی مدد کرتے تھا دوں اور افو ہ نگاروں کے بارے میں کہتے ہے۔ اروز مرہ کا تعلق ان کے پارے میں آن سے پانچھوجن کے ساتھے میے اروز مرہ کا تعلق ان بارے میں کہتے ہے۔ ایش المیت پرآ گے برجھے کہیں اور اسے کہیں تھے۔ ایش اہلیت پرآ گے برجھے کہیں بوتا ہے۔ جاب بیٹنی مدز مت کے حوالے ہے برجے نہیں تھے۔ ایش اہلیت پرآ گے برجھے کہیں بسیا کھوں کا سہار انہیں ایا۔ ان کا کہن تھا کہ میں ہے بہ پرنی و یانت داری ہے کہ یوجے۔ سوال یہ احمر فر آرے دیا ہے والوں کا کوئی وقع ''

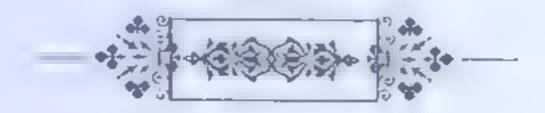
م پروفیسرکان مسلیکها تھا۔ فراز صاحب مزا قان کوزیخا کہتے ہے۔ میں سوال:۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی پہلی مدا قات کیسے ہوئی ؟

جواب.۔ ان ئے ساتھ نیویارک میں پہنی مل قات بجیب ڈراہ کی انداز میں ہوئی۔ گرچاور احضرات ان کواپنے ساتھ لینے ستے تھے۔اور یہ بی ہے کہ میز بان بننے کے شق میں اوھ نہیں کیا افرات ان کواپنے ساتھ لینے ستے تھے۔اور یہ بی ہے کہ میز بان بننے کے شق میں اوھ نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا شوق تھا۔لیکن انہوں نے سب کے سامنے میرے کا ندھے کیا تھا۔ بلکہ منہ معذرت کردی کہ میں قوان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کی آخری ہیا تھا۔ کیا تھا۔ کی منہ و طفیق رہا۔

ڈاکٹر صاحب آپ کا مسان مند ہوں کہ آپ کی فوش عبی کے آپ کی تھی ہے گئے کا موقع نصیب برمتا۔

ہوا۔ نیو یارک میں احمرفر آزے گفتنو کے دوران بینو، بش فاہر کی تھی کے ان کے دلی خدوت پرمتا۔

مکھنے کی اجازت اور وہ مشمرات ہوئے کہ کہ متنالہ بی نہیں کتاب تھیں مگر ہر کیک کوسفر زندگی تھمل کرنا ہے۔امتاہ تھی کی سے نمیر کے سفر زندگی میں میدموقع عندیت فرویا ڈاکٹر صاحب آپ سے گفتنوہ ہوگرا نما جا احمرفر آزکی اولی اور تھی زندگی کا جسے قاری قابل قیدر کی نکاہ سے کہ بھی ہوگی ہوں اور قابل قیدر کی نکاہ سے کہ بھی ہوں اور قابل قیدر کی نکاہ سے کہ بھی ہوں کہ بھی ہوں اور قابل قیدر کی نکاہ سے کہ بھی ہوں اور قابل قیدر کی نکاہ سے کہ بھی ہوں کہ بھی ہوں اور قابل قیدر کی نکاہ ہے۔



Contraction of the contraction o



سفرزندگی

ذرّرے ذرّے مین ہے آباد جہال خود کو ہر شے میں سمو کر ویکھو

چھین کر اپنی زندگی پالے موت کی بھیک مائٹنے والے

زندگی کو بھی ترے ور ت بھٹاری کی طرح ایک بل سے لئے ڈکٹا ہے گزر جانا ہے سیداحد شاہ تلمی نام شرریر قی اردوقیقس

"فرآز" ۱۳ ارجنوری ۱۹۳۱ ، نوشیره کو بات مین بیدا ہوئے ، ورسفر زندگی میں قدم رکھا الهم فرآز کے دامد سید شاہ محمد برق معروف معلم ورفاری کے معروف شام شخصہ احمد فرآزی اہلی مہذب عربی ، فاری اور اردواد بی ماحوں میں پرورش پاکرطالب ملمی کے دور سے بی اپنی شاعری کا آنا زکیا اور ان کے بے باک ور بے قرار قلم آئی وقت زُک گیا جب وہ ۲۰۷۵ سے ۱۳۰۸ مورس جہان فونی سے رفصت ہوے اور فرمایا۔

میرا تلم تو امانت ہے میرے لوگون کی جو المانت ہے میرے فوگون کی جو المام تو مدات مرے ضمیر ک ہے اللہ اللہ اللہ تو جو لکھا تیاک جال ہے لکھا جبی تو جو لکھا تیاک جال ہے لکھا جبی تو اوی کی کی ہے

تعلیم اور ملازمت کے سفر مین ابتد نی تعلیم اسلامیہ ہاسکول کو ہائ ہے اور پھر نی ۔اے۔ یم ۔اے اردوو فوری میں بین وریو نیورٹی ہے کممل کی یم ۔اے ۔ کے بعد بین وریو نیورٹی مین ارود تکچرار کے عبد ب پر فائز جو نے ۔ ریڈیو پائستان اور ویگر سرکاری عبو دول پر بھی رہتے خد مات انبی مردی ۔

احمد فر آزا ہے اور بی سفر میں شاعری کی ابتداء حا ب علمی کے دور ہے بی کی تھی۔احمد فرآز کے والد فہ دار دو اور فاری کے ماہراور شاعر تھے جس کی وجہ ہے احمد فرآز میں اوبی اور فنی خوبیاں انہیں ورائت میں ملی تھے اس کے مداوہ ترقی بیند ورائت میں ملی تھے اس کے مداوہ ترقی بیند تحریک اور ترقی بیند تحریک اور ترقی بیند تحریک کے شعراء کرام فیض احمد فیض اور ملی سردار جعفری کی شعری ان کے سامنے نموز تھی۔ احمد فرآز کے تیرہ مجموعہ شائع ہو بچکے بیں ان تمام مجموعہ کو دکایات کی شکل میں "ہم سامنے نموز تھی۔ احمد فرآز کے تیرہ مجموعہ اسطرت بیں۔

تنباتنبا دردآشوب مایان جانال جانال جانال مینال مینال

سب آوازی میری ہیں خواب گل پر بشاں ہے بودلک

غزل بهانه کروں

۔ احمد فراز کے اولی خدمات پر جواعز ازات سے نوازا ٹیاہے ان میں

٣١٥١٠ --- دهنك الوارد

سي ا عالما الوارد جيشيد محر مندوستان

1944ء۔۔۔ فراق گورکھپوری ایوارڈ ۔۔اباسین آرش وسل الا ہور

اوواء--- كثررى انتريشنل ايوارد

۱۹۹۲، ۵۰۰ اکیری آف لٹریج ایوارڈ ٹورنؤ کینڈا

١٩٩٣ء - يفوش الوارد

ماره التياز الوارد

ه ۱۹۹۵ - ۱۰ - (اکتاب از ریج از ازی اگری کرانی پی نیورش

المعلاء --- بلال انتياز

المعرف ازت" بدل المياز "ايوارؤوائ كروياورك كه جهال المان ك

حقوق اوراس کی " زادی کو پاماں کیا جائے۔ اور پی کے ساتہ بندہ میں جو بھی تھھون کا وہ اپنی ضمیر کی

آ واز ہے کھول گا۔

ر شامری بھی تو جزو پیمبری ہے فراز سو رہے خلق خدا صورت بیمبر تھینی وہ حرف لکھ کہ بیاض سخن لہو ہے ہے تام تام ہے رشتہ کی صورت کبیر ول پر کھینے میں من من مرول یقین ہے مجھے میں ایٹ مرول کے سار مت ربول یقین ہے مجھے کہ سیام ستم کوئی تو گرائے گا تمام عمر کی ایڈا نصیبوں کی مشم مرے تام کا سفر رائیگاں نہ جائے گا مرے تام کا سفر رائیگاں نہ جائے گا

ہم چراغوں کو تو تاریکی ہے لڑنا ہے فرآز گل ہوے پرض کے تارین جائیں گے ہم

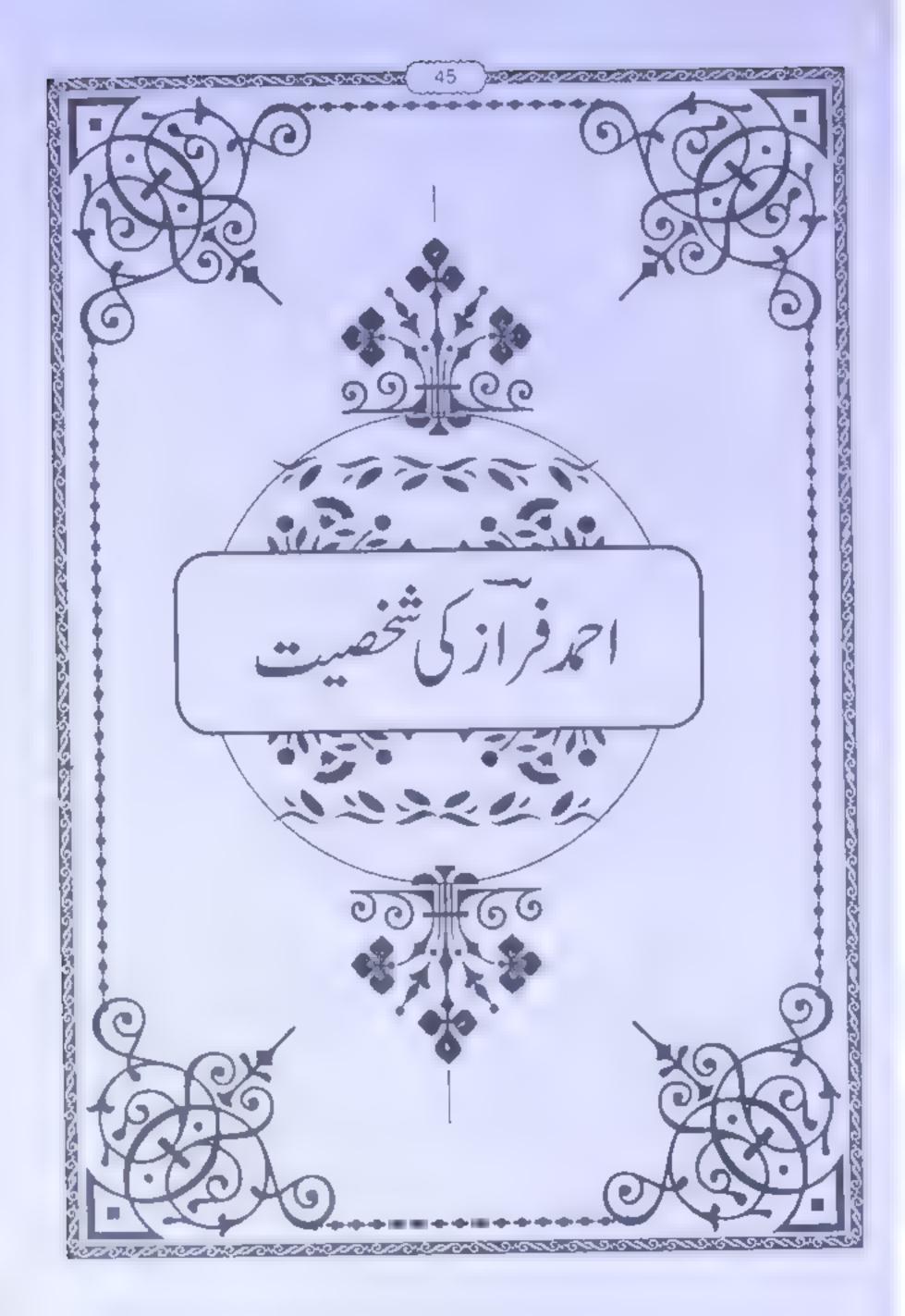


CASTERNO CONTRACTOR CO

احرفراز

୰୰୵୰୰୵୵୰୰୵୵୰ୡ୵୵୰ୡ୵୵୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰୰

999999



احمد فراز كي شخصيت

انسان کی شخصیت ایک ده سرے سے مختلف ہوتی ہے۔ جس طرح انسان رنگ ونسل ، زبان و ادب ، تربذیب و فد ہت ، معادات واطوار ، ربن و بہن ، عقل و شعور ، غور وفکر ، قوم وقبیلہ ، خطہ و ملک تعلیم و تربیت میں مختلف ہوتا ہے۔ اور یہ تمام ای و نیا میں ہوتی ہیں جہاں انسان آ بادر ؛ تاہے۔ و نیا کا رشتہ ہر معمدانسان سے رہتا ہے۔ امیدیں و آرز ویل غم وخوشی ، اچھائی و برائی ، نیکی و بدی ، کامیا بی اور ناکامی ، مفلسی اور امیری ، عشق و محبت ، رشتے نا ملے ، ووست و دشمن ، انسان کی زندگ و نیا ہی میں گذرتی ہے اور وہ زندگی جمرہ نیا ہے نیر و آز مار ہتا ہے۔

فکست و فتح مرا مسئلہ نہیں ہے فراز میں میں دریا میں دریا میں دریا میں دندگی سے نبرد آزما رہا ہو رہا دنیا کی حقیقت احمد فراز کے بزد کیا

اس قدر دنیا کے دکھ اے خوبصورت زندگی جس طرح تنی کوئی مرزی کے جاول میں رہے

مزولین ایک سی آوار گیاں ایک سی این مختلف ہو کے بھی سب زند ایال ایک می این

کوئی مکال کوئی زندال سمجھ کے رہتا ہے طلعم خاند ولوار و در کو دیکھتے ہیں

にんくいん こくしゅくしん

فراز س شہر میں س کو دھاول زقم اپنے یہاں تو ہ کوئی جمھے سا برن پہنے ہوئے ہے ۔ یہاں شہر سمر زدہ ہے صدا سمی کی شہیں ہے ۔ یہاں نوا اپنے ہے کہی دیا سمی کی شہیں ۔ یہاں نوا اپنے ہے کہی دیا سمی کی شہیں ۔ یہاں نوا اپنے ہے کہی دیا سمی کی شہیں ۔

د نیا حالات اواقعات اور حادثات کی مجموعہ ہے جس کے ردیمس سے انسان میں جواحساسات ور جذبات جنم لیتے ہیں تبدجس اس کے شعور وعقل بنور وقفر میں تبدیلی بیدا ہوتی ہے اور جب یجی تبدیلی اوب اور فن کے ذریعہ رونما اور منتشف جوتی ہے توشاع رادیب اور فنکار کی تخصیت کو اُجا اُر کرتی ہے شخصیت انسان کے باطن اور اس کے روح کی تڑپ اور اختر اری کیفیت کا نام ہے۔ شید کوئی خواجش روتی ہوتی ہے میرے اندر بارش ہوتی ہوتی ہے

جب روح کمی بوجھ سے تھک جاتی ہے احساس کی کو اور بجڑک جاتی ہے میں برھتا ہوں زندگی کی جانب لیکن زنجیر کی پاؤں میں چھنک جاتی ہے شاعراوراویب و نیا کی حقیقت اور اس کے روشل سے انسان کی رون ور ہاطن کو بیر ر ، سچائی اور حقیقت ہے گاہ کرتا ہے و د نیاس کا بدلیاس طرح و بی ہے۔

NOW DE TO THE PROPERTY OF THE

اوب میں شاعراہ راویب کی شخصیت اس کی تخییق میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ ابتداءی سے
تہذیب و تمدّ ن کے فروغ اوراس کے نشو و نما میں اوب کا کردار بہت اہم رہا ہے۔ اوب نہ
صرف انسان کے نفاج کی بلکہ باطن کی بھی بیداری کا ذریعہ ہے۔ اور پہ حقیقت ہے کہ باطن ک
بیداری فلے ہر کو تبدیل کر کے رکھتی ہے۔ اورا گرش عراورا دیب کے فن میں خاموشی اور بیداری
نہ وہ تو اس کا اثر تہذیب و تمدن پر بھی ہوگا۔ اور ظلم و ہر ہریت میں خصرف انسان بلکداس ک
تہذیب و تمدن کا بھی خاتمہ ہوگا۔ اور پہلی حقیقت ہے کہ بغیررو تے بیداری اور زندگی کے فن

تح فن وكار 3. 1-5 ييل اغاظ آ واڙ کو اینا 6,0 شان 35 خموش ÿ فنكار *y*; نشان اہل تظم کو قاتل 13% انيال کے حقوق روليا 183 زيال انهار 1. 7... وہ فراز ہو کہ نذر بولے تو صلہ صلیب أس كا

as the same of the

ہرش عراورادیب کی شخصیت کی سنہیں ہوتی بعد ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ شاعر اورادیب زمائے کے اشرات تو ضرور قبول کرتا ہے۔ چاہے ووماضی کے ہول یا حال کے ۔ شراس کے عقل وشعور بنور ونور ونکر کی گہرانی اور تیرائی مختلف ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی شخصیت کا معیار ہمی گھنف ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی شخصیت کا معیار ہمی گھنف ہوتا ہے۔ اور اس کی شخصیت کی ضامن ہوتی ہے۔ یعنی شاعر اور ادیب کی شخصیت اس کے خور ونکر کی گہرائی اور تیرائی سے رونم ہوتی ہے۔ زمانے کے حالات، واقعات اور گھنصیت سے ماد ثابت کے رونم کی شہر رہوتا ہے۔

احد فرزنے اوب میں شام ی کے ذریعہ قدم رکھا اور ان کے بیاحب سات اور جذبات کہجھاس

طرح يتھے۔

وہ مجھی کیا دن تھے جب فراز اس سے مشق ریادہ سمی میں کے شاعر تھا مرے فن کی روایت سمی یہی مسلمای جو اک پہلول انظر آپ ہو کا کارار کہوں مسلمای ہوئی ہر آکھ کو قاتل جانوں مسلمای ہوئی ہر آکھ کو قاتل جانوں ہیں مسلمای مطرت سمی کید میں حس بیال کی خاطر میں کار حسیس لفظ کو در مدرج ریخ یار کہوں ہیں دیکھویہ میرے زخم میں میں نے تو سب حساب جاں رہم عام رکھ دیا

بر کوئی تیری واستال انجمن انجمن کیے اب کرتے فراق میں ہم نے عجب سخن کیے

محفظ یار پر فراز کس طرح حرف گیر ہوں ہم نے بھی اُس سے بار ہا جھوٹ ضرور تا کے

وونوں کو زعم، عشق ہے لیکن اس اختل ف ہے میں اُسے جسم و جال کہول تو اُسے پیر بن کیے

وہ بت کہ زشمن دیں تھا بنول ناسی کے سوال مجدہ جب آیا تو در اُسی کا رہا

شعلہ سا بدن زلف کی مخمل میں لیدیے جیسے ہو کوئی خواب سا پیکر مرے آگے

تیرا غم اپنی جگہ دنیا کے غم اپنی جگہ پھر بھی اپنے عبد پر قائم ہیں ہم اپنی جگہ محفلِ جاناں ہو مقتل ہو کہ میخانہ فراز جس جگہ جائیں بنا لیتے ہیں ہم اپنی جگہ

ہم ہمیشہ کے سیر چیٹم سبمی تجھ کو دیکھیں تو آنکھ بھرتی نہیں

شب ہجرال بھی روز بد کی طرح سن تو جاتی ہے پر گزرتی نہیں

نہ منزلوں کو نہ ہم رہ گزر کو دیکھتے ہیں عجب سفر ہے کہ بس ہم سفر کو دیکھتے ہیں

میرے ول میں بھی کتے جی تری کی جات کے خول ایس جا بہت کہ جو وحثی جو تو کیا کیا نہ کرے گر جی جو تو کیا زعم طواف شعلہ کر جیجے ہو بھی تو کیا زعم طواف شعلہ تو ہے وہ شمع کہ کہ بہتی کہ بھی سے انہ کرے میں نہیں کہتا کہ بھی سا وئی میں نہیں کہتا کہ بھی سا وئی ورنہ شور بیر کئی شوق تو دیوانہ کرے ورنہ شور بیر کئی شوق تو دیوانہ کرے

کیا ہے آم ہے کہ ترب حسن کی رعن کی ہے میں ہیں نے وہ ضمیں جو کی بین کہ مبتاب نثار میں نے مبتاب نثار میں ہے جاتے ہیں کہ مبتاب نثار وفا سے مرے فن نے سیکھی وہ دل آویز صدافت کہ کئی خواب نثار تیرے فم سے مرے وجدان کو بخشی وہ کسک مرے وہاب نثار

سے مسئلہ اب اہلِ محبت کا ہے اپنا مرت بیں و کچھ آپ یہ احسال نہیں کرت

ن چھے جب وہ گزرتا ہے بے نیازی سے قو کر متا ہے ہے تاری سے قو کس مال سے ہم نامہ بر کو و کھنے ہیں

ا خلامی اورمحکومی مین جکڑنامفاد پرست انسانول کے ذریعہ اپنی حاکمیت قائم کرنا، ندہبی ٹھیمیداروں کے فراید نظرت بعصب، تفریقہ اور تباہی معاشرتی اور تبذیبی گراوٹ، تبجارت کے سئے جنگ کو جائز قرار فراید تا ہوموں اور ملکوں میں معاشی تباہی کے ذریعہ معاشی مجبوریوں کوفروغ دینا تا کہ دوست مند طبقے کی کے خلام ہے دہے۔ بیسوی صدی میں انسان ترتی کی معرائ پر بینی کرچ نداور ستاروں کو و یکھ مگر کے نظام ہے دہے۔ بیسوی صدی میں انسان ترتی کی معرائ پر بینی کرچ نداور ستاروں کو و یکھ مگر کے نیان پر بکھری پڑی سڑی ہوئی اور بد بودار انسانوں کی باشوں کو دیکھ نہیں سکا۔ اور نہ ہی انسان کی جوک اور پیاس کو محموں کیا۔ فرت تعصب ہر ہریت بظم ،آ مریت اور حاکمیت ، مجبوری ومحرومی بیسوی صدی میں بھی داخل ہوگی۔

بیسوی صدی نے احمد دفراز کی زندگی پر بہت گہرااٹر ڈار احمد فراز کے طراف نفرت تعصب، آصریت اور حاکمیت ،مجبور کی اورمحرومی بتلم اور بر بریت ، تا، می اورمحکومی ، تن مرونیا پر جیسانی ہو اگھی۔ پہماحب سی اور جذبہ تھا جس نے انہیں بقر ارکر دیا اور وہ تزپ اُنٹھے۔

انی نے تڑپ کر مرے شانوں کو جھنجھوڑا لیکن مرا احساس فیم ذات بیس میم تھا آتی رہیں کانوں بیس المناگ بیکاریں لیکن مرا دل اپنے بی حالات بیس میم تھا میں مرا دل اپنے بی حالات بیس میم تھا میں وقت سے برگانہ زمانے سے بہت دور جام دھے و بینا و خارابات بیس میم تھا جام دھے و بینا و خارابات بیس میم تھا

در بار کی تفریخ کا سامال تھا مرا فن باتھوں میں مرے ظ ف سدا ب پہ غزل تھی

شاہوں کی ہوا خواہی مرا ذوقِ سخن نقا ایرانوں کی توصیف و ثنا اوری عمل تقی اور اس کے عوض لعل و جواہر مجھے ملتے ورثہ مرا انعام فقط شیخ اجل تقی

یں وکیے رہا تھا کہ مرے یاروں نے بردھ کر
قاتل کو ایکارا مجھی مقتل میں صدا دی
گا ہے ران و دار کے آغوش میں جھولے
گا ہے حرم و دیر کی بنیاد بالا دی
جس آگ ہے کیر پور تھا ماحول کا سینہ
دہ آگ مرے لوح و قام کو لو بھی یادی

اور آج شکت ہوا ہر طوقِ طاائی
اب فن مرا دربار کی جاگیر نہیں ہے
اب میرا ہنر ہے مرے جمہور کی دولت
اب میرا ہنوں خاکف تعززیر نہیں ہے
اب دل چوگزرے گاوہ ہوگزرے کی وہ ہوں کا

TO PORTURE AND THE PROPERTY OF THE PROPERTY OF

قوموں اور انسانوں کی خود برتی اور مفاد پرتی پراحمد فراز کہمائھے۔
خون ہے گناہاں کو جب بھی نیج کر آئے
دوستوں کے شانوں پر زرنگار شالین تھیں

فقیبہ شہر جبیں پر کلاہ زر رکھے نن ربا ہے ہمیں آیتیں مقدر کی

قاتل اس شہر کا جب بانث رہا تھا منصب ایک دربار کے ج

خود اینے خوں میں نہائے ہوئے مگر چپ ہیں مید ہوگ میں سے چن نیس میں سرٹ مہتھر کی

وقت آیا تو میں مقتل شب میں تھ اکیلا یارول کی گرہ میں فقط اقوال بندے تھے

باغبانوں کو عجب رنج سے تکتے ہیں گارب گل فروش آئ بہت جمع ہیں گزار کے بی

رواں ہے قلزم خوں اندرون شبر بھی دیکھ کہ خوشن تو بہت ہے فصیل باہر کی احمد فراز کے آحساسات اور جذبات نہ کی سرحد میں قید تنھے اور نہ ہی کسی سرحد تک محدود تنھے۔ احمد فراز کے قدم سے نکلہ ہوا ہرا یک لفظ قید و بند ہے آزاد نہ صرف اپنے شہراور دطن بلکہ دنیا کے ملک و قوم کی نمائندگی کرتا ہے جوظلم اور بربریت کا شکار ہو چکی ہے۔انسان کی نلامی ومحکومی مجبوری اور مایوی دنیا کے ہرملک اور قوم میں سرایت کر چکی ہے۔

نظم "اے مرے شہر!" میں احمد فراز فرمائے ہیں مرشرکا نام کو ہائے ہیں مرحد شہر! اے مرحد شہرکا نام کو ہائے تھا اے مرحد شہر! میراقلم اپنے کردار پر بجھ ہے نادم سمی مخودے نادم سمی تو مراشہر ہے تو مراشہر ہے ہو مراشہر ہے ہے مراشہر تا ہے ساری زمیں ہے ہے مراشہر تا تی ساری زمیں ہے

فقط و نہیں ہے

احرفراز کے نزدیک تمام دنیا کے انسان ایک بین سے ڈرتے ہو کہ سب اوگ تمہاری بی طرح ایک ہے بیں وہی آنکھیں وہی چبرے وہی دل س پیشک کرتے ہو جتنے بھی مسافر بین یباں ایک ہی سب کا قبیعہ وہی چیکر وہی گل بیروت میں ظلم وہر بریت معصوم اور ہے تاہوں ہ خوان قبل و ماری دیکی کرفر آزے احساس ت ورجذ بات سے برانگنیخہ ہوجاتے بیں ان کے اندر کا شاع بجز کے اُٹھتا ہے اور ہو کہتے ہیں۔

بيروت _ا

میمر پر بیرہ بدن ہے کس کا میہ جامہ خوں کئن ہے کس کی میرز خم خوردہ روا ہے کس کی میہ پارہ پارہ صدا ہے کس کی میں کہ اور شرین یا تو ت بن گئے ہے میرس کی آفوش کس کا تائی ت بن گئے ہے میرس گر کے سپوت میں میرس گر کے سپوت میں

جوديا راه گاريش کھڑے تيں

كى بونى نصل كاطرت

ج الجاير المايل

ریکون مال ہے جوا ہے: گنت جگر ہو ملے میں ڈھونڈ تی ہے

بيروت _ ٢

میرے بچل کے جسموں پر زخموں کے پیرابن ہیں متاذک کی خالی محود ہیں بن کتبوں کے مدنن ہیں

جنین بھی ساونت ہواں شے پہیم کٹتے جاتے ہیں میرے باغ کے جنینے پھول تھے بل بل گفتے جاتے ہیں

ویت نام بجھے یقیں ہے کہ جب بھی تاریخ کی عدالت میں وفت لائے گ آئی کے بے خمیر ودیدہ دلیہ ق تال کو

جس كا دا مان وآستيں خون بے گناہاں سے تربتر ہے تونسل آ دم وفور نفرت ہے زوئے قاتل پےتھوک دے گ مر مجھاس کا بھی یقیں ہے کے کل کی تاریخ نسل آ دم سے پیچی یو جھے گ المصبذب جبال كم مخلوق کل تر ہے زر ہرویبی بے ضمیر قاتل ترے قبلے کے بے گنا ہوں کو جب حبية تنيخ كرر ماتفا تو تو تماشا ئنول کی صورت خموش و ہے۔ در ترکی کے مظاہر ہے میں شریک کیوں ویکھتی رہی ہے ترى بەسپ نفرتىن كېال تىس بتا كەاس ظلم كىش قەتل كى تىنى براپ مىپ اورتری مصلحت کے تیروں میں فرق کیاہے؟ ار آم آجی کیا جواب دیل گے معاصد معا س نے ونیا کو بھی ووات کی طرق بانٹا ہے اس نے تقتیم کئے بین بید اٹائے سارے اس نے تقتیم کئے بین بید اٹائے سارے اس کے دیوار تفاوت کی اُٹھائی لوگو کس نے دیوار تفاوت کی اُٹھائی لوگو کیوں سمندر کے کن رہے پہیں پیاہے سارے

، نیامیں امن وسلائٹی، خیر و مافیت، حق وانصاف، اخوت ومساوات ، آزادی انسان کی می فظ سلامتی وسل کے کردار ہے احمد فراز کا حساس ول بخوف کے اُٹھا" ظلم" سلامتی کوسل کے چند بند ملاحظ فر وائے۔

سلامتی کوسل

پھر چے ہیں مرے زخموں کا مداوا کرنے کے پاس میرے عمنوار آسی فتہ گر دہ کے پاس جس کی والمیز پید میں ابو کی بوندیں جس کی والمیز پید میں سوختہ جاں کشتنہ بیاس جس بھی پہنچا ہے کوئی سوختہ جاں کشتنہ بیاس جس کے ایوان عدالت میں فروش تاتل برم آرا و سخن گستر و فرخندہ لباس برکھے بُونے انسان کا ماس زرگی میزان میں رکھے بُونے انسان کا ماس

کون اس قل گہم ناز کے سمجھے اسرار جس نے ہر دشنہ کو پھولوں میں چھیا رکھا ہے

0.00000000

امن کی فاختہ اُڑتی ہے نشاں پر لیکن نسلِ انساں کو صلیوں پہ چڑھا رکھا ہے اس طرف نطق کی بارانِ کرم اور ادھر کاستہ سر سے مناروں کو سجا رکھا ہے

جب بھی آیا ہے کوئی کشتہ بیداد اسے مرہم وعدہ فردا کے سوا پہھ نہ ملا یہاں تال کے طرفدار بین سارے قائل کا مسلم پھھ نہ ملا کامش دیرہ پر خوال کا صلم پھھ نہ ملا کاشمر کوریا ویت نام، دو منکن کانکو

احد فرآز کی شخصیت ہمہ گیراور ہمد صفت کے ساتھ ساتھ کا حساسات میں آف قیت موجود کے احساسات میں آف قیت موجود کے تام دنیا کی ساری زمین ان کی تھی تمام دنیا کے سان ان کے تھے۔ احمد فر آز کا بے خوف قلم خودان کی شخصیت کا ضامن ہے۔

نہیں کہ درد نے پتھر بنا دیا ہے مجھے نہ سے کہ آتش احساس درد ہے میری نہیں کہ خون جگر سے نہی ہے میرا تلم نہیں کہ خون جگر سے نہی ہے میری نہ سے کہ لوح وفا برگ ذرد ہے میری گواہ بیں مرے احباب، میرے شعر شبوت کہ منزل رس و دار گرد ہے میری

مرا تھم نہیں ردار اس محافظ کا جو اپنے شہر کو محضور کر سے ناز کر سے مرا تلم نہیں کا سہ کسی سبک سر کا جو ناصبوں کو تصیدوں سے سر فراز کرے جو ناصبوں کو تصیدوں سے سر فراز کرے

مرا تلم نہیں اس نقب زن کا دست ہوں جو است ہوں جو است تھر کی ہی جیت میں شگاف ڈالنا ہے مرا تلم نہیں اس وزو میم شب کا رفیق جو سے چرائ گروں پر کمند اُچھال ہے

مرا تلم نہیں تنبیع اس ملغ کی جو بندگ کا بھی ہر دم حساب رکھتا ہے مرا تلم نہیں میزان ایسے عادل کا جو اینے چبرے یہ دُہرا نقاب رکھتا ہے جو اینے چبرے یہ دُہرا نقاب رکھتا ہے

میں کٹ تروں کے سلامت رہوں یفیں ہے جمجے کا محمد مید حصار ستم کوئی تو گرائے گا متم میں متم کوئی تو گرائے گا متم متم کی ایڈا نصیبوں کی فتم مرے تیم کا سفر ریگاں نہ جائے گا

CONTRACTOR OF THE PROPERTY OF

احرفراز

مرا تلم نہیں اس نقب زن کا دست ہوں جو اپنے گھر کی ہی جیست میں شگاف ڈالیّا ہے مرا قلم نہیں اس دُزد نیم شب کا رفیق جو بے چرائ گھروں پر کمند اُچھالیّا ہے جو بے چرائ گھروں پر کمند اُچھالیّا ہے

-احدفراز کی شاعری

شاعری انسان کا وہ احساس ہے ، وہ عنظراب اور بے چینی ہے ، وہ جذبہ اور جنون ہے ، وہ موج طلطم ہاوروہ جوار بھا ٹا ہے جوانسانی زندگ کی حقیقت کوعیاں کر ویتا ہے۔شاعری کے متعلق احمد فراز فر ہائے ہیں۔

''صرف قیدی پرندہ بی جانتا ہے کہ و کیوں نغمہ سرا ہے۔'' احمد فراز کے نز دیک شاعری صرف الفاظ کا مجموعہ نبیس بعکہ وہ احب سمات کا مجموعہ ہے جوشعر کی ابان بن کرا حساس پر جھا جاتا ہے۔احمہ فراز فرماتے ہیں۔

'' ہے احس س دلانا بھی مقصود ہے کہ جب خلق خُد اظلم اور استحصال کے ضاف نبرد آز ما ہواور وگ اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے جانیں تک قربان کررہے ہوں تو کیھنے وا ول پر کیا ذمہ داری ما کد ہوتی ہے اوراس تناظر میں ان کا بیا کرد یہونا جا ہے ۔''

بیالیک حقیقت ہے کہ جب تک شعر میں احساس پیدا کرنے کی قوت نہ ہوتب تک وہ شعر نہ ہی پیغ م بن سکتا ہے اور نہ بی بیدار کر سکتا ہے۔ پیغ م کا منصب ہی تھ گاہ کرنی بیدار کرنی اور حق پیرق نم رہنا اورا تر شعران تم م خصوصیات ہے فی بیوتو وہ پیغام کے رہے تک پہنچ نہیں سکتا۔

کہ شام کی بھی تو جزو چیبری ہے فراز سورت پیبر تھینی مورت پیبر تھینی مدا صورت پیبر تھینی ہوئٹ سل جاکیں عمر جرات اظہار رہے دل کی آواز کو مرحم نہ کرو دیوانو! مرے مرے تلم پہری توک جس کے خیر کی مرے تلم پہری توک جس کے خیر کی سنا ہے اس کی زبال بھی ہوئی ہے چھر کی سنا ہے اس کی زبال بھی ہوئی ہے چھر کی

CONTRACTOR CONTRACTOR

احرفراز فرماتے ہیں۔

''ہم دور میں مشاعرے کی افادیت رہی ہے کہ جب اظہار کے بھی راستے مسدود ہوجا 'ہیں تو شعری کے ذریعہ براہ راست ابلاغ کا در کھلا رکھا جاتا ہے۔''

احد فراز کی شاعری نے انسان میں وہ احساس پیدائیا کہ ہم انسان اپنی جگہ۔اور اپنا متام ہیدا کرسکتا

ہے۔اور بیاحساس مردہ داول میں زندگی کی تو انائی بیدا کرتا ہے اور دنیا کی تقیقت سے کاہ سرتا ہے۔

" ہے بڑم ضیفی کی سزا مرگ مفاجات " شیوہ ہے وہی گروش افلاک کین کا

رّے تھیب اگر جا گئے کنارے سے وگرنہ سیل زمانہ میں جو بہا سو بہا

پیغامِ مساوات کہ دُنیا کے لیے تی واعظ نے کیا کوزہ و تیجے کا یابند

ماوہ ول تماشائی پھر فریب کھا جیشے بھیٹر یوں کے جسموں پر ہر نیوں کی تھا میں تھیں

مسجد میں تو محتاج و غنی ایک ہیں لیکن منعم کی قبا میں ہے مرے جسم کا پیوند

بیه فنوی فروش و تبی سفوش و عبا پوش بیم نن و فقیهان حرم اب بهمی و بی بین معنوں سے تبی کرکے ترے حرف خودی کو شعرول سے فقط دعظ کی تزیمین ہوئی ہے

آدهی رات بستی میں غنب زن جب آئے شے جھاتجمری تھیں باول میں ہاتھ میں کدالیں تھیں

اس وریا سے آگے ایک سمندر بھی ہے اور وہ بے ساحل سے بیابی وصیان ہیں رکھن

معنویت، حقیقت، انفرادیت بنهم وادراک کی سادگی ہے قاری کے ذہن پراٹر انداز ہوگا۔اور

قاری کے ذہن میں اضطراری کیفیت ہیدا کرے گا۔احمر فراز کی شاعری ان تمام خوبیوں اور خصوصیات ر

کو سمیٹے ہوئے بیں۔ یمی وجہ ہے کہ احمر فراز ہر خاص و عام کے ذہمن کومتا ٹر کئے ہوئے ہیں۔

خود اپنے خول میں نہائے ہوئے مگر چپ ہیں یہ لوگ ہیں کہ چانیں ہیں شرخ چھر کی

شعله تفا خل بجها ہوں ہوائیں مجھے نہ دو

میں کب کا جا پُکا ہوں صدا کیں مجھے نہ دو

جو بھی ہو صاحب محفل وہی کہنا ہے فراز کہ وہ اُنھ جائے جو محفل سے تو محفل نہ رہے

صناد و گل فردش بی خوش بخت میں فرآز جو بھی چمن پرست تھا زندانیوں میں تھا محمدہ محمدہ مصدی مصدیمہ مصد نہ پوچھ جب وہ گزرتا ہے بے نیازی سے تو کس ملال سے ہم نامہ برکو دیکھتے ہیں

اے زندگی اب اور کوئی تجربہ کہ ہم تریاتی عشق و زمرِ زمانہ چشیدہ ہیں

ر ہوئے گل میں بھی ہے موجہ خول خار کی ٹوک چیموکر دیکھو

بجیب آگ ہے جا جات کی آگ بھی کے فراز مہیں جوا نہیں کی اور کہیں بجھا نہیں ک

نشنہ بذت گناہ کے بعد خنت مشکل ب بارسا ہونا

آ دمی کو ندا نہ وکھائے آ دمی کا سمجھی ضدا ہون

ایک نو خواب کئے کچرت ہو گلیوں گلیوں اس پیہ تکرار بھی کرتے ہو خریدار کے ساتھ

شعر کی رو مانیت ، غمن کیت ، جمایت کے نئے ضرور کی ہے کہ شعر و جدائی قوت ، خوش طبعی کوجلا بخشتے ہوں۔ ساتھ ہی ساتھ ھافت اور نئاست ، نری واطافت ، اعتدبل اور ہمواری ، تناسب وتو ، زن ،صوفی ومضو کی شریت ، بندش وچستی کا متزین ، در دوکرب کی بذت ہی روحانی اور عشقیش عری کوجنم و یتی ہے۔ اندفراز کی شاعری کے مطالعہ سے میہ بات واضح ہوتی ہے کہ مندرجہ باا، اور منام عن صراحد فر ز کی شاعری کے اہم عن صر جیں۔ان کے کدام میں باطن اور ظاہر کے ور دوکرب، مشق و محبت کی کیفیت یا نی جاتی ہے۔

ہ ایک مشق کے بعد اور اس کے مشق کے بعد فراز اتنا بھی آسال نہ تھا سنجل جانا

اب بجر ترک وفا کوئی خیال آتا تہیں اب کوئی حید نہیں شاید دال نادال کے پاس

اوک کتے ہے فقط ایک بی پاگل ہے فراز ایسے ایسے بیں محبت میں گرفتار کہ بس

اس سے بہلے بھی محبت کا قرید تھا یہی ایسے بے حال ہوئے ہیں مر اس بار کہ بس

تمام عمر ای کے رہے ہے کی کم ہے بد سے خشق حقیقی نہ تھ مجازی تھ

سکوت شام فرزان ہے قریب آ جاو بڑا اُدال سال ہے قریب آ جاؤ

نہ تم کو خود پہ کھروسہ نہ ہم کو زعم وفا نہ اعتبار جہال ہے قریب آ جاؤ

تیری باتیں ہی سُنانے آئے دوست بھی دل ہی دُکھائے آئے

پھول کھلتے ہیں تو ہم سوچتے ہیں تیرے آئے کے زمانے کے

نہیں تو اس کے تفافل کا کیا گلہ کر، عمینی جو حوصلہ ہے تو دامانِ یار بڑھ کر سمینی

ترے جمال سے ہٹ کر بھی ایک ونیا ہے یہ سیر چیٹم مگر کب ادھر کو دیکھتے ہیں

شعلہ سا بدن زلف کی مخمل میں لینے جیسے ہو کوئی خواب سا چکیر مرے آگے

ی قوت سے لب سر و سا قدرات می آنکھیں وہ جان قیامت تھی مرے گھر مرے آگے کیول کا ہول میں ہے اضردہ چرانوں کا دُھوال آرزوے لیے و رشار میں بیا تو ہوگا

یہ دل جو بچھ کو بھابر بھلا چکا بھی ہے بھی بھی ترے بارے میں سوچتا بھی ہے

غزل نن کر پریثاں ہوگئے کیا کسی کے دھیان میں تم کھو گے کیا

ہم موقد ہیں بتواں کے بوجے والے نہیں پر خدا لگتی کہیں تو وہ صنم اپنی جگہ

یہ غزل دین اُس غزال کی ہے جس میں ہم سے وفا زیادہ تھی

فراز آج شکت پڑا ہوں بُت کی طرح میں دیوتا تھا مجھی ایک دیو داس کا

ال عشق و ترك عشق مين ناصح كهال سے آگيا بيدا ختي رست محدول كا ہے بيد فيصد ہے دال كے باس دیدہ و دل تو ترے ستھ ہیں اے جان فراز ایخ ہمراہ مگر خواب نہ لے جا میرے

سی ہے ول کی حکایت بھی کہا نہیں کی وگرنہ زندگی ہم نے بھی کیا سے کیا نہیں کی

ہر اک ہے کون محبت نیاہ، سکتا ہے سو ہم نے دوئی باری تو کی وف نہیں کی

دیکنا اے رہ ٹوردِ شوق! کونے یار تک پچھ نہ بچھ رنگ حن پاؤل کے چھالول میں رہے

خیالِ بار کا بادل اگر کھلا مجمی مجھی تو دھوپ میجیل حمیٰ جا بجا ادای کی

یہ شعبگی ہو بدن کی تو کیا کیا جائے سو لازمی تھا ترے بیربن کا جل جا،

آگ جے انظار میں آگ یاد ہے یاد بار جیسی وہ ب خبر مری آئیھوں کا صبر بھی دیکھیں جو طنز سے مرے دامانِ تر کو دیکھتے ہیں

یہ جال کی نی گھڑی کیا تھہر گئی ہے کہ ہم مجھی قضا کو مجھی چارہ گر کو دیکھتے ہیں

شعلہ ما بدن زلف کی مخمل میں لیٹے جو کوئی خواب سا پیکر مرے آگ

شکایت اس کی نبیں ہے کہ اس نظیم کیا گئہ تو بیہ ہے کہ ظالم نے انتہا نبیس کی

وہ نادہند اگر تھا تو پھر تقاضا کیا کہ دل تو لے گیا قیمت مگر ادا نہیں کی

سر صب عشق نے افادگ نہیں بائی او تعدد مرو ند بنی و ساب بیائی!

یہ محفل تری، اہل محفل ترے ہارا تھا کیا ہم تو ہر جلے

اب ترا وکھ تہیں رہا اتنا تی محبت سے تجر سیا کچھ کہتھ

یہ وکھے تجھ سے وفا کی کہ بے وفائی کی چلو میں اور کہیں جتلاء رہا سو رہا

یہ بڑی ہیں تھی کہو تم بھی کسی کے جوگئے کیا

یہ دل جو بھھ کو بظاہر کھلا چکا بھی ہے ۔ سمجھی مجھی ترے بارے میں سوچتا بھی ہے

بہت می خواجشیں سا بارشوں میں بیلی میں میں کس طرح سے کہوں عمر تھر اُسی کا رہا

سب اینے اینے فسانے ساتے جاتے ہیں نظام اللہ علی تبیل نظام اللہ کا تاہم نے کسی کی تبیل

سب این این خواب کئے اس کے در پر تھے میں بھی فراز دیرہ سے خواب کے خواب کے علیا

زخم بجرال کا بھر گیا پچھ کچھ زیر غم کام نر گیا پچھ پچھ

عشق کے آخری مراطل میں سے کہوں میں بھی ڈر عیا کھے کھے

یول ول سے کسی درو کا پیاں نہیں کرتے اب جال جا بیاں نہیں کرتے اب جال ہے بی بھی ہے تو درمال نہیں کرتے

ہر یاد کو یوں زخم بناتے نہیں دل کا ہر تیر کو پیوست رگ جاں نہیں کرتے

جیتے بی تو نہ پائی چین کی مہک موت کے بعد پھولوں کے مرقد ملے

دشتِ مجنول شه سهی تنیشهٔ قرباد سهی مفر عشق میں واماندگیاں کید س سی چلو کہ کوچۂ دلدار چل کے دیکھتے ہیں کے کے ہے یہ آزار چل کے دیکھتے ہیں

تشکی آبھوں میں اور دریا خیاوں میں رہے ہم نوا گرم خوش رہے جیسے بھی حالوں میں رہے

احمد فرآز کی شاعری میں سی اور حقیقت پوشید و بحوتی ہے۔ ان کا ذہمن محتیف عناصرا اور ذا انکق کا ایک و سیج سمندر ہے جس میں سی اور حقیقت کے سواکو کی اور چیز موجو و نہیں۔ اکثر یہ و بجب سی ہی اور حقیقت کے سواکو کی اور چیز موجو و نہیں۔ اور جہاں'' بی '' بہو وہاں'' بی '' اور'' آرٹ' بیعنی اوب ایک طرح سے دونوں مختلف ہوت ہیں۔ اور جہاں'' بی '' بہو وہاں'' آرٹ' بیعنی اوپ م ہوجاتا ہے۔ سی احمد فرآز کے ممال فن ہیں'' بی '' اور'' آرٹ' دونوں کو انہیا کی خوبصورتی سے شر وشکر کر دیا ہے۔ مہی وجہ ہے کہ احمد فرآز کی شاعری غمر جاناں اور هم دورس کے دردو کی کرے کو ایک ہوئے ہوئے ہے۔

تونے بخشا تھ مرے قن کو وہ اعجاز کے جو سنگ خارا کو دھڑ کئے کی ادا دیتا ہے تو نے وہ سحر مرے حرف توا کو بخشا جو دل قطرہ میں قلام کو چھپا دیتا ہے قو نے وہ شعلہ ادراک دیا تھا مجھ کو جو کھپا دیتا ہے جو کو انسان بنا دیت ہے جو کھو کو انسان بنا دیت ہے د

آج سے میرا بنز پھر سے اٹاشہ ہے ترا اینے افکار کی نس نس میں مناروں کا تھے وہ مجھی شاعر تھا کہ جس نے تخیے تخیق کیا میں ہیں ہمی شاعر تھا کہ جس نے سنواروں گا تخیے میں ہیں ہمی شاعر ہوں و خوں دے کے سنواروں گا تخیے اس مرک ارض وطن اے مرک جاں اے مرفی ن اس مرک ارض وطن اے مرک جاں اے مرفی کا سختے جب ہے رواں کا تخیے جب بہارواں کا تخیے

جنس ہنر کا کون خریدار ہے فراز بیرا، کہ منقروں ت بھی ست مکھالی دے

سنا ہے دریہ و حرم میں تو وہ نہیں ماتا سواب کے اس کوسر دار چل کے دیکھتے ہیں

اللہ کے آسرا خداؤں کا اللہ کے آسرا خداؤں کا اللہ کے آسرا خداؤں کا باب فقط آک فقط آک فقط آک فقط آک کو میں بغاوت کا باتھ تو یہ فیر کے رکھوالے یا تو بیہ فیر و شر کے رکھوالے موت کی بھیک تجھے کو دے دیں گے یا بچوں سے یا بچر ان کے مہیب بچوں سے بچوں سے بچوں سے بچوں کے مہیب بچوں سے بھین کر اپنی زندگ یا لے میں موت کی بھیک مابیت بیکوں ہے کے مہیب بیکوں سے بھین کر اپنی زندگ یا لے مہیب بیکوں ہے کے مہیب بیکوں سے بھین کر اپنی زندگ یا لے مہیب بیکوں ہے کے مہیب بیکوں ہے کہ کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کھیل ہے کہیں کے کہیں کے کہیں کے کہیل ہے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں کی کھیل ہے کہیں کے کہیں ک

وہ لکھو ہی جو بھی امیر شہر کے چو کھو چو کہتے ہیں قرد کے مارے مُت لکھو

اس موسم میں گلدانوں کی رسم کبال ہے اوگو اب میں رکھنا رکھنا

کل تاریخ یقینا خود کو وُہرائے گی آتی کے اک اک منظر کو پیجان میں رکھنا

بیں کے کروں کہ سل مت رہوں یقین ہے جھے کہ سے مصابہ ستم کوئی تو گرائے گا متم میں متم کوئی تو گرائے گا متم متم کوئی تو گرائے گا متم عمر کی ایڈا تصبیوں کی متم مرے تیم کا سفر ریکاں نہ بات گا

''میرائنمیر مجھے بھی معاف نہیں کرے کا جب میں فاموش سے سب تماشاد یکھارہوں ۔''
دھل پکی رات تو اب کبر بھی حجیت جائے گ
اب بھی اُمید کی لو کم نہ کرو دیواٹو!

اب بھی اُمید کی لو کم نہ کرو دیواٹو!

تدھیوں کی کرتی بیل باک جس کے بعد
گلشدہ شمعوں کا ماتم نہ کرو دیواٹو!

یہ تو اک شیر جنوں ہے جاک دامانو! یہاں سب کے سب احشی بین کس کو کون زند نی کر ۔

آئ اغیار کے تیروں سے بدن پر میرے پیر وہی زخم جیکن ہیں سی دوں کی طرت پیر ای بیٹر وہی بیٹر ای بیٹر وہی بیٹر ای بیٹر ای بیٹر ای بیٹر ای بیٹر ای بیٹر میں ہیں ہیاروں کی طرح پیر مرے وہیں کی مٹی ہیاروں کی طرح پیر مرے وہیں کی مٹی ہے ابو رستا ہے پیر مرے وہیں کی مٹی ہے ابو رستا ہے پیر در و بام ہوتے سینہ فگاروں کی طرح

ہم چراغوں کو تو تاریکی سے بڑن ہے فرز گل ہوئے پر میں کے آثار بن جائیں گے ہم

جو حرف جنوں تو نے سکھایا وہ کہوں گا اے حق کی عدامت، جھے توریق نوا دے

کہتے ہیں ہے دار و رس کا موسم ہے جو بھی دھس کی گردن مارے مُت لکھو

چے رکھتے ہو بہت صاحبو وستار کے چے ہم نے سرگرتے ہوئے دیکھے ہیں بازار کے چے

جب پرچم جال کے کر نکلے ہم خاک نشیں مقتل مقتل اُس وقت ہے کے کر ج تلک جالا دید البیت طاری ہے

م ہے و خمن ، مرے قاتل نے بمیشہ کی طرح پھر سے جایا گہ شکستہ مرا پندار کرے جس طرح رات کا سف ک شکاری جا ہے کہ وہ شورج کی شعاعوں کو گرفنار کرے یا جرائے مر دیوار کو تنہا یا کر بس طرح بند ہوا ٹوٹ کے یلفار کرے بس طرح بند ہوا ٹوٹ کے یلفار کرے بس طرح بند ہوا ٹوٹ کے یلفار کرے

چیئرے بھی میں نے لب و رخسار کے تسنے گاہے گل و بلبل کی حکامت کو تکھارا

گاہے کی شنرادے کے افسانے سُنا کے گارا تظارا کا نظارا میں کھویا رہا جن و ملائک کے جہاں میں ہر مخط اگرچہ جھے آدم نے بہاں میں ہر مخط اگرچہ جھے آدم نے بہارا

دنیا کی تاری اس بات کی گواہ ہے کہ کئی انتظاب اور کئی تحریکیں وجود میں آئیں اور جن کے اثرات نسانی زندگی کے ہرشعبہ بررونما ہوئے۔ادب انسانی زندگی کا ایک اہم جُر اور حقیہ ہے۔اور نسان کے ظاہر اور باطن میں ایک ہم کرداراد کرتا ہے۔ انتقابیات اور تحریکین اوب ہی کے ذریعہ انسان میں احساس اور شعور پیدا کرتی میں۔اور دنیا کے ایک خطہ کا انتلاب اور اس کی تح یکیس دنیا کے دوسرے خطے پراثر انداز ہوتی ہیں۔ بیکن خطابیس ہوگا کہ ادب ہی کے ذریعہ انقد بات اور تح یکیس فروغ یاتی میں۔انسان جب تصوراتی زندگی ہے۔ سفر کرتا ہو حقیقت کی زندگ ہے آگاہ ہوا تو انسان کے احساس اور شعور میں ایک انقلاب رونمہ ہوا۔ اور یہی انقلاب اور تح یک اوب میں' ' ترقی پہندا تح یک' بن گئے۔اور حقیقت کے مشاہدے نے ایک بئے ذہمن کوجنم ویا اور انسانی زندگ کی حقیقت کو واصح کردیا۔احمد فراز کے مشاہدے نے خودان کے باطن اور خاہر میں وہ اثر ات پیدائے جس کی وجہ ہے احمد فراز ایک احتجاجی ،انقلالی ،ظلم وستم کے خلاف ایک ہے باک اور نڈرشا عرا اورادیب ہی نہیں بلکے ایک ایسان بن گیا جس میں دوسرےاٹ تول کی محرومی ،مظلومی ،مجبوری محکومی کا در دو کر بسا گیااوران کے قلم ہے انسان کی محرومی کے آنسوں نکل پڑے۔

CONTRACTOR CONTRACTOR

نظم''سحرکے سُورج''

سحرے مورج سحرے مورج میں رور ہاہوں کرمیرامشرق لبولبو ہے وہ میرامشرق

جوميراباز و بميران ب بمرى تموب

جومير _اطراف كانشاب

ميري آيرو ہے

لہواہو ہے

مح کے سورت

میں انعف تاریک

نصف روشن. ول

کیا ہوا ہے

تجيم كبن لك كميا

نظر دوقلم سرخروہے''

قلم سرخرو ہے سے میں میں ت

dilas

جو تھر ہے ہیرے تراشیں

مگر بے شاب اُن کے گھر

بے كفن أن كى لاشين

وبی کوبکن

جن کے تیشے پہاڑوں کے دل چیرڈ الیں

مگرخسروانِ جہاں ان کی شیریں پُر الیں

وای جن کے جسموں کے پیوند

اہل ہوں کی قبابس کے مقص

وېې سا د ه د ل

جن کی نظریں فلک پرجی تنمیں

تولب منعموں کی ثنامیں گئے ہتھے

اب أن كي ثن حيار سُو ہے

قلم سرخرو ہے

AND THE PROPERTY OF THE PROPER

6.000000000

نظم " مي كاز بر"

ج كازير تخفي خبر بھی نہیں له تیری اُ داس ادهوری جو بڑی کشادہ دلی ہے ں بنس کے شن رہاتھا وه خض تيري صداقتوں پر فریفته باوفاوثا بت قدم كرجس كرجيس ظالم رق بتول کی جنس سے كوئى شكن نەسى كى وه ط ط کی کر بناک شد ت ہے

نظم''شاخِ نهالِغم''

شارخ نہالی خم میں ایک برگب خزاں کی مانند کب سے شارخ نہالی خم پر

رزرباهل

المجھے ابھی تک ہے یادوہ جاں فگارساعت کہ جب بہاروں کی آخری شام انجھ سے پچھ یوں لیٹ کے روئی کہ جیسے آب عمر بھرندد کھے گا اہم میں اک دوسرے کوکوئی وہ رات کئی کڑی تھی جب آ ندھیوں کے شب خوں سے اور کا بھی لہولہوتھی

تحربولی جب تو پیڑیؤں خشک وزردز و تھے کہ جیسے مقتل میں میرے بچھڑے ہوئے رفیقوں ک

نظم دومنصور"

منصور

ه وه کیا خط تھی؟ ه وه کیا خط تھی؟

كرجس كى يا داش ميس الجسى تك

میں قرن ہا قرن ہے شکار عبودیت

طوق درگلو _ _ _ يا بيگل ريو بول

و جرم کیا تھی؟

ۋ گاكەزنىرگى ئېمرتۇمىس

ترے آستاں پیمجدوں کی نذرگز ارتار ہاہوں

اوراس كاثمره مے

في توبس كاسنة كدانى _عذاب ما لم

تو کیا مری بے طلب ریاضت ۔۔۔ مجاہدت کا یہی صلہ ہے

C 3 4.

نظرود کې نبيل تھا''

بهانبيس تقا

ب این محمول سے د مکیرآ ہے

كهاب وبال تم نبيس

ہے لوگ بس گئے ہیں

اب فير آرزو

دشت جال زباب

گے زیانوں کی خوشبونیں کب ہے مرچکی ہیں

جدائيال كام َرچَكَ بين

تمهار بالغمول كرم ودب

نی زق کی شدیدو سے جس گئے ہیں

گلاب كے شرخ شرخ چھولوں كو

وه گفتگوول کی آنجوئیں سکوت کے ریگز ارمیں وقن ہوگئی ہیں وه عبدو بيال كي فاختا ئي افق کے اُس پار کھوگئی ہیں کہاتھا۔۔۔وہ ساعتیں نہلوٹیں گ جو گئی ہیں جو گئی ہیں نظم ' خون فروش''

خونفروش

اے خدا ہیتالوں میں جھی

اب مرے خون کی کوئی قیمت نہیں ہے

کسی کوبھی میرے ابوکی ضرورت بیل ہے

مراراسته دیکھتے ہیں

ميں اينے بدن ميں

(کئی خون کی بوتلس نیج کر بھی)

الجھی تک لہو کے سورے لئے

اس توقع يہ گھرے نكاتا ہوں

تكرش م كوسيةثمرلوثنا بول

أى تھر میں

جس میں مرے خون کے اوٹھڑ ہے

﴿ جرمه شيراور يارهٔ نان کي آرزو ميں

ين برروز

يروارد كو

مانتی جسم <u>سے</u>د کھیا ہوں

الكرواكة مجهوسة كيت بين

395,0

اب تیرےخونناب میں

زندگی کی حرارت نبیس ہے

خدابا

میں کیسے بتاؤں انہیں

خول فروتی ضرورت ہے میری

تحارت ہیں ہے

شاعر ، او یب ، افتی کارا پی زندگی اورائے وور کے مشاہدات ، احساسات اور جذبات کا پیکر اورائے وور کے مشاہدات ، احساسات اور جذبات کا پیکر جوتا ہے۔ احمد فر ، زکے کلام کی خوبی اور خوبصور تی ہے ہے کدا ہے مشاہدات ، احساسات اور جذبات کو جرائت مندانا اور آزاوانا طور پر اظہار کیا ۔ ان کی طبیعت کی ہے باکی اور نڈر پن مزابی اوب اور شاعر کی بین ایک اہم مقام رکھتی ہے ۔ غم جانال کے جذبات ، ورغم ووراں کے مشاہدات ان کے احساسات وزندگ بخش اور بین زندگی ان کی ظم ، خزل اور نٹری نظم میں عیال ہوتی ہے۔ اور بیزندگی اس سات وزندگ کا احساس اوراس کے شعور میں تح یک بیدا کردی ۔ اور بیزندگی کا احساس اوراس کے شعور میں تح یک بیدا کردی ۔ اور بیخ میں ساوگ کے ساتھ سے کی اور حقیقت موجود ہے۔ اور بیک ساوگ اور سے نئی ہرایک کے دل میں احمد فر آز فر مات ہیں۔ معتمد کی جدت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ احمد فر آز فر مات ہیں۔ محبت کا جذبہ پیدا کرتی ہے ۔ احمد فر آز فر مات ہیں۔ اس میں نے کوئی زعم ہے نہ دعوی ہے۔ ایک بات اس میں ایک بارے میں نے کوئی زعم ہے نہ دعوی ہے۔ ایک بات میں۔ اس میں ایک بارے میں نے کوئی زعم ہے نہ دعوی ہے۔ ایک بات



MANAGO POR TONO CONTRACTOR CONTRA

نم ورہے میرے پڑھنے والول نے جھنے ہمیشدمجیت وی''

احمد فراز مینی مینی آن مینی کی مرا تلم نبیس شینی آن مینی کی جو بندگ کا بھی ہر دم دساب رکھتا ہے مرا تھم نبیس مینان سے مواں کا جو اپنے چیرے پہاؤں کا جو اپنے چیرے پہاؤہ انقاب رکھتا ہے

احدفراز كے منظوم ڈرامے

ڈرامہ، فسائے اور ناول ہے ایگ جس میں کرداروں کے کر دار آئکھوں کے سامنے موجود

ہوتے ہیں۔ جس کے مکا کے کانوں کو سائی ویت ہیں۔ اہتدای سے انسان اپنی زندگی کوئن کے انسان اپنی زندگی کوئن کے انسان ہی ہے۔ انسان ہی ہے وہ شاعری ہویہ وہ نظری کے عکائی کرتے ہیں۔ ڈرامہ بھی فن کا ایک ھتہ ہے۔ انسان ہی کے جی اور انسانوں کی زندگ کے عکائی کرتے ہیں۔ ڈرامہ بھی فن کا ایک ھتہ ہے۔ انتداء ہی سے انسان اپنی زندگ کی کر اراور مکا لیے کی صورت میں اسٹیج پر پیش کرتار ہا۔
ابتداء ہی سے انسان اپنی زندگ کے مختلف یعنی ندنجی ، تاریخی ، معاش ومعا شرقی ، سابی وسیاسی ، مجبوری و در چاری ، ھائی اور محکومی ، غربی وامیری ، اجھائی و برائی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ خواہ اس کا تعلق ہاضی سے ہویا حال سے ہوائسانی زندگ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ڈرامہ کرو روں کے ذریعہ جب اسٹیج پر پیش کی جاتے ہیں۔ ڈرامہ کرو روں کے ذریعہ جب اسٹیج پر پیش کی جاتے ہوں کے ذریعہ وں سے نکل کر اسٹی تک پہنچتے ہیں اور زندگ کوزندہ کر داروں سے دیکھتے ہیں ۔ زمانے کی رفتار کے ساتھ جب ریڈ یو وجود میں آیا قو ڈرامے اسٹیج کے علاہ ہ ریڈ یونک سینچے گئی سے جاتے کی رفتار کے ساتھ جب ریڈ یو وجود میں آیا قو ڈرامے اسٹیج کے علاہ ہ ریڈ یونک سینچے کے میں ۔ زمانے کی رفتار کے ساتھ جب ریڈ یو وجود میں آیا قو ڈرامے اسٹیج کے علاہ ہ ریڈ یونک سینچے کی میں ۔ زمانے کی رفتار کے ساتھ جب ریڈ یو وجود میں آیا قو ڈرامے اسٹیج کے علاہ ہ ریڈ یونک سینچے کھیں۔ درامہ کے کی میں درائے کی رفتار کے ساتھ جب ریڈ یونک سینچے کے علاہ ہ دریڈ یونک سینچے کی میانہ ہوری کی رفتار کے ساتھ جب ریڈ یو وجود میں آیا قو ڈرامے اسٹیج کے علاہ ہ دریڈ یونک سینچ

آئی کے دور میں T.V اور Internet نے وہ کردار نبھایا ہے کہ دنیا کے سی بھی خطے کے ڈرامے زندہ کردارول کے ساتھ ہر گھر پہنٹی گئے ہیں۔اس کے یا وجود ڈرامول کے لئے اسٹیج قائم ہے۔ لوگ سٹیج قائم ہے۔ لوگ سٹیج قائم ہے۔ لوگ سٹی بھی ڈرامہ اسٹیج تنگ بہنچتے ہیں۔ اور بیہ کہنا نعط نہیں ہوگا کہ ذرامہ سٹیج بھی موجود ہے اور مستقبل ہیں بھی رے گا۔

جہاں مکا لیے بی زندگی کے دا تعات اور کر داروں کو لے کر گھر پہنچے۔ نہ بی استیج کی ضرورت نہ ہی

ا تنج پر زنده کر دارو _س کی حقیقت _

احمد فراز حقیقت ببندی کا ذبن لے کر پیدا ہوئے۔ان کے سامنے ہرتیم کی زندگی موجود تھی۔ ابنول نے زندگی کا وہ مشاہدہ کیا جس میں غریب،امیر، حاتم مجنور والا جار، بھوک کی آگ، معصوم بچول کی لاشیں جلتی ہوئی ،تعصب ونفرت، مایوی ومحرومی ہروہ حقیقت تھی جس کی وجہ ہے احمد ۔ فراز نے آواز بلند کی اور انسان کے احساس میں زندگی بیدار کی۔ اور انہوں نے اسپیے منظوم ڈراموں فی کے ذریعہ بھی عوام کے زبنی شعور کو ہیدار کیا۔

راقم اعروف کے مطابعہ میں احمد فراز کے جومنظوم ڈرامے ہے۔ان میں

- ا) سیابی اورموت
- ۲) روشنیول کاشیر
 - ٣) موم کے پھر
- م) آخِرشب کے ہم سفر
 - ۵) بودلک
 - ۲) ساحل کی دیت
- ۷) شاعراورگور يلا (منی ڈرامه)

احد فرآز سے منظوم ڈراموں کی یے قصوصیت رہی ہے کہ ہر کردارزندگی کے احساس کا اساس کا خاص کی گئیستان کا خاص کے خاص کی گئیستان کا خاص کی گئیستان کے بیارے میں ایس میں اور سامنے کو کتابہت کی طرف ہے جات بین سی مگرا حد فرآز نے گئیستان بیدا کر کے قاری اور سامنے کے وی وہ مائے پراثر خال ہے جا در ہر کو گئی من کرداروں کا میں کھوجا تا ہے۔ منظوم ڈرامہ ڈگاری بھی ایک مشکل فن ہے۔ مگرا حمد فرآز کا قلم اس مشکل فن بیل بھی اپنا گئیستا ہے۔

ہرڈ رامہ ہرتھ وایک انگ کتاب کوجنم ویگا۔قارتی کے لئے ڈر موں کے چندمن خرجیش کررہا ہوں ۔ اوران چندمن ظرے یہ بات وہ شنج ہوجا ہے گی کہ احمد فر زئے منظوم ڈراموں کو س خولی ورخواجمورتی ہے چیش کیا۔ ان کے ڈراموں کے تمام کردارہارے سامنے موجود تو نہیں ہوئے نگرہم ان کرداروں کو د کھتے ہیں محسوس کرتے ہیں ورہ در۔ دل میں احس کی بیداری ہوتی ہے۔ چندمنا ظرد کھئے۔ سيابي اورموت

(ہوائی جہازوں کی بمباری ۔ ۔ ۔ ۔ مور ہے 'لزائی کا منظر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ استدا ہے تیکر بین ہے جہاں برف آ ہستدا ہے تیکر بین ہے جہاں برف سے دھنگی چوٹی میر کارنے کی صرف زخ کچیر بین ہے جہاں برف سے دھنگی چوٹی میر کیک زخمی سیاسی برف میں دبایز اے۔

سپائی: کہاں ہوں
مرے جہم پر ہو جھ کیسا ہے
کیا میں پہاڑ وں کے نیچے و با ہوں
مری سانس کیوں ڈک رہی ہے
یہ شنڈک رگ و پے میں کیوں ہے
مرے باز و ڈن میں سکت ہے
شہونٹوں میں جنبش کا یارا
نہ کھوں میں ہی روشی ہے
نہ کھوں میں ہی روشی ہے
پڑانوں کی صورت گرا نبار پیکیس اُ میں نے ہے ہرک

نہ چرے ندمنظر نہ کوئی صداہے؟ میر کیا ہے؟ مجھے اپنی آواز بھی اجنبی لگ رہی ہے

فقط دهندى دهند

اور برف کے بیکرال سائیاں جار تو ہیں بيسكرات كايل ب یا مجھ بیکا بوس سامیکٹال ہے ----يكياے؟ ميرے بازويس كيوں دردكى لبرأتھى ييل زنده بول بدن برف میں دمن ہے زمبر رکی ہواؤں ہے شد ہو چکا ہے ىمى كوخرتك نەبوكى كه بين اس بيها ژي چوفي پيه زخمول ي چينني برد ، و ب کوئی مہر بال ہاتھ۔۔۔۔ہمدرویاز وہیں ہے جواس کرؤ مرگ ہے جھے کو یا ہر نکالے ندہ ہے بہادرر فیقوں کے دستے کہاں ہیں تو کیامیں بیاں کس میری کے عالم میں دم تو ڈووں گا

فيتوشل الحل موت ز باستابدتک ترى فمگساراورسائقى السيلے دُ تھی بے تواؤں کی واحد مسیحا که جوزندگی کی جفادل سے تنگ سینے ہوں کہ جوزندگی کی کڑی اور کمبی مسافت ہے اُ کتا چکے ہوں كه جوزندگى كے سرابوں سے تصليخرابول سے تھبرا بيكے ہول مجھی نا مرادوں کو پیس نے بی مخرسہارادیا ہے جنہیں زندگی نیج گئی ہو البیں صرف میں نے گوارا کیا ہے ادهر سيب مجھے ہاتھوہ ہے مین تری آخری حیاره کر ہوں رتری جمسفر ہوں

ترى را ببر بول (موت باتھ بردھاتی ہے) ادهرآسیای-مرےساتھ چل

جَبَدِتُواک چِراغِ سحر کی طرح
ر بگزارعدم کا مسافر ہے
آ جھ کوا پی حفاظت میں
اس برف کے تندطوفان سے لے چلوں میں
تجھے کیا خبر
کیسی قاتل ہواؤں کے جھ کو
مارے تعاقب میں ہیں
مارے تعاقب میں ہیں
اے سپائی مرے س تھ چال
اے سپائی مرے س تھ چال

ابل اجل فاحشا فاحشا فاحشا فاحشا فاحشا فاحشا فاحشا فاحشا بي فارا كرتو بين بلائه بيان آگئ به بین بلائه بیان آگئ به بین زنده مول میری نقامت نے تو نے بیہ مجھا میری نقامت نے تو نے بیہ مجھا مری غیر بموار سانسوں نے قانے بیجا مری غیر بموار سانسوں نے قانے بیجا کریں زن میں بول کے بیجائی کودور لے جا کہ بین زن میں بول میں جول میں بول میں جول میں بول میں بین برجیمائی کودور کے جا

وت تراجم بحسب اور تیری آنکھوں یہ کبراجماہے مجھےاس کا حساس بھی تو نہیں ہے كەتۋىسىرف كىن كۈزندە ب ورندا كرتوبه وتجهيج كەتىرالبوكس قىدر بېيە چكاپ اگرتوبید کھیے كدبه للعل وياقوت جوتیرے پہلومیں بھرے پڑے ہیں ترے ہی لہو کی وہ پوندیں ہیں جو برف يرجم كي بين کہاب زندہ رہنے کی خواہش عبث ہے چلومیں نے مانا کہ بچھ میں ابھی زندگی کی رئت ہے تخريم فتدر صرف دوحارسانسوں کی مہلت تری ہے بی اور نقامت کا بدحال ہے کہ ترے زردر خسار پر برف کی تہہ جی ہے مرتجوين اتى بھى بمت نبير ہے

کہ چبرے ہے اِس کو کھر چ وے ترے سامنے جواند هيرے بيں ان سے شاڈر

بےجر

رات بھی دن ہے چھ مختلف تو نہیں ہے

سابی: چلومیں نے ماتا

مرتوبتا مجھے کیا جا ہتی ہے

موت زياده تيل

صرف اتنا كەتومان لے

زندگی اک مسلسل اذیت ہے

وجس تنگ آداع

توبیل کہہ کہ میں تیرے کے سیر ڈال وہ ں

موت کیوں کیل

وریالزام بهی خود په لینے کوراضی ہوں میں

سیابی : دورهث فاحشه! زندگی ہے جھے پیار ہے

موت باوليها

ا تنايا كل نه بن

توجوها نے تو کہا

اورندو نياتو كه

اب تر ہے ماہتے و سرار ستہ ہی خبیس ات بالقول كى بيلا بنيس د كھے لے ایے ہوتوں کی نیلاہٹیں دیکھے لے

این آتھوں کی دھندلاہٹیں دیکھے لے

روشنيول كاشير

بهاامنظر

(تَعَرِیال سات بجاتا ہے اور پھر کسی آباد ہاڑار کی مختلف آ وازیں فیڈ ا ن ہوتی ہیں۔ ان " واز وں میں محض کاروں کے

ہاران گفتیال تعقیراور بال زوم کی موسیق ہے۔)

رواها : (كهانسة موئ اين آب)

أف بيجازے كى خنك ثامً

بہ منڈے جھونگے۔۔۔۔جسم مفاون ہوا جاتا ہے

جيسے شريا وں ميں تقم حاسم ہي گردش

بيبرهايا ليفزال كاموسم

دونول ہے رنگ حرارت ہے تی۔۔۔۔دونوں محروم تیش

جل چکا کب سے بڑھا ہے کے جہتم میں گنے گار بدن کا ایندھن

اب تواک پیکر خاکستر ہوں

زندگی را کھ کا ڈھیر

اب کوئی تھ ساسے حدیت جاں تا ہے بیں دیے سکتی

أف بدجاڑے کی تخک شام

Service construction of the service of the service

بند کردے بیدر ہے مارے

میں چراغ سحری اور تجھے

میں چراغ سحری اور تجھے
طب بادشال

طب بادشال

کیااک دن کے لئے بھے کو جواں بوناتق ؟

کاش اس دختر بے نیفن کے بدلے قدرت

بیٹرر کھتی مرائخل حیات

بیٹرر کھتی مرائخل حیات!

منہ: (قدرِدور ہے۔۔۔۔۔ ہین رسیدہ آواز)

کیا ہوا؟ کیول بلاوجہ پریٹان ہوئے جاتے ہو؟
اک ذراصبر کرو
آگ روشن کیے ویتی ہوں ابھی
تم کوزیبانہیں ہروقت جواں بیٹی کو
السے مطعون کرو

خالدہ بیٹیوں سے بردھ کرمری بیاری بیٹی مستحدہ ہے۔ معصوم ہے سبحدہ ہے ہم کا در تیک ہے معصوم ہے سبحدہ ہے ہم کہ اب وئی دیواریں ہیں اس کا معصوم سب ربھی بہت ہے ہم کو

جوشب وروز جوانی کے تقاضوں کو نجھاور کر ہے ہم پہربان ہوئی جاتی ہے بوڑھ مال باپ كى خدمت يەكر بست ب وزها: آمنه كتني كم فهم بية تیری و تاه نظر صرف امروز کی بجرم ہے مگر تجھ کوفر دا کی خبر کھے بھی نہیں آه میں کیسے کہول کیسے تجھے سمجھ وُں خالدہ کس لئے ہرشام کی بہروں تک اہے ماحول ہے بیگا نہ کی دھیان میں گم ال در ين من كفرى ربتى ب



جوتهامنظر

(مصور کا کمرہ طیاروں طرف نامکمل تصویریں بھری بڑی ہیں جن پر گردگ تہدجم چکی ہے مصور رُروشنیوں کے شہر کی تصویر ایز ل پررکھے اس کے سامنے جیفا کام مرد باہے۔اب اک تصویر میں تاریک مکان کی جگہروشن مکان نے لے لی ہے۔)

مصور ، تیری تصور که خوابول کا جہاں ہوجیسے

میرا دل میری تمنا مری جال ہو جیسے
پہشم نرس کو میں بچی اور بھی جیراں کردوں
زالت آوارہ کو بچھ اور بریثال کردول
محسن کو بیرمین رنگ میں بنیال کردول
حسن کو بیرمین رنگ میں بنیال کردول

مجھیل میں برتو مہتاب رواں ہو جیسے تیری تصور کہ خوابوں کا جہاں ہو جیسے

> جلوہ افروز ہو بردوں میں بھی افسون شاب جس طرح شیشہ ہے ہے نہ چھپے عسس شراب سپ ہے کھلے جاتے ہیں ہونؤاں کے گا۔ ب

CONCURRENCE CONTRACTOR CONTRACTOR

آمدِ سی بہاراں کا سال ہو جیسے تیری تصور کہ خوابوں کا جہال ہو جیسے س قدر سادہ و رئیس ہے جوانی تیں کے بہانی تیری میں ہے تصویر بنانی تیری فن کی معراج ہے تصویر بنانی تیری جرمعقد رتری جانب گرال ہو جسے برمعقد رتری جانب گرال ہو جسے تیری تصویر کہ خوابول کا جہال ہو جسے تیری تصویر کہ خوابول کا جہال ہو جسے

ا فا مده ت تدمون کی جاپ کر سے کا درواز و هدی ہے اور مصور خاموش ہوجاتا ہے)

اور مصور خاموش ہوجاتا ہے کہ اسکول نہیں جاؤگی اور نے الدہ کل ہے تم اسکول نہیں جاؤگی خالدہ کل ہے تم اسکول نہیں جاؤگی خالدہ کل ہے تم اسکول نہیں جاؤگی مند و رہوجی بھی مجبور میں تا ہم کے خور میں اور کی سہارا بھی نہیں کے خور و دوسراکوئی سہارا بھی نہیں فاعدہ انہیں میری و نیا بھی لاشوں کا گھر ہے خالدہ انہیں میری و نیا بھی لاشوں کا گھر ہے میں کیس کے انہیں میری و نیا بھی لاشوں کا گھر ہے میں کیس کے انہیں میری و نیا بھی لاشوں کا گھر ہے میں کیس کے انہیں میری و نیا بھی لاشوں کا گھر ہے میں کیس کے انہیں میری و نیا بھی لاشوں کا گھر ہے میں کیس کے بیارشیں انتمان کا تعرب انہیں میں بھیکوں

میں کب تک بیادشیں اٹھائے اندھیر وں میں بھٹکوں مری زند کی سرد باشوں کے بار کرال سے سینے گئی ہے معقد راجھے اب تمہاری ضرورت نہیں ہے کیتم بھی اس جگمائے ہوئے شہری اک کرن تھے تمہاراوجودایک ڈرتاب ڈازہ تھاجو ایٹ مرکز ہے بھر جاوا

ᠵ᠔᠈ᢗᠵᠵᢀ᠇ᡛᢧᢓᢐᡊᠵᢞᡠᡛᢟᡒᡧᠵᢞᢐᠸᢓᡑᡧ᠘ᢣᡒ᠖ᡊᡓᢐ᠊ᢨᡊᠫᢛᢡᠵᠫᢦ᠖ᠵ᠘ᡧ᠘᠘᠘ᢆᡎᡓ᠘᠘

تم بھی اس شہر کے ایک جگنو تھے جوان اندهیروں میں اک بل کامہمان تھ اور بس اک کرن ایک جگنوے ظلمت کی د بوار کب گرسکی ہے كہ جن کے لئے میں نے اپنی دھڑ کتی جوانی کومفعوت رکھا ہے اب وه بھی مجھ کوفقظ باعث ننگ گر دانتی ہیں تؤكيا وهمقذل فريضهم اجرم تفاجس كي خاطر میں اک لاش بین کر'اندھیروں میں ڈوٹی رہی ہول تو کیا ۔مری زندگی شیز ک ک طرت تاابدروشنى ئے كريزال رہے كى مرے سامنے اک طرف یہ جمکتا ہواشہ ہے روشی کا سمندر ہے جوسر دل شوں ہے برگانہ ہمتی ہوئی زندگ کا جہاں ہے اوراک سمت ساحل کی زنجیرظلمت مری آرز ووُں کی تو تل أدهر وشي اور ادھر۔۔۔۔موت 'اورموت کی تیر گی ا کربیأ جالے مری دسترس میں تبیس ہیں تو پھر موت کی مستقل تیرگ کونہ کیوں اپنامسکن بنا اول میں اِس توروظلمت کواب تو ژووں گی فقط موت بی میری اس مشکش کامداوا ہے

میں توڑ دوں گی پیزنجیر ظلمت شعاعوں جمرے شہر (در ہیجے سے چھلا مگ گاتی ہے)

ورها: خالده! خالده!

(مُمكّين موسيقي)

آ وائشر جيكتے ہوئے ہنتے ہوئے شہر كتنا برحم بے سفاك ہے تؤ

تيرك بيخواب دريجول كأجالي وا

تيرے شب تاب ستونوں کی ضیائت فی ستم

تیرے نغموں کی کھنگ ساغرسم

تيري ضوبار عمارات بين مقتل گابيل

تیری رعنا نیال ^{این}کھوں کا فریب

بير احس ملتع بي نمائش ب فقط

ريك روال موج سراب!

توبی قاتل ہے مرااور مری بیٹی کا

توبى قاتل بمرااورمرى بني كا

اے چیکتے ہوئے شہر

ے چکتے ہوئے شہر

ساحل کی ریت

(سمندر کی بہرول کا خروش ۔۔۔۔ آئی پرندول کی صدا کیں ۔۔۔ بعض سرحل نشینوں کی آوازیں اور قبقیے ۔۔۔۔ ؤور سے

وهيمي آوازون مين ملاحون كا گيت ساني ويتاسي .)

(خودکا می کے انداز میں)

سمندرکی پهنیلگون و تعتین کتنی تحر آ فرین مین

ہواؤں کی نمناک خوشبو

منتصحے و من كوكتنى أسود كى بخشق ہے

مرشام

جب جھالملاتی ہے بھیگی ہوئی روشنی ساحلوں کی

تو کتنے بی کاریک چیرے فضاتا ب بیکرسنہ سے بدل

جا ندتارول کی ما ننداز تے ہیں

س تختهٔ ریگ پرجس پیمی کمی ایموں

اداس اور تنبا

کوئی بھی توان میں نہیں ہے

جوآ كرمرے خواب زارول كے

خامول دوراں جزیروں کود کیجھے

جوتنہائیوں کے سمندر میں ڈویے ہوئے

بیں برسول سے اب تک

زمات کی اینکھوں ہے اوجھل

からなっていることできないできる。

تمي اجنبي جاب كي التظريب اگرکونی آتا توبس ____ميري تنبائيوں كے سمندركو ساحل ہے ہی ویکھٹا اور پھرلوث جاتا

کے کیا خبر کون مجبورغم ان جزیر دل میں محصور خوابوں کی و نیامیں تو حد کناں ہے كه مين أيك موج اورمنزل مری ہے حباب کریزاں

حباب گریزال تلک کب کوئی موج پینجی مسافر کے ہمراہ منزل بھی گر م سفر ہے (سمندری لبروں کا اثر)

مری زندگی تا کے ٹہر آلود ہ خوابوں میں ڈولی رہے گ مجھےاب یقیں ہو چلاہے

صداؤل کی شعیں چیکتی رہیں گی

مگرمیری خاموش و تاریک تنبائیوں میں أجالا ند ہوگا أجالا شەبوڭا____أ جالا شەبوگا

(لبرول كاصوتى اثرادروحشانه قبقهه)

PORTURAL PORTURAL PROPERTIES AND TO THE PROPERTY OF THE PROPER

يمزاد: سُناتوني؟

بیزندگی کی صدا ہے جوطوفان ہستی میں بھی کن اداؤں سے تغمیراہے بھی تیرے ڈکھ کی دوا ہے

تنہیں میری محرومیوں کا کوئی بھی مداواتہیں

اور پیل

زندكى كاسفيتهشب وروز كحيتار بإهول

فقط تندلبرين بي ميرامقدرر بي بي

مگرابم سے دست و باز و بہت تھک چکے ہیں

بيمعمول

دو جارون کا

برس دوبرس کانبیس

میں برسوں سے ہرشام

میں اس سمندر کی بیتا بیاں و یکھٹا ہوں

بيموجيس مرى آشابيل

میں ان کے اشار ہے مجھتا ہوں

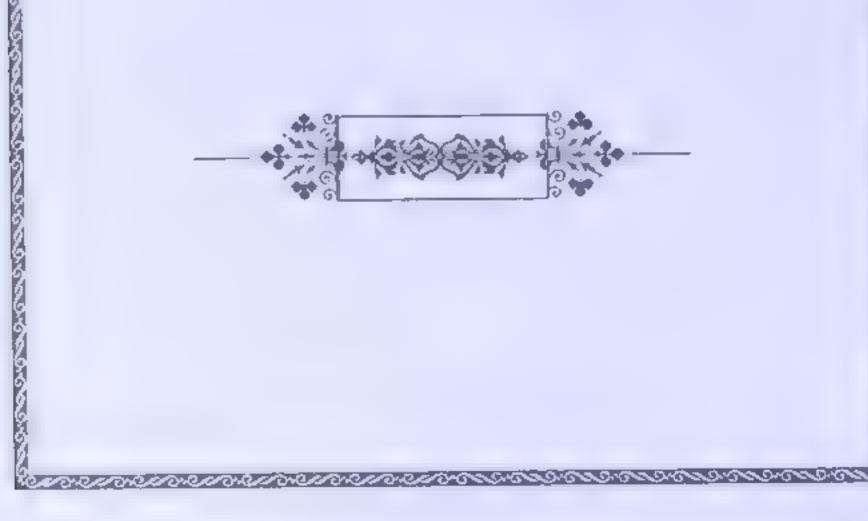
جے یہ بی ہوں

اور ۔۔۔ یہ بیں ہے تمہار ہے حسیس خواب زارول کا مدفن

يهال ايك كبرانيال بي

109

کہ جن میں ہمالہ ہے کہسار بھی ڈوب جا کیں میں چشم خصر بھی نشاں تک نہ پائے جہال اتنی وسعت ہو اتنی کشادہ دلی ہو وہال ایک کمزورانساں



موم کے پھر

فريدوں . پہنچ ہے

كداب مين فقط سنك تربت بهول

این تمنا کا بے جان ساہ

مرتم اس شبر كولوث جانے كو كہتے ہو بابا

جہاں ہے جھے

عاليه ... - ال سكول بخش بستى مين له في تقى

تا كەمرانن

جوشبرول كي مسموم تبذيب

مصنوعی تا بندگی

اور بهارا قدار کے تحسیبوں میں

مقيدتها

Tilerel

نی زندگی ہے لبولے

نی زندگی جو بہاڑ وں کی صورت

تواناہ

چشمول کی صورت روال ہے

ا ہے میر فن ہے مرک شاعری ہے پرستش کی حد ہے۔ ابیا است میری ہرا یک محلق ہے است میری ہرا یک تخلیق ہے والب نہ مقید ہے تھی وہ چاہتی تھی وہ چاہتی تھی وہ چاہتی تھی وہ چاہتی تھی وہ شہرکا رہی ہیں وہ شہرکا رہی ہیں وہ شہرکا رہی ہیں

جور ہے جہاں تک رہیں

ثاايد جاودال

اُ ہے جھے ہے بڑھ کرم ہے فن ہے وابستی تھی سے

مگرمیں

جوالفاظ کے بتکدوں کا تھا آؤر

فقط عاليه كيقصة رميس

أس كے خدوخال میں

أس كى قربت كى للذيت مين

هم بو چکا تھا

خیالوں کے بیکل ہیو لے

مری جنبش آزری کوزستے ترہے ہی

دم تور دي ۔۔۔۔ مرجھ کوان کي فن کا قان تک ند ہوتا

CONTRACTOR CONTRACTOR

آ خرشب کے ہم سفر

رات کا سنا ٹا کہیں کہیں ہے کسی چگا دڑ کے گیٹر پیڑا نے اور اُو کی مواز آجاتی ہے۔ موسیقی رات کی ہیبت اور ور انی کا منظر پیدا کرتی ہے۔ وقفوں کے بعد بھاری فوجی ہوٹوں کی چاپ کا اسٹریوں دیا جائے جیسے کوئی فوجی پہر ہورے رہا ہو۔ جب کوئی پرندہ پیٹر پیٹر اُتا ہے قدموں کی چاپ ایک لحظ کے لئے زک جاتی ہواور پیٹر جاری ہوجاتی ہے۔ پیسلسلہ پچھ دریتک رہتا ہے۔ پیٹرا چاپ کا دور سے ایک فوجی ہوٹی ہوٹوں کی رہا ہوں کہ جاپ فوجی ہوٹی ہو ہوگی ہو ہاتی ہے۔ پیٹرا چاپ کا دور سے ایک فوجی ہوٹوں کی رہا تا ہے۔ آندھی کی سٹیوں سُنا ٹی دیتی ہیں۔ قدموں کی آواز کیٹر اُنٹر کی جاپ ہو گا کے ایک جاتی ہو جاتا ہے۔ آندھی کی سٹیوں سُنا ٹی دیتی ہیں۔ قدموں کی آواز کیٹر اُنٹر کی جاتا ہو جوان ہورت کی سراہیں بین کے انداز میں سنائی دیتی ہیں۔ فوجی ہوٹوں کی آواز رک جاتی ہے۔ اور فوجوان عورت کی سراہیں بین کے انداز میں سنائی دیتی ہیں۔ فوجی ہوٹوں کی آواز رک جاتی ہے۔

TO COMPANY CONTRACTOR CONTRACTOR

جيے كوئى شد ت كرب سے رور باجو

مگراس ہے؟

نصف شب ہو چکی ہے

يبال كون موكا؟

یباں کوئی ڈی روح میرے علاوہ بیں اور بیدچندلاشیں

که چن کی حفاظت بیه مامور جول میں کوئی زندہ پیکر

يبال وا دي مراً اين كيا كر _ گ

بہ خطر تو کب ہے ہوراں يهال كجه شكتندر ويام البيغ گزشته مكينوں كى يادوں ميں

مدّ ت ہے یونہی کھڑ ہے ہیں (يرند _ _ ك يحر يجر ات كي آواز)

> مہیں بیمراوا ہمہے بیشب کتنی ہیبت فزاہے كه ميں اپني آواز ہے كانينے لگ كيا ہوں (خوفزدہ ہنتاہے)

(دور ہے روئے کی آواز پھر اُنجر تی ہے)

حبيل والبمدرةبين

یقیناً کوئی رور ہاہے

بيآ وازعورت كى ب

جیے گھائل پرندے کی زخی صدا

سننے دالے کے دل پرخراشیں لگائے

مكر إس سے إس حكه؟

کون ہوگا؟

میدالشیں مرے سامنے پھروں کی طرح سروو ہے س پڑی ہیں بدلاشیں مرے ملک کے دشمنوں کی

CANONA CA

اوران کی حفاظت کومیں ہوں

AS CONTRACTOR OF THE PROPERTY OF THE PROPERTY

فقط میں او حرکر ہے شہاتم سراہے تو پھر سیصدا بین کی ہے؟ سیمرسوز فریاد کس کی ہے؟ کیسی ہے؟ کیوں ہے؟ کیوں ہے؟ کیوں ہے؟ کیوں ہے؟ کوئی بھی تمارت سملامت تبیس ہے تو جیسے اس میں کوئی ہے مارت سملامت تبیس ہے تو جیسے اس میں کوئی ہے مارت کا روفت؟ عبادت کا روفت؟

(سسی) ایکن ٹیس بیتورونے کی آواز ہے اوروہ مجمی کسی اپسراک چلوجا کے دیجھوں مگرشام تک تو اہاں بھی فقظ چند بے نورشمیں فقظ چند بے نورشمیں فکستہ ظروف 115

اورمرجھائے بھولوں کی وہران خوشبوکھی آواز کوئی نبیس تھی فقظ خامشي اوراند ميرإ يهال تك كه معبد كي سبى بهوني تحتثيال ب صدا ہو چکی تھیں تو چراس سے کون ہے؟ بإمراداهمه كباخر كوئى آسيب ہو كونى بدروح جواییے پیکر کی فرفت میں ناله كنال ہو ممر میں سیابی ہوں ان واہموں ہے جھے کماتعلق میں پُرول نہیں خواہ کھی ہو مين ال جنوب فغال كالتعاقب كرول گا

یں اس جنوبی فغال کا تعاقب کروں گا (پر ندوں کے پھڑ پھڑائے کی آواز) (قدمول کی چاپ اورسسکیاں اُ بھرتی ہیں)

عورت: تقل كرنے سے كهم ارب بول

مبى كہنے والے ہوتم

میرے شوہر کے قاتل

جھے زندہ رہے کالاتے ہیں ہے

سالوت جومير ےخوابول کامدن ہے

میرے جوانمرگ شوہرے لاشے کامسکن ہے

اس کوم ہے خون کے سرخ بھولوں سے گلنار کردے

كدبيكم إحسان جوگا

سابی: ممرین تبین تیرے شوہر کا قاتل

ندمیں جا نتا ہوں کے تو کون ہے اور میاتا ہوت کس کا ہے

میں تو فقط تیرے رونے کی آ وازئ سرادھ آ گیا تھا

الرنونبين توكوكي تيراجم جنس بوكا

كەقاتل توسب أيك بين

ایکے بیں

مجھے اسے کیا

مس کے فیجر ہے گھائل ہوئی ہول

مجھاس سے کیا

مں کی مشعل کے شعلے نے میراجباں پھونک ڈل

وه بخرتر ابوكه تير بررفيقول كابو

مين تو گھاڻل يون

ترگ و نے گائی ہویا تیرے ہمراہیوں نے

مراآشيال توجلا

ای : ہاں یہ جے ہے

مَّر نیک خاتون

بیزندگ کا وطیر در ہاہے

مجهى لطف كي ساعتين

اور بھی ظلم سےروز وشب

اس کے نجیرسب ہیں

تجھے کیا خبر

کون ظالم ہے اور کون مظلوم ہے

ہر کوئی خودکومعصوم مردا نتاہے

يهال تك كه قاتل بهي

اور بیر حقیقت بھی ہے

آج میں تیری نظروں میں قاتل ہوں

حيونكبه

مراجسم مقتول کے دارے نیے گیا درنہ ہم ایک ی نیتیں لے کے

اک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے ج

کرچہ ہیڈ کھ جال سل ہے ع

مگرحو صلے کے سوا کوئی چپارہ جیس

بود لک بہلامنظر

ا اودلک ، قلش میر ہے ہمدم اوردلک ، قلش میر ہے ہمدم اوردلک ، قلش میر ہے ہمدم اوردلک ، قلب مضار کہوکوئی اچھی خبر لے کے آئے ہو میں میں ہے مضطرب تھا حمهبيل كبياخبر مجھ یہ بیرات کتنی کڑی تھی میں اک مل مجھی سویانہیں اور پھر____ تیندآ تی تو کیے جب اک خوبصورت دبن کی جوال گرم ساتسوں ہے ایک صبیح کی ما نندوشتی بناتھا حمہیں میری ہے صبر^{ے ت}کھیوں نے نخل مقدس ک جانب ہے آئے ہزاروں امیدوں سے دیکھا

میرے لئے ہت کی۔۔۔؟ محمل ا

کرمیں در دِرّ و کی اقریت میں ہوں اور و ومعصوم جال

جومری کو کھے ہے باہر آئے کو بیکل ہے اندر سے جھے کو کتر نے لگی ہے

---- میں عاصی ہول ---ا اےم وورویش

لیکن ۔۔۔۔ بیغزش تواس وقت جھے ہے ہوئی

جب مرے وی نے مرے جسم کی شعب پر توجہ نددی

ہاں جوانی کے نتیج ہوئے موسموں کے شب وروز میں

زنده رہے کی خاطر

بمحدد وسرية فنفس وخوشه جين نبال تمنا بنانا يزا

جومری بی طرح ۔۔۔ایے بیکر کے زنداں میں مجبوس تف

قلش: ہال مرے ہا تیف غیب

میں ہو گیا تھا

کے جب پر نیوں کے پہاڑ آئے کے بدنم آسانوں کی صورت ہمارے سروں پر کھڑے ہے تو میں بے مدد گارو ہے بس مکینوں کے ہمراہ تھا اورا ہے مکاں ڈو ہے جارہے تھے

بزارون مكان

ان گنت لوگ اے پیرِ دانا جو تعداد میں اس مقدی شجر کے حنارتگ بیول ہے بھی

<u>تق</u>ےزیادہ

یہاں تک کہ

اس تندطوفان کے آگے

ہیں ہے بزرگول کی روحین بھی لا حیارتھیں

اور مدد کونه آئیں

چڻانچه

بزارول کی تعداد میں ۽ ویتول کی صدائمیں

پرآ شوب موجیس بہائے تئیں

اور بزارول کی آه و بکا تهدشیں ہوگئی

اور پھراجنبی شتیوں کا زبر دست ۱۱ تبھی جس کے

ور دِز بالحرف اول ر باتها

ا بيا نک بي ديپ بو آيا

لیکن اب تک مرے کا ن میں وہ صدا ^{ا منج}ق ہے

بيردانا الخلش ورويم جهرف الآل مجحة رب مو

مسى اجنبى روح كانام بوگا

قلش: مقدس فيحركيس!

حرف اوّل کی فسیراس سے مقید ہے کی روستانو کھی تھی

できていることというというころと

قلش : وه كبتا تها

ال برم بستى كنقش كبن يجمى ملك

فقط ايك بىلفظ موجودتها

اس کی برکت ہے انسان پیدا ہوا

كيمراى افظ سے رفتہ رفتہ ہزاروں كى تعداد ميں

آ دمی بن گئے

پھر بەتقىداد برىھتى كئ

اور يهال تك

كهم بحى اس لقظ بى سے بين بيں

بزرگ اور دا تا___ کمین اوراعلیٰ

مسيمي

اور بیاہر ول پہ بہتے ہوئے جھونپر وں کے کمیں بھی دنہ

جنہیں ہم ۔۔۔۔رئ درگلوکر کے قیدی بنا کے لئے جارہے ہیں

شاعراور گوريلا

المجسٹر دیم میں تاریک اوطن حریت بہند نبایت می داہ رخفیہ طور پراکٹھے ہوت ہیں۔ ایک گوریل ایک شرعرس تھی کا ہاتھ تپاک ہے اپ ہاتھ میں لیتا ہے منارقت زوہ وگ جنہیں سیاسی حالات نے ایک دوسرے سے جدا کردیا تھا۔ ایک اجنبی ملک میں وہ بارہ یکچا ہوتے ہیں۔

گېږي آواز ·

سول سے کروگ جو پنی سرزین کی تر وی کے لیے بندوق اش تین اور وہ جو چھواوی ا محبت باجنگ بی سے متعلق تھی میں کہنتے میں کیا وہ ایک می نہیں رکھتے میں ۔ یادہ ساخت برداخت کے اعتبار ساخت برداخت ک اعتبار سے ایک وہ سرے محتلف ہوتے ہیں۔

ووسري ووز

> تمام انسان شاعر ہوتے ہیں تمام شاعر انسان ہوتے ہیں

ادھر ، ور کہیں خوان '' ووہ جی ٹری میں وہ حریت پرست زخموں سے چور زندنی ، رموت کی شکش سے دوج پر جی ان بنن سے ایک جب بمشکل س شی بنن ہے تو دروکی تیش س کے وجود کو بیس جمعہ دیتی ہے جیسے نیمیا مار زار و کے ماری تا ہے۔ کیسا آگ بجھیر ، بیا ہے۔ کیسا ایم ''سگ خے فنا ہی بجھا

سکتی ہے۔ اس سے وہ مرنا چ ہت ہے۔ جنتی بھی جدی ہو سکے لیکن مشکل میہ ہے کہ اسے اس جانگئی کے مذاب ہے کہ اسے اس جانگئی کے مذاب سے نہا بہت ست روی اور ب تو قیمری کے ساتھ گزرنا پڑے گا اس کے نوعمر ساتھی کو اپنے ورست کی جانگئی نہا بہت ہے۔ بھنا پڑ گئی۔

سنوخون ا گاتے ہو ئے منہ کی تواز

رانطی

مجهضتم كردوب مجهيفور فتم كردو

(ادھر لندن کے ایک بلند ہام فلیٹ میں لیک شاعر نے قری اغاظ مکھ کر اپنی نظم کو تھیل وے

۔ س چی آ واژ

بیانه بحواد که جم جنگ از رہے ہیں

وسري واز

مگرہم جنگ کیوں گزر ہے ہیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

تيسري واز

اور بيرجهى شابھولو

ایک مرتبہ پھردم تو ڑتا ہواحریت پرمت اپنے ساتھی ہے رتم کی سزا کا تقاضا کرتا ہے۔ جھے ختم کر دو۔ ساتھی جھے دشمنوں کے نئے زندہ مت جھوڑو۔

> ريما چېلی آواز:

جم ایمسٹر ڈیم لندن اور نیویارک میں کیا کررہے ہیں۔ ہم رے قعم یہاں محض سیاہی روہیں جبکہ دومروں کے جسم خون اگل رہے ہیں ۔ وہ زند گیال قربان کر رہے ہیں اور ہم گفتگوؤں میں

مصروف ہیں۔

یبها محض الفاظ کی بوندا باندی اور و ہاں کو لیوں کی سلسل بارش

دوسری آواز:

لفظ کی برکتوں اور شعر کی تہذیب سے محروم جدوجبد سف کیت کے متر اوف ہوتی ہے۔

بهلی آواز:

جدو جہد کی پشت بنا ہی بغیر لفاظی محض ہوا ہے۔ بنی مٹی اورائے لوگوں کی طرف سے جو قرض واجب ہے شاعر کواس کی سیبی ہونی جائے۔ ورنداس کا سب شور وغو نا گھوٹ ہوئے بجھے ک ہے معنی سواز کے سوالی چھے بجی نہیں۔

دوسري آواز:

شاعراپے فرض ہے مافل نہیں وہ رفتہ اور آئندہ ہے آگاہ ہے کی موجہ دکا مطبع اور ساعت کی گئی موجہ دکا مطبع اور ساعت کی گئی نام ہوئے بغیرا پنی نفر گری جاری رکھتا ہے ۔ اس گورید، کے مصداق جواپ وغمن پر کی بندوق تان تو سکتا ہے ہیں۔ سکتا ۔ وہ کی بندوق تان تو سکتا ہے ہیں بنہیں سکتا ۔ وہ کی بندوق تان تو سکتا ہے ہیں کہ بنہیں سکتا ۔ وہ کی اس تا کہ بنہیں سکتا ہے وہ کی بندوق تان کے خرایف کو پہنچان لیتنا ہے جس کی بہن سے اس نے فرکیوں میں شدت ہے مہت کی تھی ان موسمول کی بندول میں جب خوابصورت اور الا نبی ؤم والے پر ندے اپنی چونچوں کو پانیوں میں ڈبوتے ہیں۔ کی گئی اس موسمول کی گئی ہے۔ کہ بندول میں جب خوابصورت اور الا نبی ؤم والے پر ندے اپنی چونچوں کو پانیوں میں ڈبوتے ہیں۔ کی گئی ہے۔ کہ بندول میں ڈبوتے ہیں۔ کی گئی آوانی ا

الیی شاعری کا کیا فائدہ ایسے رحم کی کیا ضرورت مختصر میا کہ اصنی زیان بندہ تی اور پیغام فن ہے

باقى سب بكواس بيل كامُوت

تيسريآواز:

شاعرا ورلقظ

سپای اور بندوق

جدہ جہدیں ووٹوں کو ہمقدم اور دوش ہروش ہو ۔۔ کی ضرورت ہے۔

ار منڈیشنڈ کانفرس ہاں ہے ہاہرائیمسٹر ہیم فریقند کی طرح تپ رہاہے۔ یہاں وگ سور ج مگھی کے پھوول کی طرح جھلس رہے تیں۔ نڈان جاتے ہوئے دانوں اطراف پر لالے کے رنگا منگ پھول قط راندرقطارا پی خوشبووس ہے مست ورقصال دین گانے کے نام پراپی عقید تیں پچھاور

(يبال كى بندوق چنے كى آواز فضا بين نبيل تقرقهم اتى)

ادھر دورخون ہے ات پت کی جماڑی میں ایک زخمی حریت پرست دم توڑ چکا ہے۔ اس کی نزع اور فنج دونوں کا خاتمہ ہو چکا ہے لیکن سے والے برسوں میں اس کے زندہ بھانیوں کے انتظار

يل كول ٢٠٥٠

ميلي واز پيلي واز

جنّب من شاعر کوایت خیرول کی جاش ری برا نے کانے جائیے ۔بس گیت کی میم مقصد

يت بوني جا ہے

دوسري واز

نہیں صرف ایسے گیت جو جنگ کا مقصد اور جواز بتا نمیں اُس کا موضوع'' جنگ کس کے

ئے ہے' ہونا پ ہنے

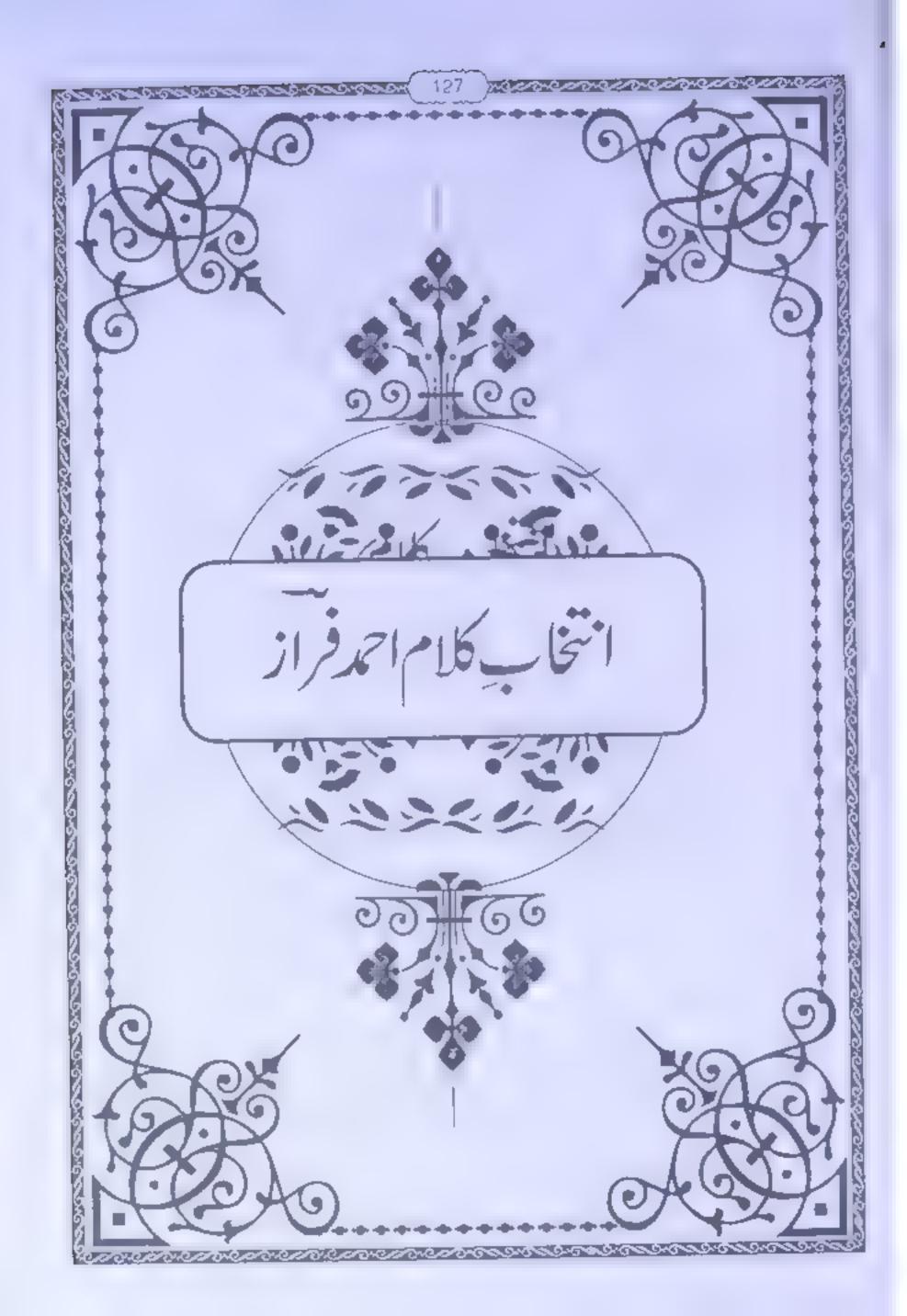
تیسری آواز:

جب ماؤاور ہے نے بندوق اٹھائی تب شاعراور سپائی نے لفظ اور گولی کوہمز بان کر دیا۔ ایمسٹرڈیم میں سپائی تارکین وطن جب ایک دوسرے سے جد بھوتے ہیں تو گوریلا'شاعر کا ہاتھ متپاک سے تھام لیتا ہے۔ افریقہ انتظار میں ہے گولی اور حرف کے بیجان ہونے کا

کولی اور حرف کے ہمزیان ہونے کا افریقہ انتظار میں ہے

بالینڈ کا ایک خوبصورت مقام جوگل لالہ کے افراط کے لیے مشہور ہے۔





احرفراز

مرا تلم تو امانت ہے میرے لوگوں کی مرا تلم تو عدالت مرے ضمیر کی ہے اس اس کئے تو جو لکھا تیاک جاں ہے لکھا جبھی تو لوچ کمال کا، زبان تیر کی ہے جبھی تو لوچ کمال کا، زبان تیر کی ہے

ائے مری ارض وطن!

اے مری ارض وطن ، پھر تری وبلیز یہ میں یوں تگوں سار کھڑا ہوں کوئی مجرم جیسے آئکھ ب اشک ے برت ہوئے بادل کی طرح ذبن بے رنگ ہے اُجڑا ہوا موسم جیسے س س ليت ہوئے اس طرح كرز جاتا ہوں این بی ظلم سے کانی اُٹھتا ہے ظالم جیسے تونے بخشا تھا مرے فن کو وہ ای ز کہ جو سنگ خارا کو وحرائے کی اوا ویتا ہے تونے وہ سح مرے حرف توا کو بخشا جو ول قطرہ میں قلزم کو چھیا دیتا ہے تؤنے وہ معلد ادراک دیا تھا مجھ کو جو کتب خاک کو انسان بنا دیتا ہے اور میں مست ہے رامش و رنگ ہستی اتن ہے حس تھا کہ جسے کسی قاتل کا ضمیر یہ قلم تیری امانت تھا مگر کس کو ملا؟ جو اُٹا ویتا ہے نقبے میں سلف کی جا کیر جیسے میزان عدالت کسی سمج فہم کے پاس جیسے دیوانے کے ہاتھوں میں برہنہ شمشیر جھے پہ ظلمت کی گھٹا ہور گھٹا جھائی تھی اور میں چپ تھا کہ روش ہے مرے گھر کا چراغ تیرے میخانے پہ کیا کیا نہ قیامت ٹوٹی اور میں خوش تھا سالمت ہے ابھی میرا ایاغ

میں نے اپنے ہی گنبگار بدن کو ہوما گرچہ جو یاے محبت تھے ترے جسم کے داغ

جہلہ ڈات میں آئینے جڑے تھے اسے کہ میں مجبور تھا گر محو خود آرائی تھا تیری روتی ہوئی مٹی پہ نظر کیا جمتی تیری روتی ہوئی مٹی پہ نظر کیا جمتی کہ میں جنتے ہوئے جلوؤں کا تمنائی تھ ایک میں بنتے ہوئے جلوؤں کا تمنائی تھ ایک میں بنتے ہوئے حلوؤں کا تمنائی تھ ایک میں بھی اگر تیری طرف میں بھی اوروں کی طرح صرف تماشائی تھ

اوراب خواب سے چونکا ہوں قامید کے جھے ایک اک حرف مراتی ماہمت ہے جھے ایک اگر ہے تو مرافن ہی مری ذات بھی ہے وائر ہے تو مرافن ہی مری ذات بھی ہے ورند مید شام طرب سے قیمت ہے جھے میری آواز کے وکھ سے جھے پہچان ذرا میں تو کہ ہے جھے میری آواز کے وکھ سے جھے پہچان ذرا میں تو کہ بھی نہ سکول کتنی ند مت ہے جھے

آج ہے مرا ہنر پھر سے اٹائہ ہے اڑا
اپ افکار کی س نس میں تارہ ساکا بھیے
وہ بھی شاعر تھ کہ جس نے بھیے تختیق کیا
شربھی شاعر تھ کہ جس نے بھیے تختیق کیا
شربھی شاعر ہوں و خوں دے کے سنو روں گا بھیے
اے مرکا ارض وطن اے مرک جال اے مرے فن
جب تنک ناب تنقم ہے بیکاروں گا بھیے

رباعی

بر غم کو دل آویز کئے دیتا ہوں احساس کی لو تیز کئے دیتا ہوں تو زلف کو کھے اور پریٹاں کر دے میں میں جام کو کھے اور پریٹاں کر دے میں جام کو لبریز کئے دیتا ہوں

ول گری احماس سے پخک جائیں گے قدموں میں ترے زمانے جک جائیں گے اللہ میں ترے زمانے جک جائیں گے اللہ حسن فقط جنبش ابروک ہے دیر دنیا کے کاروبار ڈک جائیں گے

0

تیرے چرچے ہیں جفا سے تیری لوگ مر جاکیں سے بلا سے تیری

کوئی نبیت مجھی اے جانِ سخن مسی محروم نوا سے تیری

عم جاں ہو کہ عم ونی ہو یاد ویتی ہے دیا ہے تیری

اے مرے ابر گریزاں کب تک راہ تکتے رہیں پیاے تیری

تیرے مقل بھی ہمی ہے آباد ہم بھی زندہ ہیں دعا ہے تیری

و مجھی نادم ہے زمانے سے قراز وہ مجھی ناخوش ہیں وفا سے تیری

اس کا سوچا بھی نہ تھا اب کے جو تنبا گزری دہ قیامت بی ننیمت تھی جو بیجا گزری

آ گلے بچھ کو لگا لوں مرے پیارے دشمن اک مری بات نہیں جھھ یہ بھی کیا کی گزری

میں تو صحرا کی تبش ، شند بی بھول گی جو مرے ہم نغوں پر لب دریا گزری

آن کیا و کھھ کے بھر آئی ہیں تیری آئکھیں ہم یہ اے دوست میہ ساعت تو ہمیشہ گزری

میری تنها سغری میرا مقدر تھی فراز ورنہ اس شیر تمنا سے تو دنیا گزری

CONTRACTOR CONTRACTOR

پھرے گا تو بھی یونمی کوبکو جاری طرح دریدہ دامن و آشفتہ مو جاری طرح

مجھی نو سنگ ہے پھوٹے گی آبجو غم کی مجھی نو ٹوٹ کے روئے گا نو جوری طرح

بلیٹ کے بچھ کو بھی آنا ہے اس طرف لیکن لُوا کے قافلۂ رنگ و بو جاری طرح

یہ کیا کہ اہل ہوں بھی ہوئے پھرتے ہیں دلوں یہ واغ جبیں پر لہو ہماری طرح

وہ لاکھ وہمن جال ہو گر خدا نہ کرے کہ اس کا حال بھی ہو بنو بنو جوری طرح

ہمی فرآز سزاوار سنگ کیوں تھہرے کہ اور بھی تو ہیں دیوانہ نو جماری طرح

CONTRACTOR CONTRACTOR

300.0000.000

كى تقا ____و د مى عتيس ئے اوليس كى جو کی بیں

كباتها تم قرب کے نشے میں أناكے مینار پھن رہے ہو كباتق

تم اس د فا کے صحرامیں اینی آواز کن رہے ہو ڈراؤئے خواب بن رہے ہو

تتهبيل بزازعم تفا

ہراجمن کوسجارے تھے

حمهين غروروايني ذات يرقفا كهايناسب يجهدأنار يبهو

كبياتها

ان آئول کواب و مکھنے نہ جاؤ کہان میں اور ول کے عکس ہوں سے كهاكليا

> ان راستول برابتم نه گنگناؤ کہ دوس ہوں گے

ال شبر بونه جا د ب این متمهول ت د میجدات ورار ب

كداب وبالتم تبيل ئے اوگ اس کے میں

کې کبيل تھا

بهرآرزه

ئے زیا وں کی نوشبو میں کہ ہے مرچکی ہیں کہ ایکھوں کے آئوں ہے

و جدا ایال کام کر چین میں

ج آتبہارے مخموں کے زم بودے اُنی رُوں کی شدیداؤ ہے جس گئے ہیں

گلاب كے تمر خ تمر خ يجونوں كو

کاسی سانب ڈس کئے ہیں

وه گفتگوو کی تنجو کمی

اسکوت کے ریگزار میں فن ہوئی ہیں

୵୰୰୵୵୰୰୵୰୰୵୵୰୰୵୵୰୰୵୰୰୵୰୰୵୰୰୵୰୰୰୰୰୰୰୰୰

رآ کے جوہرایک دیوار برہے ہیں تمہارےاشکوں کی کانچے ہے بس مہ برف کے پیکروں کے شعلے تہارے سانسوں کی آئے ہے بس فراق کی بات بی عُداہے مہاں توسیکھوں ہے آئنوں ہے جونكس اوجعل جوا تو پھروہ کہیں نہیں تھا بلیث کے آئے تو کیا نهآئے تو کما كرآ تكصي تو آئے ہيں ادرآ مُول کوغرض نہیں ہے كهكون جبره نظرتنيس تفا وه کوئی پخترتها مانگیس تف كهانبيس تفا O

میں تو ہم طرح کے اسباب ہلاکت دیکھوں سے وطن کاش تجھے اب کے سلامت دیکھوں

وه جو قاتل تنصے وہ عیسا نفسی بیجیے ہیں وہ جو مجرم بیں ہنبیں اہل مداست و کیھوں

وہ جو بے ظرف تنے اب صاحب مینی نہ ہوئے اب مار میں کوئی دستار سلامت دیکھوں

گردنیں ٹوٹی ہوئی ، سر ہیں خمیدہ جن کے اُن کو سرگشتہ پندار امامت دیکھوں

قیمتِ بے ہنرال نیلم و مرجال تھہری قسمتِ دیدہ ورال سنگ ملامت دیکھول

کذب کی ریگ رواں بول ہے کہ اُس کے آگے خشک ہوتا ہوا دریائے صدافت دیکھوں

ج نے کب وشنہ کو پیوست رگ جال کرویں ہر گفری میں جنہیں مصروف عبادت دیکھوں أس منظر سادہ میں کی جال بندھے سے جے جب اس کا گریبان کھلا بال بندھے سے

اے ڈود فراموش کہاں تو ہے کہ جھے سے میرے تو شب و روز ومہ و سال بند بھے تھے

وہ رشک غزالال تھ گر دام میں اس کے ہم جیسے کئی صیر زبوں حال بندھ تھے

و کھے کوئی نامنے کی جو حاست ہے کہ ہم تو اس گیسوئے جیواں میں بہر حال بندھے تھے

صیاد کو مجھر بھی مری پرواز کا ڈر تھا میں گرچہ قفس میں تھ پر وہاں بندھے تھے

اُوں ول تہ و بالا مجھی ہوتے نہیں و کھے اک شخص کے پاؤں ہے قو بھونچال بندھے تھے

وقت آیا تو میں مقتل شب میں تھ اکیا یاروں کی گرہ میں فتط قوال بندھے تھے O

وہ گیا تو ساتھ ہی لے گیا تھی رنگ اُتار کے شہر کا كونى تخص قنا مرے تبرین محمی دُور یار کے شہر کا چلو کوئی دل تو أواس تھ چيو کوئی آئکھ تو تم ربی چلو کوئی در تو کھلا رہا ، شب انتظار کے شہر کا کی خوشبو کس در دوست تک م ہے ہی تھی مدست تھیں مجھے یو چھنا نہ پڑا پتہ 'مرے گل مذار کے شہر کا یہ جویس نے تازہ غزال کی سوے نذرابل فراق کی کہ نہ ل سکا کوئی نامہ پر جھے میرے یار کے شہر کا مومتان جاں کو لئے ہوئے میٹ آئے تیر ہے گرفتہ وں کے بیجے کہ ما نہیں کوئی امتیار کے شہر کا مرى طرن فيهمران ہے كوئى باغياں بھى تو خوش نەتھا بیم امزات ہے کیا کروں کے ہیں بول بہارے شبر کا سی اور دلیس کی اور کو سنا ہے فراز جلا گیا مجى د كاسيت ك شبر ك مجى قرض الارك شبركا

بن باس

میرے شہر کے سارے رہتے بند میں لوگو میں اس شہر کا نفیہ گر جودواک موسم مُز بت کے ذکھ جیسل کے آیا تاکرا ہے گھ کی دیواروں سے اپنی تھی ہوئی اور ترسی ہوئی آئی تھیں سہلاؤں اینے دروازوں کے اُنز نے روشن کو اینے اشکول سے میتقل کر اول

اور کردا کودور شوں کی مردہ شاخوں پر بین کردہ الودور شوں کی مردہ شاخوں پر بین کردوں مرجب خوس کے چوموں میں سے خوان سے میر ہے لیوں کے خوان سے میر ہے لیوں کے خوان سے میر کے لیوں کو انتاز کی موں گار مبھی جی آشھیں گار کی موں گار مبھی جی آشھیں گار کی موں گار کی کی گار کی کی موں گار کی کی کی گار کی کی گار کی کی کی گار کی کی کی گار کی کی گار کی کی گار کی گار کی کر کی گار کی کی کی کی گار کی کی کر کی گار کی کر کی گار کی کی کر کی گار کر گار کی گار کی گار کی گار کی گار کی گار کر گار کی گار کی گار کر گار کی گار کر گار کی گار کر گار ک

ا ہے چس کے جلے ہوئے لودوں

برسوں کی ترسی ہوئی آئے صیل چہروں کے آئٹن بن جائیں پھر میں اپناسازا ٹھاؤں آنسوؤں اور مسکانوں ہے جسما جسمل نظمیں نزلیس گیت سناوں

ا ت یارول ورد کے مارول کا در مال بن جاؤل ایکن میرے شہر کے سارے رستوں پر اب باڑے لوہے کے کا نثول کی شہدر واڑے پر کچھ پہر و دار کھڑے ہیں جو جھے سے اور جھے جسے دل والوں کی

يبيون يصاري

ميرے مازے

ستنینوں ہے بات کریں

میں اُن ہے کہن ہوں

ويجحو

میں اس شہر کا نغمہ گر ہوں برسوں بعد کڑئی راہوں کی

سارى اذيت جيل كاب والهي آيا بول

اس مٹی کی خاطر جس کی خوشہو نمیں و نیا بھر کی دوشیز اواں کے جسموں کی مہکوں سے اور سارے جہاں کے سبھی گلا بول سے بڑھ کر میں مجھ کوشہر میں میرے شہر میں جانے دو سیمن منے ہوئے نیز ول نے

میرے مہریں جائے دو

لیکن منے ہوئے نیزوں نے

میرے مم کو یوں برمایا
میرے مازکو یوں ریزایا
میراہ مکتا خون اور میرے سیکتے نغے
میراہ مکتا خون اور میرے سیکتے نغے
میردوازے کی دہلیزے

رہے بہتے ہے ہیں شہرکے اندر جا پہنچے ہیں اور میں اپنے جسم کا ملبہ ساز کا لاشہ اپنے شہرکے شدور واز ب کی وہلیز پیچھوڑ کے پھرانجانے شہروں کی شہرا ہوں پر مجبور سفر ہوں جن کو تج سرگھر آیا تق

C

ایک دیوانہ سے کہتے ہوئے ہستا جاتا کاش منزں سے بھی آگے کوئی رستا جاتا

اے مرے ابہ گریزان مری آنکھوں کی طرح گر برسنا ہی تجھے تھا تو برستا جاتا

آج کک یاد ہے اظہار محبت کا وہ بل کہ مری بات کی لکنت یہ وہ ہستا جاتا

چلو پھر نہ اُٹھات ترے دیوانے پہ لوگ مر راہ کوئی آوازہ ہی کتا جاتا

ائے محدود کرم سے تو تغافل بہتر گر ترسنا ہی مجھے تھا تو ترستا جاتا

0

ول بدن کا شریکِ حال کہاں ابجر کے ہجر ہے وصال کہاں

دل کہ خوش قیم نقا سو ہے ورنہ تیرے ملنے کا احتمال کہاں عشق ہے نام انتہاؤں کا اس سمندر میں اعتدال کہاں

وصل و جرال بیں اور دنیائیں ان زمانوں میں ماہ و سال کہاں ایبا نشہ تو زہر میں بھی نہ تھا اے غم دل تری مثال کباں

بچھ کو دیکھا تو لوگ جیراں ہیں آگیا شہر میں غزال کہاں ہم کو بھی اپنی پائمانی کا ہے مگر اس قدر ملال کہاں

بچھ پہ کبھی تو سج گئ ہے نزل آ ملا خواب سے نیال کہاں میں نئی دوئ کے موڑ پہ تھا آگیا ہے ترا خیال کہاں

اب تو شہہ مات ہو رہی ہے فراز اب بچاؤ کی کوئی جال کہاں

SO CONTRACTOR OF CONTRACTOR CONTR

اے عشق ہم ہے اور بھی ہوں گے زمانے میں اجھے بھلے گھروں کو بیاباں کئے ہوئے یکھ ہم سے نامراد کہ پھرتے ہیں کوبکو ول کو تسی فقیر کا دامال کئے ہوئے ومدہ کیا تھا اس نے کسی شام کا مجھی ہم آج تک میں گھر میں چراناں کئے ہوئے اب اس كرور ي بحى سنة بم كدوب سن إلى اینے کئے پہ اس کو پٹیمال کئے ہوئے یہ رہے قبول کہ آرام سے تو میں ر کتے تھے ورند خواب اپریٹاں کئے ہوئے ہم وہ امیر میں کہ زمانے گزر کے "مداہے آپ پر در زعمال کے ہوئے" ترک وفا کے بعد ہوں اختیار کی اس کاروبار میں بھی بین نتصاں کئے ہوئے اُ جانِ فراز مرگ تمنا کے باوجود کی

کا پھرتے ہیں اب بھی دل کوگریبال کئے ہوئے ﴾ جن وحشيوں بيد بيں ترے احسال كئے ہوئے الله تجدیدِ عشق کیا ہو کہ برسوں تزر کئے ا تجھ سے کوئی خن بھی مری جاں کئے ہوئے ا اب تجھے سے کیا گلہ ہو کہ اک عمر ہوگئ ا جم کو بھی قصد کوچہ جاناں کئے ہوئے الله ول سے ہوئی ہے پھرزے بارے میں تفتیو گار آنسووں سے دیرہ و دامال کئے ہوئے جی مانتا نہیں ہے کہ ہم بھی بھلا لیکیں تیری طرح سے وعدہ و پیاں کئے ہوئے آ پچھ ضدیمیں ناسحوں کی مجھے جیا ہتے رہے کی کھے پاسداری دل عواں کئے جو ہم وہ کہ جھے کو شعر میں تصویر کر دیا صورت اً ران شہر کو جیرال کے ہوئے ازار سرد تق نه خریدار هم نظر

とりゅうしゅうからんりゅうしゅうしゃ

THE CONTRACTOR OF THE CONTRACTOR OF THE

966

ناموجود

أے خُدا تری مخلوق بیر جبر کے اندھیروں میں دنوں کی دونوں کے دونوں کی دونوں کے اندھیروں کی مخلوق کی دونوں کی کامزو قرشتوں کی کامزو فرشتوں کی کامزو مفارتیں کیسی اب سفارتیں کیسی

ب وجود سبتی میں رہے لوگ اب نہیں رہے میں سکیاں سکتی ہیں مائے ہیں مائے ہیں مائے ہیں مائے ہیں مائے ہیں مائے ہیں مورجوں ، ستاروں کی اب بشریس کیسی اب بشریس کیسی

جاہت کے منبح و شام محبت کے رات وان " دل ڈھونڈ تا ہے پھروہی فرصت کے رات دن "

ر الفاظ کی حلاش ہیں الفاظ کی حلاش کی علاش ہ اظہار کی زبان میں لکنت کے رات دن

وه ابتدائے عشق وہ آناز شاعری وہ دشت جاں میں بہتی مسافت کے راہے وال

سودائے سنزری میں ہوائے صنم سری وہ بت برستیول میں عبادت کے رات دان

اک ساوه ول و بار کرشه سر با میس م اک قریہ طلسم میں جیرت کے رات ون

ب ہائے نارسیدہ کی رزش سے جاں بہب صبیائے ناچشیدہ کی مذت کے رات ون

ئے بار وحرف و حکایت کے رات ان زور بیان و حسن طبیعت کے ر

نا کردہ کاریوں یہ بھی بدنامیوں کا شور اختر شاریوں پہ بھی تہمت کے رات ون سودا گران منبر و مکتب سے رو کشی جاں دادگان دانش و تحکمت کے رات دان اہل قیا و اہل ریا سے گریز پا ہ و واوخان شہ سے وحشت کے رات وال مر و انس و ناب و اقبال سے الگ راشد الريم الفيض عند رغبت كرات وان فروی و ظیمی و حافظ کے ساتھ ساتھ بيرل عنى عليم سے بيت كروت ون شعے کا سح ' کیٹس کا دکھ ' بازن کی دہا ان کافران مشق سے سبت کے رات دن تشکیک و ملحد ند رویے کے باوجود رومی سے و لہانہ عقیدت کے رات دن ا وئے نگار و چشم نزایش کے تذکرے ہیے ہے گن سے صراحی بجری ہوتی اک رازدار خاص کو ہر وقت ڈھونڈ نا گھ بے امتباریوں میں ضرورت کے رات دن گ

وہ ہر سمی سے اپنا ہی احوال بوچھنا اپنے سے بھی تبی بل وغفلت کے رات دن

ب وجہ اپ آپ کو ہر وقت کو سا ہے۔ بے سود ہر کسی سے شکایت کے رات دن

رسوائیوں کی بات تھی رسوائیاں ہوئیں رسوائیوں کی عمر میں شہرت کے رات دن

اک دشمن وفی کو بھاائے کے واسطے ہوا چارہ گروں کے پند وانھیجت کے رات دن

پہلے بھی جاں گسل تھے گر اس قدر نہ تھے گا اک شہر ہے اماں میں سکونت کے رات دن آ

اس دولت بُنر پہ بھی آزار مفلسی اس روشنی طبع پہ ظامت کے رات دن و الایاروں سے شاعرانہ حوالے سے پیشمکیں الایمروں سے ماشقانہ رقابت کے رات دن

ا شعری مفر میں بعض بزرگوں سے اختااف ایکان میں دو سے بخاوت کے رات دن

ا کھ کر کتاب عقل کو نسیال کے طاق پر اور کا میں میں دل کی حکومت کے رات دان

ہر روز ' روز ابر تھا ہر رات جاند رات مزاد زندگی تھی ' فراغت کے رات دن

وہ صبح و شام در بدری ' ہم سنوں کے ساتھ آوارگ و سیر و سیاحت کے رات دان

اک مخترِ خیال کے ہجراں میں کا ٹنا تنہائی کے عذاب 'قیامت کے رات دن

اک لعبت جمال کو ہر وقت سوچنا اور سوچتے ہی رہنے کی عادت کے رات دن کانی ہے ایک عمر ای روزگار میں و اور تج دیئے تھے ہم نے محبت کے رات وان برسول پید تھے محیط ' افسیت کے رات وال

سامال کہال کہ یار کو مہمال بایت امکال کہاں کہ دیکھئے عشرت کے رات وال

بھرتے تھے میر خوار کوئی چوچھٹا نہ تھا تسمت میں جب تلک تھے قن عت کے رات دن ا

سو یہ بھی ایک عبد زیاں تھا' گزر کیا كث بى سے بيں جبر مشيت كے رات ون

نوواردان هبر تمنا کو کیا خبر ہم ساکنان کوئے مامت کے رات ول ا

الم مي موا كه شيوه ول ترك كر ديا

الما ہم آرزو نے جمد حسرت پین لیا ﴾ پھر ہم سے اور گوشتہ عزات کے رات ون

ا اوال میں وہ کہ جن کو ہے گم نامیوں کا رہے ایک ہم کو تو راس آئے نہ شہرت کے رات دن

ا پھر ہم تھے اور قلم کی مشقت کے رات وان

ا خون جگر و دیدت مژگان پار تھا'' اور مدی تھے صنعت وحرفت کے رات دن

ا کیا کیا ہمیں نہ عشق سے شرمندگی ہوئی کیا کیا نہم یا تزرید ندامت کے رات وان

آکاس بیل یی گئی اک سرو کا لہو

کیوں نہ ہم عبد رفاقت کو بھلانے مگ جاکیں شاید اس زخم کو جرنے میں زمانے بگ جا کیں نہیں ایہ بھی کہ اک عمر کی قریت کے نشے ا یک دو روز کی رنجش ہے ٹھکانے لگ جا تھیں یمی ناصح جو ہمیں تھے ہے نہ ملنے کو کہیں بھے کو ویکھیں و تھے دیکھنے کے لگ جا کیں ہم کہ جس لذت آ زار کے مارے ہوئے لوّب جارہ گر آئیں تو زخموں کو چھیانے لگ جا کیں رہے کے سینکوروں جی ہیں ' محبت نہ سہی ہم ترے ساتھ کسی اور بہانے لگ جائیں ساقیا! مسجد و کتب تو تهیس میخانه د کچنا ' کچر بھی غلط وگ نہ نے لگ جا کیں قرب اچھا ہے گر اتی بھی شدت ہے نہ مل یہ نہ ہو تھے کو مرے روگ پراٹ لگ جا کیں اب فراز آؤ چیس اینے قبیلے کی طرف شاعری ترک کریں ' یوجھ اٹھانے لگ جا کس

پھرا ہوں سارے زمانے ہیں در بدر کیما میں تیرے بعد بھی زندہ رہا مر کیما

وہ جانتا تھ کہ کھھ روز وہ نہیں تھ تو ہیں پکارتا رہا اس کو إدهر أدهر كيما

نہ اعتبار نہ آسودگی نہ قرب نرا فقط تکلین دیوار و در ہے ' گھر کیما

میں جس کے بجر میں رویا ہوں پاگلوں کی طرح وہ کل ملا تو ہسا میرے حال پر کیسا

عزیر تر تھی جے نیند ش مسل میں بھی وہ تیرے ہجر میں جاگا ہے عمر بجر کیما

بس ایک شخص کی خاطر بس ایک دل کے لئے وطن کو تج دیا دیوانگی میں ' گھر کیما

کہاں کی دوستی ' کیسا فراق ' کون فراز میں خود کو بجول گیا جھھ کو بھول کر کیسا

ہواؤں کی بشارت

تمام ماؤں کے ہونٹ پھر ہیں اوراً تحول بين زخم بين اورول تنكيتے ہيں رات ہتی ہے ''ان کے بیٹوں کو شب محتے جندلشكري ساتھ لے گئے تھے تواب تلک أن کی وائیس کے جمہوں ہے '' نهوایس کا ممان رکھنا ہوا تیں ہے ہوئے جراغوں سے کہائی تھیں كرآنے والى زنوں كے آغازتك تمہارے نصیب میں روشنی کا کوئی سفرتبیں ہے سائل پيخر بن جي گ اوراُن کے آنسو جھے رہیں گے اوراُن کی آئیں تھی رہیں گ نه جی عیں گ نه مرسمیں گ

نيائشمير

میری فردوس گل و اللہ و نسریں کی زمین تیرے بھولوں کی جوائی ترے باغول کی بہار تیرے چھولوں کی روانی ترے نظاروں کا حسن تیرے چشمول کی روانی ترے نظاروں کا حسن تیرے کہساروں کی عظمت ترے نغموں کی بھوار تیرے کہساروں کی عظمت ترے نغموں کی بھوار سے جی شعلہ بدا وال وجہنم بکنار

تیرے سینے پہ محلات کے ناسوروں نے تیری شریانوں میں اک زبر سا بھر رکھا ہے تیری شریانوں میں اک زبر سا بھر رکھا ہے تیرا ماحول تو جنت سے حسیس تر ہے مگر بھا ہے تیرا کو دوزرخ سے سوا وقت نے کر رکھا ہے

تجھ کو غیرول نے سدادست نگرر کھا ہے

مہ و اجم سے تراثے ہوئے تیرے ہای ظلم و اوبار کے شعلوں سے جہاں سوختہ ہیں تقط و افلاس کے شعلوں سے جہاں سوختہ ہیں تھط و افلاس کے گرداب میں فرقب عوام جن سے تقدیر کے ساحل بھی ہر افروختہ ہیں جن سے تقدیر کے ساحل بھی ہر افروختہ ہیں

سالباسال سے لب بستہ زبال دوختہ ہیں

أن كى قسمت على ربى محنت و در يوزه كرى اور شابى نے ترى خلد كو تاراج كيا تيرے بيؤل كا لهو زينت ہر قصر بنا تيرے بيؤول كا لهو زينت ہر قصر بنا تجھ په نمرود كى نسلوں نے سدا راج كيا ان كامسلك تھا كہ يامال كياراج كيا

O CONTRACTOR OF THE PROPERTY O

لیکن اب اے مری شاداب چناروں کی زمیں انقلابات نے دور ہیں لانے والے حشر اُٹھانے کو ہیں اب تقلم کے ایوانوں میں حشر اُٹھانے کو ہیں اب تقلم کے ایوانوں میں جن کو کہت تھ جہاں ہوجھ اُٹھانے والے

پھر تجھے ہیں گل وگلز اربنانے والے فی

ھیر کتاب اُجڑ گیا، حرف برہند سر ہوئے تغد ہے سرمد در گلو، شعر وطن بدر ہوئے

موسم ورد کے صفیر جو بھی ندیم ستھ ، سو شخط اب تو سبھی فریفۃ ، دانہ و دام پر ہوئے

ج م وسبو کی آبرہ اہل ہوں کے ہاتھ ہے جب سے فقیہہ ومحتسب ، شہر میں مُعتمر ہوئے

سر و جوال کی موت پر روئیں گُ قُم یال بہت یوں تو بفیض باغباں قتل کئی شجر ہوئے

ورخوار حرف بار تھے جن کے لئے ہمیں فراز آن ؤی ستم ظریف غیر کے نامہ بر ہوئے

^{(C}CONTRACTOR CONTRACTOR CONTRAC

قاتل

ق تل پُپ ب خول آلوده ہاتھ میں اب تک ننج المراكز كانب رباب لوگون کا انبوہ اُسے گیرے میں لے کر تي رہاہ بية اللب بيقاتل ہے خاك اورخوں ميں لت بيت لاش کے ہونٹول پر اک بات جی ہے بيقاتل ب

فاک اورخوں میں ات بت ال اُس اِن تخلیق کا قاتل کے ہونؤں پر سیا پن تخلیق کا قاتل کے ہونؤں پر اس بے خود کوئی کیا ہے اس نے خود کوئی کیا ہے کہ بیتا تا ہے کہ بیتا ہے کہ بیتا تا ہے کہ بیتا تا ہے کہ بیتا ہے

عقيدت

میں کتنی وارگئی ہے اُس کوشنار ہاتھا وہ ساری ہاتیں وہ سارے تقے جواس ہے ملنے ہے چیشتر میری زندگی کی حکا بیتیں تھیں

عمراً نہیں میں ہے بعض کو میری ہے ولی ہے شکا پہتیں تھیں

میں ایک اک جرم کی کہائی
اک جرم کی کہائی
دھڑ کتے دل کا نیتے بدل ہے سنار ہاتھا
مگروہ چھڑ بنی
مجھے اس طرح ہے شنتی رہی
کہ جھے مرے لیوں پر
کہ جھے مرے لیوں پر
سی مقدی تریں صحیفے کی آبیتی تھیں

Construction of the constr

میں کہدر ہاتھا کداور بھی لوگ ہتھے جنہ بیں میری آرز وتھی مری طلب تھی کہ جن سے میری محبوں کار ہاتعلق کہ جن کے میری محبوں کار ہاتعلق کہ جن کی مجھ پرعنا بیتیں تھیں

> میں کہہر ہاتھا کہ اُن میں پیچھکوتو میں نے جاں سے عزیز جانا

بانو کے نام یاہ ہ کمس کنتے جے بیگیم جونا گڑھے بیتل کروایا

الموکیت کے محل کی سناہ گار سنیز وہ کرم کیا تھ کہ چھے کو سزائے مرگ ملی وہ دار کیا تھا کہ تجھے کو سزائے مرگ ملی وہ راز کیا تھا کہ تعزیر ناروا کے خدف ترک رک نگاہ نہ بھڑکی تری زباں نہ بلی وہ کون ساتھا گناہ عظیم جس کے سبب وہ کون ساتھا گناہ عظیم جس کے سبب بر ایک جبر کو تؤ سہہ گئی بطیب دنی

یبی سنا ہے بس اتن قصور تھا تیرا کہ تو نے تھے کہ تو نے قصر کے پچھ تلخ بھید جانے تھے تری نظر نے وہ فلوت کدوں کے داغ گئے جو خواجگی نے زروسیم میں چھپانے تھے جو خواجگی نے زروسیم میں چھپانے تھے کچھے میں مام نبیل تھا کہ اس خطا کی سزا بختے میں او سلاسل تھے تازیائے تھے بڑار طوق و سلاسل تھے تازیائے تھے

A PARTICIA CANDINATION OF THE PROPERTY OF THE

رباعی

were considered to the constraint

TO CONTRACTOR OF CONTRACTOR

0

ہم بھی ہنگیں مراد ہو کچھ تو جب رہا تیرے بعد ہو کچھ تو

کیے بیاں کہاں کے قول و قرار اُس شمگر کو یا ہو سچھ تو

گفر ہے ' ہے جواز ہے پینا تؤ ہو یا اہر و باد ' ہو کچھ تو

کیوں ابھی سے گلہ تفاقل کا منا جلن زیاد ہو تیجھ تو

آؤ رولیس فرآز دنیا کو خوش دل نامراد بو کچھ تو

C

دھت افسردہ میں اک پھول کھلا ہے سو کہاں وہ کسی خواب گریزاں میں ملا ہے سو کہاں

ہم نے مدت سے کوئی جبو نہ و اسوخت کبی وہ سبجھتے ہیں ہمیں ان سے گلہ ہے سو کہال

ہم تری بزم ہے اٹھے بھی تو خالی دامن لوگ کہتے ہیں کہ ہر دکھ کا صلہ ہے سو کہاں

آنکھ ای طور برتی ہے تو دل رستا ہے یوں تو ہر زخم قرینے سے سد ہے سو کہاں

بارہا کوچہ جاناں سے بھی ہو آئے ہیں ہم نے مانا کہیں جنت بھی دیا ہے سو کہاں

جلوہ ووست مجھی دھندیا گیا آخر کو فراز ورنہ کہنے کو تو غم' دل کی جلا ہے سو کہال

VARIATION DE LA CONTRACTION DEL CONTRACTION DE LA CONTRACTION DE

آگ میں پھول

چند بی کھول میں رک جاتی ہیں پھک جاتی ہیں تو کہ تو مجمی ہے کسی ڈوق نمو سے سرشار مست بلکول ہے کیے صح جوانی کی پھوار

ایک انجام می منزل کو بردھے آتی ہے وکھ اس شعلوں کی بہتی کو ذرا غور ہے وکھ بر قدم پر جہاں انگارے بی انگارے بیل تو یہاں رہ کے بھی پھول نہیں بن سکتی لوٹ جا پیشتر اس کے کہ تر ہے بونٹوں بیل احریں رس کی جگہ تندشرر گھل جا کیں ان میکتے ہوئے رخساروں کے زرخیز کول ان میکتے ہوئے رخساروں کے زرخیز کول آگ کے حاقہ ہے باک بیل جیسے جا کیں آگ کے حاقہ ہے باک بیل جیسے جا کیں

میں تو یعلوں کا پئی رق ہوں مرے پاس ندآ اینے دامن میں محبت کے حسیس بھول سے ان دلآویز بہاروں سے مجھے رابط تہیں

جب کوئی تازہ کلی کہت و رنگت کی پلی شبخی حسن سے سیمین لبادے اوڑ ہے مست بلکول پہلے سے جوائی کی پھوار مست بلکول پہلے سے جوائی کی پھوار میرے ہے ہوئی ہوئی ہوئی ہوت ہول میں در آتی ہے تو مرے سرد ارادول سے دھواں اٹھت ہے میری آئکھول میں الاؤ سے دھواں اٹھت ہے اور اس ستش وظلمت سے گھنے لاوے میں اور اس ستش وظلمت سے گھنے لاوے میں مسکراتی ہوئی شاداب کلی کی سانسیں مسکراتی ہوئی شاداب کلی کی سانسیں

میں تو شعلوں کا پنج ری ہوں۔۔۔۔۔

TO NOT THE PROPERTY OF THE PRO

ند سب و روز بی بدلے ہیں نہ حال اچھا ہے کس برہمن نے کہا تھا کہ بیاسال اچھا ہے

ہم کہ وونوں کے گرفتار رہے جانتے ہیں وام دنیا سے کہیں زغب کا جال اچھ ہے

میں نے بوجھا تھا کہ آخر یہ تغافل کب تک؟ مسکراتے ہوئے بولے کہ سوال اچھا ہے

ول ند ونے بھی قر ایبا ہے کہ گاہے گاہے یار بے فیض سے ملکا سا مادل اچھا ہے

لذتیں قرب و جدانی کی تیں اپنی اپنی مستقل ججر ہی اچھا نہ وصال اجھا ہے

ربروان رو الفت كا مقدر معلوم ان كا آغاز عى اجها نه مال اجها ه

دوی اپنی جگہ ' پر سے حقیقت ہے فراز تیری غزدوں سے کہیں تیرا غزال اچھا ہے

ول تشہرت دے تو ہے تکھیں بھی جھکتے جاویں بم کہ تصور نے ہی کھیے تکتے طاوی چوب نم خوردہ کی باند سلکتے رہے ہم نه تو بچھ یا کمیں نه بجز کیس نه و مکتے جاوی تیری بستی میں ترا نام پند کیا پوچھا لوگ جیران و پریش جمیں تکتے جاوی کیا کرے جارہ کوئی جب ترے اندوہ تقبیب منہ سے کھ بھی نہ کہیں اور سکتے حاوی کوئی نشے ہے کوئی تشنہ لبی ہے ساتی تری محفل میں سبھی نوگ بہکتے ہوس مرز دہ وصل ہے کچھ ہم ہی زخود رفتہ نبیں اس کی آنکھوں میں بھی جگنو سے حمکتے جادیں میمی اس بارسمن بر کے سخن بھی سنیو ابیا لگتا ہے کہ غنچے سے چٹکتے جاویں

ہم نوا سیج محبت ہیں ہر اک رُت میں فراز وہ قض ہو کہ گلتاں ہو ' جبکتے جویں

CONTRACTOR CONTRACTOR

شہدائے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے نام

تم نے جس ون کے لئے اپنے جگر چاک کیے سو برس بعد سبی ون تو وہ آیا آخر تم نے جس وشت تمنا کو لبو سے سینچا بم نے اس کو گل و گلزار بنایا آخر نسل ور نسل رہی جبد مسلسل کی ترب ایک اک بوند نے طوفان انھایا آخر تم نے اک ضرب لگائی تھی حصار شب پر تم نے اک ضرب لگائی تھی حصار شب پر جم نے اک ضرب لگائی تھی حصار شب پر جم نے اک ضرب لگائی تھی حصار شب پر جم نے اک ضرب لگائی تھی حصار شب پر جم نے ہر ظلم کی دیوار کو ڈھایا سخر

وقت تاریک خرابوں کا وہ عفریت ہے جو ہر گھڑی تازہ چراغوں کا لہو بیت ہے رافوں کا لہو بیت ہے رافوں کے ہر تار سے زلف ایام حریت کیش جوانوں کے کفن میتا ہے تم سے جس دور المناک کا آغاز ہوا جم بیہ وہ عبد ستم ایک صدی بیتا ہے تم بیہ وہ عبد ستم ایک صدی بیتا ہے تم بیہ وہ عبد ستم ایک صدی بیتا ہے تم نے جو جنگ لڑی ننگ وطن کی خاطر مان اس جنگ میں تم بارے مدو جیتا ہے مان اس جنگ میں تم بارے مدو جیتا ہے

لیکن اے جذب مقدی کے شہیدان عظیم کل کی بار اپنے لیے جیت کی شہید بی ہم صلیوں پر چراھے زندہ گڑے چراجی بڑھے وادی مرگ بھی منزں کبد اُمید بی باتھ کی مرگ بھی منزں کبد اُمید بی باتھ کینے رہے پر مشعبیں تابندہ رہیں رسم جو تم ہے چلی باعث تنامید بی شب کے مناک فداول کو خبر ہو کہ نہ ہو جو کرن قبل ہوئی فعانہ خورشید بی جو کرن قبل ہوئی فعانہ خورشید بی

0

ملول کر ہمیں اتنا ملول کر جاناں کہ ہم نہ باد کریں تجھ کو بھول کر جاناں

ہیں مثل نامہ بے نام وست قاصد ہیں مو ہم سے ور بدروں کو وصول کر جاناں

کھر آگئے ترے کو ہے میں خوش گاہ ترے غم جہاں کی صلیوں پہ جھول کر جاناں

مجھی تو دست حنائی سے سرخی لب سے ماری الب سے ماری کر جاناں مارے زخم تمنا کو پھول کر جاناں

یہ اہل درد تری مملکت میں رہتے ہیں سو تو خراج دلوں کے قبول کر جاناں

فراز بخط کو خداوند مانتا ہے ' اے دیارِ عشق میں اپنا رسول کر جاناں Ö

عاشقی ہے ولی سے مشکل ہے پھر محبت اُس سے مشکل ہے

عشق آغاز ہی سے مشکل ہے صبر کرنا ابھی سے مشکل ہے

ہم تن آساں ہیں اور ہمارے کے شمنی دوستی سے مشکل ہے

جس کو سب بے وفا سمجھتے ہوں بے وفائی اس سے مشکل ہے

ایک کو دوسرے سے سہل نہ جان ہر کوئی ہر کسی سے مشکل ہے

تو یصند ہے تو جا فراز گر واپسی اس گلی ہے مشکل ہے

0

جو بھی قاصد ہی وہ غیروں کے گھروں تک پہنجا کوئی نامہ نہ ترے در بدروں تک پہنچا مجھ کو مٹی کیا تو نے تو یہ احسان بھی کر که مری خاک کو اب کوزه گرول تک پہنیا اے خدا! ساری مسافت تھی رفاقت کے لئے مجھ کو منزل کی جگہ ہم سفروں تک پہنجا تو مہ و میر لئے ہے کر اے وست کریم کوئی جگنو بھی نہ تاریک گھروں تک پہنجا ول بری چیز تھا بازار محبت میں مجھی اب میہ سودا بھی مری جان سروں تک پہنچا وقت قارول کو بھی مختاج بنا دیتا ہے وه شبه خسن تجمی در پوزه گرون تک پهنجا اتے ناصح ملے رہے میں کہ توبہ توبہ بری مشکل ہے میں شور میرہ سروں تک پہنی اہل دنیا نے مجھی کو شہیں لوٹا ہے قراز جو بھی تھ صاحب دل' مفت بروں تک پہنی

CANO CONTRACTOR CONTRA

دو گھونٹ کیا ہے کہ بدن میں لگی ہے آگ ساقی! شراب ہے کہ سبو میں بھری ہے آگ

تقدیر بنس ربی ہے کہ بین سوختہ نصیب جنگل میں آگیا ہوں جو گھر میں گی ہے آگ

جو ڈھونڈ نے بھے آگ اُنہیں پنیمبری ملی ہم کو پیمبری کی طلب تھی' ملی ہے ساگ

اب باغ و باغباں سے کوئی کیا گلہ کرے اب کے تو رئٹ گل سے چمن میں لگی ہے آگ

جاناں ہم اہل ورو کی تر پیشمنگی نہ و کھے داماں کو دور رکھ کہ دیوں میں چھیک ہے آگ

محفل کو کیا خبر جو ہمارے ولوں میں ہے سب شمع سال الارے سرول پر دھری ہے آگ

آتش ہجاں ہیں کب ہے محبت میں ہم فراز اک بار جب گئی ہے و کچھ کب بچھی ہے آگ

CONTRACTOR CONTRACTOR

اختساب

موج مفلون ہے حالات کے زندانوں میں اعتمال کے انتہانوں میں اعتمال کیا گئی اعتمال کا لیے ہیں اعتمال کیا ہے۔ انتہاں کیا ہے ہیں امردو خموش منجمد شعد کا بیش

ذہن پر بھونے فساؤں کے گھنے جالے ہیں کوئی آ بہت بھی نہیں دل کے سیہ خالول میں تبقیع وقت کے خوش رنگ شبت نوں میں شخیم دلدوز وغمیں آ دوں کے رکھوالے، ہیں آرزو جام طرب

آرزو جام طرب آبرو زہر بلب

کتے بی ناگ فرانوں نے یبال پالے ہیں کتے پیکر ہیں جو ڈھس جاتے ہیں ایوانوں میں زندگی رہیگتی ہے موت کے وہرالوں میں انقلابات نے انداز بدل ڈالے ہیں رات دن شام وسحر رات دن شام وسحر

ناگ خود ہی تو خزانوں نے یہاں پانے بیں آگ چھولوں نے بھیری ہے گلمتانوں میں

YOU POLITE SELECTION OF THE PROPERTY OF THE PR

O

یہ طبیعت ہے تو خود آ زار بن جائیں گے ہم جارہ گررد کمیں گاورٹم خوار بن جائیں گے ہم

ہم مر جاک وفا ہیں اور ترا دستِ ہنر جو بنادے گاہمیں اے بارین جائیں گے ہم

اس فدر سمال نہ ہوگ ہر سی ہے دوسی آشنائی میں ترا معیار بن جائمیں سے ہم

کیا خبر تھی اے نگار شعر تیرے مثل میں ا ولبران شہر کے دلدار بن جاکمیں کے ہم

میرون ب کیا که بن پائے مبین فیق وفراق زعم میا تھا روی و عطار بن جا میں گے ہم

ہنت جال میں پر ہماری اُستواری پر نہ ج ایسے مولیس کے ترا اقرار بن جائمیں کے ہم

د کیجنے میں شاخ گل لگتے ہیں لیکن و کھنا وست گلجیں کے شے تنوار بن جا کیں گے ہم

اور پھھ دن ایٹھنے دو کوئے جاناں میں ہمیں رفت رفتہ سائے دیوار بن جائیں گے ہم

ہم چراغوں کو تو تاریکی سے لڑنا ہے فراز گل ہوئے پرضج کے آخار بن جائیں گے ہم

جب مجھے یاد کریں کار جبال کھینیتا ہے ور پھر عشق وہی کوہ گرال کھنچی ہے کی وشمن کا کوئی تیر نہ پہنچ جھ تک و یکنا اب کے مرا دوست کماں تحینیتا ہے عبد فرصت میں کی بار گزشتہ کا خیال جب بھی آتا ہے تو جسے رگ جال کھنیتا ہے ول کے مکروں کو کہاں جوڑ سکا ہے کوئی پھر بھی آوازہ آئینہ گراں تھینجتا ہے انتماء عشق کی کوئی نہ ہوں کی کوئی ویکن سے کہ حد کون کہاں کینیت ہے الفینے جاتے ہیں رئن بستہ غلاموں کی طرح جس طرف قافلة عمر روان كفينجا ب ہم تو رہوار زبول ہیں وہ مقدر کا موار خود ہی مہیز کرے خود ہی عنال کھینجتا ہے رشة تنظ و گلو اب بھی سلامت ہے فراز اب بھی مقتل کی طرف ول سا جواں تعینی ہے سيحا

میری افسروگی سے پریٹال نہ ہو تو نبیں تو نبیں تو نبیں تری آئاصیں تو میری بی دمساز ہیں تعلیم تعلیم آئاصیں تو میری بی دمساز ہیں تعلیم آئیص آئیص آئیص آئیس تین اب تو نبیں تعلیم تعلیم کو میری مسرت مقدم سبی تیرا غم مجھ کو وجہ طرب تو نبیں

تیرا احمان ہے تو نے میرے نے اپنی پکول سے راہوں کے کائے کئے کئے خود کری دھوپ میں رہ کے میرے سے تو نے زلفوں کے شاداب سائے کئے میری خاطر زمانے کو پاگل کہا میری خاطر زمانے کے طعنے شے میری خاطر زمانے کے طعنے شے

تو مری زنرگی ہے گر جانِ من!
اب وہ عشق و محبت کی رسمیں نہیں
میرے ول میں کئی گھاؤ ایسے بھی ہیں
جن کا درماں نزی وسترس میں نہیں
ایک غم جس کی شد ت ہمہ گیر ہے
تیرے بی میں نہیں میرے بی میں نہیں

وہ جو آج تے تھے میکھوں میں ستارے لے کر جانے ممن دلین مجھے خواب ہمارے لے کر

چھاوں میں جنھنے وائے بی نو سب سے پہنے بیڑ گرتا ہے تو آجاتے میں آرے لے کر

وہ جو آسودہ ساحل ہیں نہیں کیا معلوم اب کے موج سنی تو پلٹے گی کنارے لے کر

ایما لگتا ہے کہ ہر موسم ہجراں میں بہار ہونٹ رکھ دیت ہے شاخوں پہتمبارے لے کر

شہر والوں کو کہاں یاد ہے وہ خواب فروش پھرتا رہتا تی جو گلیوں میں غہرے ہے کر

۔ تقد جال صرف ہوا کلفت ہستی میں فراز اب جوزندہ ہیں تو کچھ سانس ادھارے لے کر نہیں کہ نامہ برول کو تلاش کرتے ہیں ہم ایٹے بے خبرول کو تلاش کرتے ہیں

محبنوں کا بھی موسم ہے جب گزر جائے سب اپنے اپنے گھروں کو تلاش کرت ہیں

سنا ہے کل جنہیں دستار افتخار می وہ آج اینے سروں کو علاش کرتے ہیں

یہ عشق کیا ہے کہ افلبار آرزو کے لئے حریف نوحہ سروں کو تایش کرتے ہیں

یہ ہم جو ڈھونڈ تے پیر تش گاہوں کو در اصل جارہ گروں کو تلاش کرتے ہیں

رہا ہوئے پہ عجب حال ہے اسیروں کا کہ اب وہ اپنے پروں کو تلاش کرتے ہیں

فراز واد کے قابل ہے جبتی ان کی جو ہم ہم ان کی جو ہم سے ور بدروں کو تلاش کرتے ہیں

CANDELLO CAN

منسوبدسي

و نے دیکھا ہی نہیں جھے کو تھجے کیا معلوم اور سے اس کھے کو سے کھے کیا معلوم اور سے اس کھی کو سے کھی کو سے کھی کو سے معلوم کیا پلو تیرا کسی کے دائمن سے ہے باندھا گیا پلو تیرا کسی کسی کے دائمن سے ہے باندھا گیا پلو تیرا کسی کسی کے دائمن سے وابستہ کیا ہے بچھ کو

تیرے ہونوں پہ تو بین شرم و حیا کی مبریں تیرے مال باپ نے کیوں زخ ترا بول دیا کا کے بازار بین نیلام اٹھا کر تیرا کالے بازار بین نیلام اٹھا کر تیرا مبز باغوں کے تصور یہ مجھے تول دیا

CANDING TO THE PROPERTY OF THE

Section 2000

اِس تمدّ ن کے فاتوس روش کیے جن کی شف ف کرنوں ہے سارا جبال بقعہ نور ہے عالم طور ہے ' ماگلہ ا

> ہ تم نہیں جانتے تم نہیں ماتتے

ہم ارسطو ہیں شاہوں کے اُستاد ہیں ہم فایہ طول ہیں ہم کو ہا کہ سام و حکمت کے گریاد ہیں

ہم ہی سقراط میں ہم ہی بقراط میں ہم ہی ہے مثل شخصیتوں کے فردم ند فرزند ہیں

ہم بی کون ومکال کے خداوند ہیں

تم کوہم سے گلہ ہے کہ ہم نے تمہیں خاک وخوں کے سمندر میں تہلا دیا

صرف اپنے سلط کی خاطرتمہیں ہم نے اپنوں کے ہاتھوں سے کثوادیا جاندسورج توایخ لیے رکھ لیے

PORTO CONTRACTOR CONTR

ب میں (۱۹۵۲ء میں کراچی میں طلب مریز فائز تک سے متاثر ہوکر پاکھی گئی)

علم ودانش کے سودا گروں نے کہا

جہ ہو۔ اندھیروں کی ؤنیا کے ہائ جہالت کے تاریک غاروں کے مُر دے گا کہاں جارت ہو کہاں؟ گا تم تہی دست ہو تم تہی دست ہو

تم تہی دامنوں ہے جمیں کوئی یا بی تبیس تم نہیں جانتے

تم نہیں مائے ہم تہمارے لیے

کب ہے تہذیب وحکمت کی نایاب جناس کو

منڈیول میں سجائے ہوئے ہیں تم نہیں دیکھتے تم کہ شب کور ہو

ہم نے دن کے أجا ہے بیس بھی بس تمہمارے لیے

600000000

اورتم کو تھاونوں سے بہلا دیا تم کواں کی تکریجے خبر ہی نہیں سيسلط بيرجاه احشم بدزييل بس تہارے لیے ہے تہارے لیے دورفردا كخرماز وابوحهين تم کوہوٹا ہے اجداد کا جانثیں یا گلو!۔۔۔۔ہم سے عالی تظرد یدہ ور تم ہے جو بھی کہیں مان لو اہے اینے مرا تب کو پیجان لو تم نبیل جانے تم کہ مردہ رہے سا بیا سال ہے بھیٹر بول اور درندوں کی ارواح برتم میں در " کی ہیں اور جہل وجنوں کی نجس مشعبیں دے کے تم کو بخاوت بدأ كساتي بي اینے اجداد سے اسیے فرما نرواؤں ہے ' آتا وُل ہے

0

جائے نقے میں کہ وہ آفت جال خواب میں تھا جسے اک فتنہ بیدار روال خواب میں تھا

وہ سمر شام سمندر کا کنارا ترا ساتھ اب تو گتا ہے کہ جسے یہ سال خواب میں تھا

جسے یادوں کا در پیچہ کوئی وا رہ جائے اک ستارہ مری جانب تمرال خواب میں تھا

جب کلی آئی تو میں تھ مری تنبائی تھی وہ جو تھا قافلۂ ہمسفراں خواب میں تھا

ایک شب ایک سرائے میں مکیں سے ووٹول میں تو سویا ہی نہیں اور ہمی کہاں خواب میں تھا

انے قاتل کو کوئی باتھ نگاتا ہے فراز شکر کر شکر کہ وہ دھمن جاں خواب میں تھا

CONTRACTOR CONTRACTOR

TO TO THE POST OF THE PARTY OF

C

جب بھی دل کھول کے روئے ہوں گے لوگ آرام سے موتے "ہوں گے

بعض اوقات ہے مجبوریؑ ول ہم تو کیا آپ بھی روئے ہوں گے

صبح تک دست صبا نے کیا کیا پھول کانٹوں میں پروئے ہوں سے

وہ سفینے جنہیں طوفال نہ <u>لے</u> ناخداوک نے ڈبوئے ہوں گے

رات کجر ہنتے ہوئے تاروں نے اُن کے عارض بھی مجھوئے ہوں سے

کیا عجب ہے وہ لے بھی ہول قراز ہم کسی دھیان میں کھوتے ہوں سے

C

سکوت بن کے جو نغے دیوں میں پلتے ہیں وہ زخمہُ رگ جال توڑ کر نکلتے ہیں

حضور آپ شب آرائیال کریں لیکن فظ نمود سحر تک چراغ جیت میں

اگر فضا ہے مخالف تو زلف لبراؤ کہ یادیان ہواؤں کا زُرِح بدلتے ہیں

کونی بھی قیصلہ دینا ابھی درست نہیں کہ واقعات ابھی کروٹیس بدلتے ہیں

یہ پاس پر مغال ہے کہ ضعب تشنہ لبی نشہ نہیں ہے مگر لڑکھڑا کے چلتے ہیں

خدا کا نام جہاں پیچتے ہیں لوگ فراز بصد وثوتی وہاں کاروبار صحتے ہیں

خون فروش

اے خدام پتالوں میں بھی اب م فن كي وفي قيمت نبيس ب سی کوبھی میر ہے ابہو کی منسر ورت نہیں ہے

مراراسته و یکھتے ہیں

ين ہرروز مروار ڈکو بہتی جسم ہے دیکھا ہوں مکرڈاکٹر جھے کہتے ہیں اب تیرےخونناب میں زندگی کی حرارت بیس ہے

خدايا میں کیے بتاوں انہیں خوں فروشی ضرورت ہے میری جریهٔ شیرادر پارهٔ نان کی آرزومیس تجارت نبیس ب تجارت نبیس ب تجارت نبیس ب

يس اين برن مي (کی خون کی پوتلیں ﷺ کر بھی) ابھی تک کبو کے کورے کیے اس توقع يدكمري الكتابول مكرشام كوية ثمر لوثنا هول

جس میں مرے خون کے لوقعز ہے

أى كھرييں

ریشۂ گل میں بھی ہے موجہ خوں

ول جو کہن ہے چلو کر ویکھو کی ہے درد کے ہو کر دیکھو خار کی ٹوک چھو کر دیکھو

اوس کی پوند بھی ہے شیش گر آ نکھ اشکول سے بھگو کر دیکھو

لذت غم بھی عجب نقہ ہے دوست کی یاد میں رو کر دیکھو

ورہے ورہے ہیں ہے آباد جہال خود کو ہر نے میں سمو کر دیکھو

زندگی سلسلته خواب طرب مائي زلف ميں سو كر ديجمو

شب کے ستانوں میں وہ بات کہال دن کے نگاموں میں کھو کر دیکھو کتنی تشکین ہے احساس کی موت بھی دیوانہ تو ہو کر دیکھو

تم جگوول کے خداوند سہی ہتش گل تو فرو کر دیکھو

کتنا دکش ہے جہانِ گزرال دل کے آکیے کو دھو کر دیجھو

PARTO CONTRACTOR CONTR

O

کس قدر سگ برخی ہے یہاں فنق شبنم کو ترستی ہے یہاں

ص ف اندیشہ افتی بی نہیں پھول ک شاخ بھی ڈستی ہے یہاں

زخ کرهر موڑ گیا ہے دریا اب ند وہ لوگ ند بہتی ہے یہاں

زندہ درگور ہوئے اہلِ نظر کس قدر مردہ پرتی ہے یہاں

زیست وہ جنس گراں ہے کہ فراز موت کے مول بھی سستی ہے یہاں

Ō

قاتل کے قضے مقل کی باتیں ہیں آج کی محفل میں بھی کل کی باتیں ہیں

دیوانوں پر اک اک لحہ بھاری ہے ہوش کی باتیں کتی بکی باتیں ہیں

مک قبائے، سمج کھے، زلایں کمرے اُس کافر میں ساری غزل کی باتیں میں

اپی تبی دستی پر میں شرمندہ ہوں تیرے لبوں پر تاج محل کی ماتیں ہیں

عقل کے اندھوں کی محفل میں جیپ ہے فراز کتنی سیانی اس پاکل کی یا تیں ہیں

چندنادان چندد بوانے

Service Construction

O

سکوت شب بی ستم ہو تو ہم اٹھ کیں بھی وہ یاد آئے تو چنے لگیں ہوا کیں بھی

یہ شہر میرے لیے اجنبی نہ تھا لیکن تمہارے ساتھ بدتی سنیں فضائیں بھی

جو برم دوست سے اُٹھ کر چلے برغم تمام کوئی بکارے تو شاید وہ لوٹ سکیں مجمی

دلوں کا قرب کہیں فاصلوں سے منتا ہے میہ خود قریب ترا شہر مچھوڑ جاکیں بھی

ہم ایسے لوگ جو آشوب دہر میں بھی میں خوش عجب نہیں ہے اگر تجھ کو بھول جا کیں بھی

سحر گزیرہ ستاروں کا ٹور بجھنے لگا! فراز اُٹھو اب اُس کی گلی ہے جا کیں بھی

O

ہم بھی خود وشمنِ جال تھے پہنے تم مگر دوست کباں تھے پہلے

اب وہاں خاک اُڑاتی ہے صا اب تو خود پر بھی نہیں زعم وفا پھول ہی پھول جہاں تھے پہلے جھے ہے ہم شکوہ عمال سھے پہلے

اب جو دیوار بے بیٹھے ہیں بن گیا قافد چیتے چیتے صورت مونِ روال تھے پہلے ورنہ تنہا ہی روال تھا پہلے

پچھ شرابی کہ بیں اب راہ نقیں دولتِ غم تو میتر تھی فرآز ونق بزم مغاں تھے پہلے استے مفس بھی کہاں تھے پہلے

NO CONTRACTOR OF THE PROPERTY OF THE PROPERTY

ہم کہ بیں آج غبار پی رو منزل ہم سفرال شھے پہیے

اب کے وضع محبت کا خیال اور بی نوگ یہاں محبت کا خیال

مشوره

زیست کی تلخیوں ہے گھبرا . 3. 06 10 2 65 =1 كى بھيك مائكنے والے! رز کار زریں کی جمل بث أعط فقظ اک قدم بغاوت کا تیرے رب کریم کا گھر ہے یا تو سے فیر و ٹر کے رکھوالے موت کی بھیک تجھ کو دے ویں کے مقد کی میں مے کوڑ کے خم لنڈھائے ہوئے یا پھر ان کے مہیب بیجوں سے لگائے سینے چھین کر اپنی زندگی یا لے خوا بيره

قلم سرخرو ہے

قلم سرخرو ہے کہ جواس نے تاہما وہی آئے میں ہوں وہی آئے تو ہے قلم نے لکھا تھ

کہ جب بھی زبانوں پہ بہرے گے بیں
توباز وسناں تولتے ہیں
کہ جب بھی لبوں پرنموش کے تالے پڑے ہوں
توزیماں کے دیوارو در بولتے ہیں
کہ جب حرف زنجیر ہوتا ہے
شمشیر ہوتا ہے تحر
تو آمر کی تقدیر ہوتا ہے آخر

ر مرزف ہے: یہت کی آبرو ہے قلم سرخرو ہے قلم سرخرو ہے قلم نے لکھاتھا بیدھ رتی اسی کی ہے جو ٹلکم سے موسمول میں

*᠙᠙᠙ᠵᢐᡊᠵᢐᢎᢦᠵᢐᢎᡳᢐᡊᠵᢐᢎᠵᢐᢐᢐ*ᢌᢐᢌ

لفلے آسانوں تلے اس کی مٹی میں اینالہو گھولتا ہے جوایے لہو کی تمازت ہے زنف نموکی گر ہ کھولتا ہے وہی جس کی بوروں کے مس سے سكوت زمين بولتا ہے ممرجس نے بویا تھا کا ٹاتھا اس کے مقدّ رمیں نان جو یں تک نہھی جس کا پیرمشقت ہے پھرا گیا اورجس کے لیوں پرنہیں تک نہمی ای سے عبارت ریسب رنگ دیو ہے تلم سرخروب

> قدم سرخرو ہے کہاس نے لکھاتھا وہ ہازو جو پینٹھر سے ہیرے تراشیں محربے نشاں اُن کے گھر مے کفن اُن کی لاشیں

وہی کوہکن
جن کے تینے پہاڑوں کے دل چیرڈالیس
گرخسروانِ جہاں ان کی شیریں پُڑالیس
وہی جن کے جسموں کے پیوند
اہلی ہوں کی قبابیں لگے تنے
وہی سردہ دل
جن کی نظریں فلک پرجی تھیں
تولب معموں کی شامیں گئے تنے
اب اُن کی شامیاں فلک پرجی تھیں
اب اُن کی شامیاں شامیاں گئے تنے
قام مرخرو ہے

AND RAND RAND RAND RAND RAND ROUND R

ويت نام

جب تبيه تلغ كرر ماتها تو تو تماشا ئيول كي صورت خموش و بےحس در ترکی کے مظاہرے میں شریک کیوں دیکھتی رہی ہے ترى بيسب نفرتين كهال تصين بنا كهاس ظلم كيش قاتل كي شيخ برّ ال ميس اورتز ی مصلحت کے تیروں میں فرق کیاہے؟ توسوچتا ہوں کہ ہم بھی کیا جواب دیں گے

مجھے لقیں ہے كەجب بھى تارىخ كى عدالت بيس وقت لائے گا تاج کے یے تعمیرود پیرہ دلیرق تل کو جس كا دامان وآسيس خون بے گناہاں سے تربتر ہے تونسل آ دم وفورنفرت ہے زوئے قاتل پیھوک دے گ مرجهال كابحي يقيل ب كالك كاريخ نسل آ دم ہے یہ بھی یو جھے گی اے مبذب جہاں کی مخلوق کل ترے رو برویبی بے ضمیر قاتل ۔ کے قبیلے کے بے گنا ہوں کو

ایک منظر

دُور کچھ ماتمی نعروں سے فضا گونج انھی چند مجذوب سے لوگوں کا الم کوش گروہ (کچھ سیہ پوش تماشائی بہ انداز جلوں) چھ اور گل سے جائے ہوئے اطلام لیے! دمبرم نیند میں ڈوب ہوئے کو چوں کی طرف چینا پیٹنا بردھتا ہی چلا جاتا ہے

یک بیک کھنے گے بند در پچوں کے کواڑ چہمنیں کا نیتی باہوں کے سبارے انھیں جہمنیں کا نیتی باہوں کے سبارے انھیں جیسے وم توڑت بیار ک بوجھل بیسیں اور کئی مضطر و بے تاب دکھتے چہرے ایک دلچیپ و الم ناک تماشے کے سے تیک و تاریک جھروکوں کے گھنے پردوں سے تور کے جھروکوں کے گھنے پردوں سے تور کے جھروکوں کے گھنے پردوں سے تور کے جھروکوں کی مانند اُبل آئے ہیں تور کے جیں

رباعي

خواہوں میں خیال کھو رہے ہوں جیسے نشے میں زمانے سو رہے ہوں جیسے سنتے میں زمانے سو رہے ہوں جیسے سنتے ہے وصلک گیا ہے کس کا آنجل خورشید طلوع ہو رہے ہوں جیسے خورشید طلوع ہو رہے ہوں جیسے

ساغر بین ستارے گس رہے ہوں جیسے کرنوں کے دریجے کفل رہے ہوں جیسے مستی میں وہ اُٹھتی ہوئی نظریں توبہ میکوں بیہ زمانے شک درہے ہوں جیسے میکوں بیہ زمانے شک درہے ہوں جیسے کمیکوں بیہ زمانے شک

CONTRACTOR OF THE PROPERTY OF

کرتے بھی کیا جانا پڑا بھرے اُسی قاتل کے پاس ہم بارہا ہو آئے ہیں جارہ گران دل کے پاس

سی کھ بے سر ک سپیاں کھ بے مسافر کشتیاں دریائے رخ بدا تو کیا باتی رہاساطل کے پاس

جن جن کو تھا رغم وفا پندار جال وطوائے ول محفل تن تو جن سے سب صاحب محنس کے پاک

اس عشق وترک عشق میں ناصح کہاں سے آگیا میداختیار آئجھوں کا ہے مید فیصد ہے دل کے پاس

سعدتی و حافظ بھی سبی مند نشینان نزل لیکن کلید میکدہ ہے غاہب و بیدل کے پاس

کیا خطر اور کیا راہبر جران ہیں اس بات پر کیوں خوش نشیں ہے قافلہ کراندہ منزل کے پاس

رباعی

پھواوں کی جبیں جبلس گئی ہے یارو گلزار میں آگ بس گئی ہے یارو گزرے ہیں کہاں سے رنگ و ہو کے حوفاں شینم کو فضا ترس مھی ہے یارو

اُڑتے کیچھی شکار کرنے والو گلزار میں حمیر و دار کرنے والو کنتی کلیاں مسل کے رکھ دیں تم نے نزئین کلیاں مسل و بہار کرنے والو

᠕᠗᠙᠕᠙᠕᠙᠕᠙᠘᠙᠘᠙᠘᠐᠙᠘᠒᠙᠘᠒᠙᠘᠒᠘᠘

and an accountage of the

غیر ہے فور گوں اچھا اچھا اس سے میں انجھا کے اس سے میں انجھا کی انجھا کے انجھا کی ان

ال المجاد المجا

Ö

ہم بھی کیا سادہ تھے ہم نے بھی سمجھ رکھا تھا 🖁 عُم ووراں سے جُدا ہے عُم جانال جاناں اب کے کچھ ایک سجی محقل پارال جانال مربہ زاتو ہے کوئی سربگریباں جاناں ہر کوئی اپنی بی آواز سے کانپ اُٹھنا ہے ہر کوئی این بی سائے سے ہراسال جانال جس کو دیکھو وہی زنجیر بہ پا مگتا ہے شهر کا شهر ہوا واخلِ زندال جانال اب ترا ذکر بھی شاید ہی غزل میں آئے اور سے اور ہوئے ورو کے عنوال جاناں ہم کہ زوشی ہوئی رُت کو بھی منالیتے تھے ہم نے ویکھا ہی نہ تھا موسم ہجرال جاناں ہوش آیا تو سبھی خواب تھے ریزہ ریزہ

ا اب کے تجدید وفا کا نہیں امکال جان الله الله المحمد أو دل كيس ترا پياس جانان الله عنی موسم کی ادا دکھے کے باد آیا ہے س قدر جلد بدل جاتے بیں انسال جانال الم نے جسے بھی بسر کی ترا احساں جانال ا بن کہتا ہے کہ شاید ہو فسردہ تو مجھی ول کی کیا بات کریں ول تو ہے ناواں جاناں اق اول کی محبت کے نشے یاد تو کر ہ خرسخر تو ہیا عالم ہے کہ اب ہوش مبیں رَّب مین سلّم اُتھی کہ رگ جان جان المدتول سے یمی عالم نہ توقع نہ اُمید

اے خدا جو بھی مجھے پندِ شکیبائی دے اُس کی آنکھوں کو مرے زخم کی گہرائی دے

تیرے لوگوں سے گلہ ہے مرے آئینوں کو ان کو چتھر نہیں دیتا ہے تو بینائی وے

جس کے ایما پہ کیا ترک تعلق سب سے اب وہی شخص مجھے طعنہ تنہانی دے

یہ دیمن زنم کی صورت ہے مرے چبرے پر یا مرے زخم کو بھر یا مجھے گویائی ذے

اتنا ہے صرفہ نہ جائے مرے گھر کا جانا پشم گریاں نہ سہی چشم تماشانی دے

جن کو بیرابهن توقیر و شرف بخش ہے وہ برہند میں انہیں خلعتِ رسوائی دے

کی خبر بھے کو کہ کس وضع کا تبعل ہے فراز وہ تو قاتل کو بھی الزام مسیحاتی دے

0

ہ خواب مذاب ہو چکا ہے اور تو بھی تو خورب ہو چکا ہے

اب تخت ریگ ہے ہیے چبرہ دریا تھا سراب ہو چکا ہے

اب تو ترک وقا کا وقت آیا تو میرا جواب ہو چکا ہے

اب اور کوئی علاج غم کا اب زہر شراب ہو چکا ہے

اُس رُت میں بھی بے نموہوں جس میں کانٹا بھی گلاب ہو چکا ہے

مت قتل كروآ واز ول كو

تم اپنے عقیدوں کے نیزے ہو ہر دل ہیں آتارے جاتے ہو ہو ہم دلوگ محبت والے ہیں ہیں تم دلوگ محبت والے ہیں ہم دلوگ کیوں لیرائے ہو ہو ہو

اس شبر میں نغنے بہنے دو جب قتل ہوا شر سازوں کا بہتی میں ہمیں بھی رہنے دو جب کال پڑا آوازوں کا

ہم پالنہار ہیں پھولوں کے جب شبر کھنڈر بن جانے گا ہم خوشبو کے رکھوالے ہیں پچر کس پر سنگ اُٹھاؤ گے تُم کس کا لَبُو پھنے آئے اپنے چبرے سینوں ہیں ہم ہیار سکھانے والے ہیں جب دیکھو گے ڈر جاؤ گے

CONTRACTOR CONTRACTOR

اس شہر میں پھر کیا دیکھو گے بہب حرف یبال مر جائے گا بہب حرف یبال مر جائے گا بہب تیخ پہ نے کٹ بائے گ بہب شعر سفر کر جائے گا بہب شعر سفر کر جائے گا

یوں قر پہلے بھی بُوئے اُس سے کی بار خبدا عین اب سے نظر آتے میں کھے تار خدا

گر غم سود و زیال ہے تو تظہر جا اے جال کہ ای موڑ پہ یاروں سے ہُوۓ یار جُدا

دو گھڑی اُس سے رہو دُور تو یوں مگتا ہے جس طرح سایئے دیوار سے دیوار خدا

یہ جُدائی کی گفتری ہے کہ جبتری ساون کی "
"میں جُدا گر یہ کنال، ابر جُدا، یار جُدا"

کجھا ہوں ہے کہے کون کہ اے بے خبرو طوق محردن سے نہیں طرز ہ وستار عبدا

ای قدر رُوپ ہیں یاروں کے ،کہ خوف آتا ہے مر میز دربار عبدا مر میزاند عبدا اور میر دربار عبدا عبدا عبدا عبدا عبدا میں بھی خاصا تھ طرحدار فراز ایکن اس شخص کی سج دھیج تھی سر دار جد،

جو بھی درونِ دل ہے وہ ماہر نہ آئے گا اب آگی کا زہر زباں پر نہ آئے گا

اب کے بچیز کے اس کو ندامت تھی اس قدر تی جابتا بھی ہو تو لیٹ کر ند آئے گا

وں پھر رہا ہے کا پیکر لیے ہوے مان فل کو سے گماں ہے کہ متقر نہ آئے گا

نچر ہو رہا ہوں آئ انہیں ساحبوں پہ پھول پھر جسے موج میں بیا سمندر نہ آئے گا

میں جاں بلب ہوں ترک تعلق کے زہ سے وہ مطمئن کہ حرف تو اس پر نہ آئے گا

CONTRACTOR CONTRACTOR

جلّا د

تون کب بیروچا ہے معصوم ہے کون اور قاتل کون اور تا گذاہے اسے کوئی چبرہ کیں مگتا ہے اسے بھی ہوت ہو نئے جمن سے ہوں بھی شرباتی ہو ایسے بھی جمن سے دار کا تختہ ہے سی سا مگتا ہے

جھوٹ کا عمامہ ہے کوئی یا پرچم ہے سی ٹی کا تو کیا جانے کس کے منارہ سر پہ کمندا قدندہ ہے وہ منصور کا حرف اُنا ہو یا میسیٰ کی شمع ڈیا جھے کو کیا نجیر ترا کوئی مولا ہے یا بندہ ہے

در باروں سے ہوئر جب انصاف کا قاصد سے ہوا سب کو خبر ہے ہے شہی کا اکثر جو انبی م ہوا میزانیں کن ہاتھوں میں تھیں بُنبش ابروکس کی تھی میزانیں کن ہاتھوں میں تھیں بُنبش ابروکس کی تھی

محفل محفل مقتل مقتل سب بسمل جراً د ہے کون کوئی سمجھ کربھی نہیں سمجھے کوئی اشارہ جانے ہے نام ہے کس کا دام ہے کس کا اور یہاں صیّاد ہے کون "جائے نہ جائے ہوئی تو سراج ہے '' O

جو رجشیں تھیں جو دل میں غبار تھا نہ آیا کہ اب کی بار گلے مل کے بھی گلہ نہ آیا

اب اس کے وعدہ فردا کو بھی ترستے ہیں کل اس کی بات یہ کیوں اعتبار آ شامیا

،باس کے ججر میں روئی نہ وسل میں خوش ہوں وہ دوست ہو میھی تو سمجھو کہ دوستانہ محمیا

نگاہ بار کا کیا ہے ہوئی ہوئی شہ ہوئی سے دن کا درد ہے ہیورے آیا آیا نہ کیا

سبحی کو جان تھی بیاری سبھی تھے ب ست بس اک فراز تھا فالم سے پُپ رہا نہ گیا

0

الد بہار اب کے بھی برس پرے پرے ا گفٹن آجاز آباز بین جنگل برے برے برے

جائے یہ تفظی ہے ہوں ہے کے خود سٹی جاتے میں شام ہی ہے جو سافر تھرے تجرے

ہے دل کی موت عبد وفا کی تشکستگی پھر بھی جو کوئی ترک محبت کرے، کرے

اب اپنا وال کیمی شیم شموشاں سے کم مہیں من جو کئے جیل کان صدا پر وہرے وهرے

رہے ہیں اہل شہ کے سائے سے وُور وُور ہم آہوانِ وشت کی صورت ڈرے ڈرے

گل بن کے پھوٹا ہے لہو شاخسار سے زخم رگ بہار ہیں ہتے ہرے ہرے

زندہ دلانِ شہر کو کیا ہوگیا فراز ہے تھے بچھی بچھی بیں تو چبرے مرے مرے

آ گ

مفلو! اپنے مقدر سے شکایت نہ کرو اس سے انہان میں فرق آتا ہے ہم تو ناچیز سے بندے ہیں ہمیں کیا معلوم انہاں کی ایمان میں کیا معلوم کو ناچیز سے بندے ہیں ہمیں کیا مصلحت بردال ہے کونی بات میں کیا مصلحت بردال ہے کتنے گراہ و گنہگار ہوئے جاتے ہو

مرمر و آبهن و سیمال کی عمارات بلند ای پندار ای شان ست استاده بیل ای خدا صرف غریبول پیستم ذها تا ہے'

کی خاک ہوئی جائی ہے ونی اپنی اللہ کھیں کہتے ہیں مگر خام عقائد والو کا اللہ کا

کیا کہا ؟'' خانمال برباد ہوئے جاتے ہیں اور مربرم آگ کے ہے جاتے ہیں اور مربرم آگ کے ہے جاتے ہیں ایک کے جاتے ہیں ایک کے برحم لیکتے شعبے این ایک ایک برائے کے دیتے ہیں ایک کا کہ موئی جاتی ہے ونیا اپنی ایک کا کہ موئی جاتی ہے ونیا اپنی اور اس آتش وظلمات کے سیلاب میں بھی

شنا تو ہے کہ نگار بہار راہ میں ہے سفر بخیر کہ دشمن ہزار راہ میں ہے

گزر بھی جاغم جان وغم جہاں ہے کہ بیہ وہ منزلیس بیں کہ جن کا شار راہ میں ہے

تمیز رہبر و رہزن ابھی نبیں ممکن ذرا تھہر کہ بلا کا غیار راہ ہیں ہے

گروہ کیکلہاں کو کوئی خبر تو کرے ابھی بچوم سرِ رہگزار راہ میں ہے

نہ جانے کب کا پہنچ بھی چکا سر منزل وہ شخص جس کا ہمیں انتظار راہ میں ہے

فرآز آئرچہ کڑی ہے زمین آئش کی اس اس اس میں ہے'' ''ہزار ہا ہجر سایہ دار راہ میں ہے'' مب ہوگ سے سنگ ملامت نکل آن مس شہر ہیں ہم اہلِ محبت نکل آئے

اب ول کی تمنا ہے تو اے کاش میں ہو آنسو کی جگہ آئھ سے حسرت نکل آئے

ہ گر کا دیا گل نہ کرو تم کہ نجانے کس بام سے خورفید قیامت نکل آئے

جو در پے پندار ہیں اُن قبل گہوں سے بار ور سے بار میں میں اسے بار ہوں ہے ہیں میں میں میں اس

اے ہم نسو آپتھ تا کہو عبد ستم کی اک حرف سے مکن ہے حکایت کل آپ

یارہ مجھے مصلوب کرد تم کہ مرے بعد شاید کہ تمہارا قدو قامت نکل آئے

بيركهيت بيركهليان

میر کھیت ہمارے ہیں میر کھلیان ہمارے ہورے ہوئے اگرے عمر کے ارمان ہمارے ہم وہ جو کڑی دھوپ ہیں جسموں کو جارکیں ہم وہ ہیں کہ صحراؤں کو گلزار بناکیں ہم وہ ہیں کہ صحراؤں کو گلزار بناکیں ہم اپن فہو خاک کے تودوں کو بیا کیں اس پر بھی گھروندے دے وریان ہمارے میں ہم دیدے ہمارے دیا تھیاں ہمارے میں ہمارے ہیں، میر کھیان ہمارے

ہم روشی لائے ہے لہو اپنا جلا کر ہم پھول آگاتے ہے لیے بیتے میں نہا کر ہم پھول آگاتے ہے لیے اپنا مل اُٹھا کر لے جاتا مگر اور کوئی فصل آٹھا کر رہنے ہے ہیں دامان ہمارے رہنے ہے ہیں دامان ہمارے یہ کھیت ہمارے ہیں، یہ کھیان ہمارے یہ کھیت ہمارے ہیں، یہ کھیان ہمارے یہ

سیجھ ایسے ہم نے خرابے بسائے شہوں میں جو دشت والے تھے وہ بھی اُٹھا آئے شہروں میں

جاری سادہ ولی ویکھیے کہ ڈھونڈت ہیں ہم ایپنے ولیس کی باتیں پرائے شہوں میں

سیجھ اس طرح سے براک یام و در کود کینے ہیں زمانے بعد کوئی جسے آئے شہروں میں

سُنا ہے جب بھی کئی ہے بہار ورانہ تو چند اور چن مسکرائے شہروں میں

قدم قدم پہ ہوئے گئے تجربے پھر بھی ہمیں حیات کے غم تھینچ لائے شہوں میں

ہوا نہ دو کہ بیہ جنگل کی آگ ہے یارہ عجب نہیں ہے آگر بھیل جائے شہروں میں سبب فراز ہم وہ غزالانِ دشت و صحرا ہیں

اسے کر کے جنہیں لوّب ل نے شہرال میں

0

جن کے دم سے تھیں بستیاں آباد سنج وہ دُب بین کہال آباد

جل رہے ہیں برے کھرے گلزار غم ہوا ہے کہاں کہاں آباد

کہہ ربی ہے شنستگی دل کی تھا کہنوں ہے بید مکال آباد

چند منظر اُجاڑنے والو ہو رہے ہیں کئی جہاں آباد گھر جال کر نہ رو محبت ہیں ہیہ تو ہوتا ہے ضانمال آباد

کتنے تارے فراز ٹوٹ چکے ہے ۔ ہے ابھی تک بیہ ف کدال آباد ,

ق فلے گزرے ہیں زنجے یہ پا

رہے شہر ترا

وائم سيوو

ول ہے یا هبر خموشاں کوئی نه کوئی جاپ نه دھر^{د کی}ن نه صدا

آخر عشق ک رسونی ب اب ہوا چرجا تو گھر گھر مو گا

جھے کو دیکھا ہے تو اب سوچتے ہیں جھے سے سے ک سبب کیا ہو گا

وہم تھا قافلۂ ہم سفرس مُرد کے دیکھا تو کوئی ساتھ نہ تھا

9999999

0.006.006.006

سی و گمال ہے اب کہ مرے ساتھ تم بھی تھے باک وہ روز وشب کہ مرے ساتھ تم بھی تھے

یادش بخیر عبد گزشته کی صحبتیں اک دور تھا تبب کہ م ے ساتھ تم بھی تھے

ب مہری حیات کی شدت کے با جود ول مطمئن تھ جب کہ مرے ساتھ تم بھی ہے

میں اور تقابل غم دورال کا حوصلہ کچھ بن گیا سبب کہ مرے ساتھ تم بھی تھے

اک خواب ہو گئی ہے رہ و رسم دوئی اک وہم سا ہے اب کہ مرے ساتھ تم بھی تھے

وہ برم ووست یاد تو ہو گی تمہیں فراز وہ کفل طرب کہ مرے ساتھ تم بھی تھے

CONTRACTOR OF THE PROPERTY OF

マンショウンショウンショウンショウンショウンショウ

گوارا بھی سبی جو دکھ ترے بی مر ہم کو کئی غم دوسرے ہیں عجب اہل چمن کے دن چرے ہی بہاروں کے بگولوں میں گھرے ہیں وطن میں وضعداری نے نہ جیوزا یرائے شہر ہم در در پھرے ہیں ساتے کھر نہ ونیا کی نظر میں نہ جائے کس بلندی سے کرے ہیں ننیمت ہے جو ہس کر بات کر لیں ہمیں مت چھٹریے ہم سر چرے ہیں جو دنیا کے جوئے وہ سخت روئے خوشا وہ لوگ جو اب تک ترے ہیں ابھی سے کیا حدیث قع دریا ابھی تو موج ساحل میں گھرے ہیں فراز آج الفاقاً مل کئے بیا صاحب بھی تو دیوائے ترے ہیں

Sand the contraction of the cont

اوراب فقط تو زمین کے اس شفق کدے میں ستارۂ مبح کی طرح

روشی کا پر چم لیے کھڑا ہے

بیایک منظرتیں ہے

اک داستان کاحقہ نہیں ہے

اک دافعہ بین ہے

اک دافعہ بین ہے

میبیں سے تاریخ

ایٹ تازہ سفر کا آغاز کررہی ہے

میبیں سے انسانیت

نن رفعتوں کو یرواز کررہی ہے

نن رفعتوں کو یرواز کررہی ہے

میں آج اس کر بلا میں بے آبرونگوں سر شکست خورد ہ جیل کھڑا ہوں جہال سے میراعظیم ہادی

حسين كل سرخرو كيا ہے

سلام أس ير!

قسين!

اسمير سام ريده

يدن دريده

سدار انام برگزیده

ميل كربدا كالبولهووشت ميس تخي

وشمنول کے زیجے میں

تنغ دردست د مجتابول

میں ویکھتا ہوں

كەتىر بے سرر بے رفتی

سب بمنوا

سبھی جا نفروش

ا ہے سروں کی فضلیں کتا تھے جیں

كلاب تجمم اليخ خور مين نباي بين

ہوائے جانگاہ کے بگولے

جراغ ہے تا بن کے چبرے بجھا بھے ہیں مسافران رووفائٹ لٹا بھے ہیں على جال يحياكر

وَاكَ وَلَمُ لِي جَالِ بِلْبِ بِهُولِ

وَ عِنْ اوراً عَانَ كَ عَرَّ وَثَمْرُ

عار = 7رام جُه پر

من وه جال لُواكر

من وه جرائي چَتُو گيا ج

سحر کے سُورج

سحر کے سور ن میں رور ہا ہوں سکہ میرامشرق اہواہو ہے دہ میرامشرق جومیراہاز و ہے میرادل ہے مری نمو ہے جومیر سے اطراف کا نشاں میری آبرو ہے

لہولہوہے سحر کےسورج میں نصف تاریک

نصف روشن ہوں

کیا ہواہے تھے کہن لگ گیا

کے میراد جو دنگڑوں میں بٹ گیاہے

تری شعاعوں کا نو را ندھیروں میں گھٹ گیا ہے

كە تىج بررەنىة رفاقت بى كٹ ئىيا ب

سحر کے سورج

میں اینے پیکر کی نصف تصویر ہو گیا ہوں

میں آپ ہی آج اپنی تحقیر ہو گیا ہوں

مين اسم تصغير بهو كميا بهول

میں اپنا آ دھابدن لیے س طرف کو جاؤں

کے دکھاؤں

بيشيشهٔ جال کی کر چيال

البيخواب ريز _ كهال جهيد وُل

میں این وحدت کہاں سے لاؤں

سحر کے سورج

ستم کی آندهی زیرے

توميس بيأجاز أتحصيل جهيك سكول گا

سسك سكول گا

لہوکی بارش تھے

تو میں اس دُ تھی بدن کو تھیک سکوں گا

امیھی تو میں جائنتی کے ذہرے عذا ب میں ہوں

جو پابدزنجیر منفعل گردنیں جھکائے عدو کے نریخے میں ان اندھیروں کی سرز میں کی طرف رواں ہیں جہال حقارت کے طعن نفرت کے سنگ رسوائیوں کے بازار منظر ہیں محرک سورخ میرین شدد کچھوں

بیرُو ندو کیمے بیرجال نئاروں شہیدیارول کا چیچی تا ہوندو کیھے بیرمیں ندد کیھول بیرمیں ندد کیھول بیرئی ندد کیھے

جوبجھ ڪيوه چراغ ديڪھول كهامينه مانتضكا داغ ويكيحون محر کے سورج مری نظر میں توان رفیقوں کے قافلے ہیں جوگھر ہے نکے تھے سراٹھائے قدم جمائے جومنتظر تنهي كدرزم كاوطلب بدائ جوآ ز ماکش کی ہر گھڑ ی میں یقین کی مشعلیں جل ئے وطن کی ناموں کے لئے بے شار باز وعلم أثفات رواں ہوئے تھے پہر کر کے کہان کی جانبیں رہیں کہ جانبیں مروفاير ندحرف آئے

سحر کے سورج مری نظر میں انہی رفیقوں کے قافعے میں کرجن کا پندارریزہ ریزہ کرجن کے ماتھے عرق عرق میں

ON THE PROPERTY OF THE PROPERT

بيروت _ا

CHOUNDAND CHOCKO

يەكون معصوم ہے که جن کو سیاه آندهی دید جمه کر بچهار جی ہے انبيس كوئي جانتانبيس انہیں کوئی جاننانہ جاہے یکس قبلے کے سربکف جانار ہیں جن کوکوئی بہیا نہائیں ہے کوئی بھی پہیا تنانہ جا ہے كدان كى بيجيان امتحال ہے كمان كى يجان من زيال ہے ئەكونى يجەندكونى باباندكونى ، س تحل سراؤل میں خوش مقدرشیوخ نیپ يادشاه يُب بين حرم کے سب یاسیان عالم پڻاه چيپ ٻي منافقوں کے گروہ کے سربراہ چپ ہیں تمام ابل ریا کہ جن کے لبول پہنے

ا بيسر بريده بدن ہے كس كا بیجامه خور کفن ہے کس کا بياخم خورده ردا ہے كس كى یہ یارہ یارہ صداہے س کی بیکس لبوے زمین یا قوت بن گئی ہے ییس کی آغوش کس کا تاؤیت بن گئی ہے ا برس مرکز کے سیونت ہیں جود بارا نگاریس کھڑے ہیں پیکون ہےآ سرامیں جوتنني قاتلال ہے تنی ہوئی فصل کی طرح جابجارات ہیں بيركول مال ہے ا چواہنے لخت جگر کو ملے میں ڈھونڈ تی ہے

خوں بہا

اُجر تی قاتل کی صورت ہے جس و بے در دلمحول کا خدا آج بہلی ہار جیسے آل کر کے سخت شرمند ہ ہُوا ہ خت شرمند ہ ہُوا ہ بی تن ہی کے لہو میں تر بتر معصومیت کی راکھ میں لپٹی معصومیت کی راکھ میں لپٹی مزوجی آرز وجیئی کرآ خرکس عداوت کس اراد ہے کرآ خرکس عداوت کس اراد ہے

ایک منعم کی طرح اجرتی قاتل نے میرے سامنے مجھرے ہوئے اوراق پر لفظوں کے پچھٹل وگھر یا قوت ومرج ں۔۔۔۔رکھا: ہے لوخوں بہا اور میں مقتول کے مجبور دارث کی طرح دیسے ہوئی

عزيزان وطن كي ياديس این ژولیده و بوسیده قمیصوں کی طرح جن کے دھنوں کوتو خو د کا مشینیں بھی نہیں دھوسکتیں یہ جوزنگار ہیں غربت کے خوداً زارجوتار یکیاں ذہنوں کی ہیں الأنش جسمون كي بين ال طَرح سنتھالے ہُوئے پھرتے ہو كهجيم ريتهمارے دل وجال ہوں اس گھڑی تم ہو جہاں مملكت خوات تبيس بال کسی سوچ کا گردا بہیں زندگی ہے کی طرح شوخ ہے طر ارتبیں ازمراب فيس اييخ تشكول كود مبيزيه ركهة و كه در يوزه گري

بيرس 1944ء

مت سوجو! Jugace ئے سرخ انڈیلی تو کہا تم يهال آيء جو اس ملک کے اس شیر کے اس جبال بين جبال سب کے سب رفض کنال تغييب ست ادامت سوجو حالتي رات کے چرے یہ ہے خوشبوکی روا منت سوجو

> تم بھی کیالوگ ہو پردیس بھی آتے ہو تو لے آتے ہو پیارشب در دز دول افکار

ر باعی

ظلمات کو موج نور کیے سمجھیں
پھر برق کو برق طور کیے سمجھیں
مانا کہ یبی مصلحت اندیثی ہے
ہم لوگ محر حضور کیے سمجھیں

آشوب سمہر دہر کے سوداگر ہیں مغرب کے سوداگر ہیں مغرب کے سمی شہر کے سوداگر ہیں ہم تم آب میں مانگتے ہو ان سے جو ان ہے جو لوگ فقظ زہر کے سوداگر ہیں جو لوگ فقظ زہر کے سوداگر ہیں

چ چلواُ سشهر کا ماتم کری<u>س</u>

ی بدن انگار ہوئے کا مسبحی موسم ہمیں بیارے رہے اس شہر کے

جو بدمقدّ رتھا

ر جرس کی ساری دیوارین فصیلیں تھیں کوئی روزن ندر کھتی تھیں وہ جس کی ڈودکش بیبنا ئیاں

ده و کا دود ک چهها م استکههیں جلاتی تصیں انگرروش ندر کھتی تصیں

مگرروش ندر همی هیس مار سهم از که زامه ساس ش

ڈری مہمی ہُو ٹی خلقت کی اشیں اس لئے گلیوں میں پھرتی تھیں • سر پیٹ

كه وه مدلن ندر گفتی تخلیس

مگر پھر بھی ہمیں اس شبرے

كتني محبت تقمى

محبت ہے کہ میر شہر سحر نا آشنا جس کا مقد ررات تھی یاضج کا ذہتھی گلی ٹوچوں میں بازاروں میں رجینی اس پہ جیٹھے منتظر لوگو حمہیں بھی صح صادق کا نصور

خواب بياراتها

جميل جھي تھا

چوتارول کاتل عام بھی ہم کوتو اراتھ

ہمیں بھی اور تہبیں بھی

جن سيدرا تول نے ماراتھا

یمی سُنت رہے ہم مُ

انہیں کے دامنوں میں صبح صادق جاستارا تھا

مگرال مرتبه

وسر حصية كو

روشی کااوّ لیں زینہ بھے جیٹھے

أى كى ترى منزل يپه

اب مورج کی نیلی لاش کھی ہے (جس آسیب نے شب خون ماراتھا) مگر آب سب کے چبر سے اس قد رفق اور باز واس قد رشل شل ہیں

> کہ جیسے کور پہشمال گورکن مصلوب مورج کی بجائے شہر کو دفنا کے آئے ہیں چواس شہر کا ماتم کریں جس کے بھی موسم ہمیں بیارے رہے اور ہم جسے خودا پنے ہاتھوں سے کفن بہنا کے آئے ہیں جسے دفنا کے آئے ہیں

یہ جان کر بھی کہ دونوں کے راستے تھے الگ عجیب حال تھ جب اس سے ہور ہے تھے الگ

یہ حرف و لفظ میں دُنیا ہے گفتگو کے لیے کسی سے ہم شخی کے مکالمے تھے الگ

خیال ان کا بھی آیا مجھی کچھے جاناں جو تجھ سے دُور بہت دُور جی رہے تھے الگ

ہمی نہیں تھے ہماری طرح کے اور بھی ہوگ مذاب میں تھے جو دُنیا سے سوچتے تھے الگ

اکیلے پن کی اذبت کا اب گلہ کیما مراز خود بی تو اوروں سے ہوگئے تھے الگ

دفت نامرادی میں ساتھ کون تھا کس کے مرجے ساتی ہے شہر کی ہوا کس کے

ہم تو کل نبیں ہوں گے دیکھنا کہ محفل میں اب سخن شناتا ہے یار بے وفا کس کے

عہد ہجر میں یارو شب کے حوصلے معلوم ول بہ ہتھ تھ کس کا لب بہتی دیا کس کے

کل صبیب گر جو تھ کل صبیب پر جو تھا آج نام لیوا جیں لوگ جابجا کیس کے

أب فرآز بھے پر بھی اعتبار کیا ہیجے انتظار تھا کس کا ساتھ چل پڑا کس کے

رياعي

یا ایخ رفیقانِ سفر سے کٹ جاوَ یا سیلِ حوادث کے مقابل ڈٹ جاوَ رہتے کا غبار کیوں ہے ہو حجیث جاوَ جب بڑھ نہیں کتے تو یرے ہٹ جاوَ

بر زخم کو سیتے پہ سچا لیتے ہیں ہر درد کو بم دل میں با لیتے ہیں ہر درد کو بم دل میں با لیتے ہیں تم پھواوں پہ سوتے ہو تو دکھتا ہے برن بم کانٹوں کو آنکھوں سے نگالیتے ہیں

چراغ شام وفا میں جلے ند شخے ایسے کہ دِل زدوں میں بھی من چے نہ شخے ایسے

بجوم ایبا کہ مقل میں جا نہیں ملتی یہ جال شار سروں سے شلے نہ تھے ایسے

جو اہل ول تنے وہ جال ہے کرر گے کر نہیں فرانی بار ترے مرحلے نہ تنے ایسے

جہاں کی ہفتے و میکھو تو ہم سے بیدر کرو چلو میہ مان لیا ہم بھلے ند تھے ایسے

فراز آب کے عجب آگ کی وجود میں ہے کہ ال میں رخم تو تھے ۔ با رد تھے ایسے

ᢟᠿ᠙ᢞᡳᠿᡳᢗᠵᡊᢣᢗᢑᢞᠿ᠙ᠵᢅᢣᢕᡸᢙᡑᠿ᠙ᢘᢡᢣ᠖ᠵᡦᢣᠿᢌ᠑ᢣᠿᢌ᠑ᢣᠿᢌ᠘ᢣᠿᢌᡚᡊᢐᠼ᠐ᢣᠿᢌᡚᡊᢐᠼ᠐ᢣᠿᢌᡚ

O

خود کو ترے معیار سے گھٹ کر نہیں دیکھا جو حجبوڑ کیا اس کو بلٹ کر نہیں دیکھا

میری طرح تو نے شب ہجرال نہیں کائی میری طرح اس تی ہے سے کر نہیں دیکھا

تو دھن نفرت ہی کو لہراتا رہا ہے تو نے بھی زشمن سے لیٹ کر نبیں ویکھا

تھے کوچہ جاناں سے پرے بھی کئی منظر ول نے مبھی اس راہ سے ہٹ کر نہیں دیکھا

اب یاد نبیس مجھ کو فراز اینا مجھ پیکر ابوں سمت کر نبیس دیکھا

ہر کوئی تیری داستاں انجمن انجمن کے اب کے ترے فراق میں ہم نے عجب سخن کے

دونوں کو زعم عشق ہے، لیکن اس اختداف سے میں اُسے جسم و جاں کہوں تو اُست بیر ہن کہے

وقت پہ اپنے آپ کو سب سے گلے لگا لیا یُوں تو نگار شہر کو ہر کوئی جان مُن کہے

صبط کے موسموں میں بھی دونوں شریک حال تھے فصل سپردگ ہے اب سیجھ تو ترا بدن کے

خلعت شہر یار کو سب نے قبول کر لیا میں بھی اُسے کفن کہوں تو بھی اسے کفن کے

حروف كى شہادت

آؤجس عیسیٰ کوہم نے سولی پراٹکایا ہے اُس کے لہو لہان بدن پر بین کریں

اوراشك ببياتين

فرض میں پورے اُڑ کے

ابقرض چکائیں

اس کی کھڑاؤں وہ لے جائے

جس نے صلیب بنائی تھی

جادر کا حقدار وی ہے

جس نے کیل لگانی تھی

اور کانوں کا تاج ہے اُس کا

جس كي آنكه بحرآني تقي

آؤ اب ہم سب مینی ہیں

لوگول کو بتله تمیں

مُردول کو زندہ کرنے کا

معجزه بهمى دكحلائين

لیکن اُس کا حرف تھ سب کچھ

حرف كباب سے لاكيں؟

نہ جانے ایک بھی کیا بات تھی سخن میں مرے ہزار تیر ترازو رہے بدن میں مرے

یہ کیما ورد کا سیلاب بی سے گزرا ہے یہ کس نے آگ لگادی ہے جیرائن میں مرے

ترے وصال کے نقے ترے فراق کے ذکھ ممام دائق محفوظ میں بدن میں مرے

دل فریب زوہ پھر نے فریب میں ہے کہ تذکرے میں بہت تیری انجمن میں مرے

نہیں کہ زیست ہی اپنی قبائے مفلس تھی ----فراز سینکڑوں پیوند ہیں کفن میں مرے اے تو کہ روز وشب کو مد و آفاب وے برسول کی جا گئے ہوئی آئھوں کو خواب دے

میں وہ کہ نفش کر ترے رش و ما کا بھول تو وہ کہ جھے کو دونول جہاں کے مذاب وے

میں نے تو تن بدن کا لہو نذر کر دیا اے شہر یار تو بھی تو اپنا حساب دے

وہ سنگ ہوکہ پھول، و دیعت ہے یار کی مازم نہیں گارب کے بدلے گا،ب دے

ابل بنر کے باتھ تعم کر دیئے گے آب کون پھروں کو نگینوں کی آب دے

اب جو بھی حال کوئے سمسر میں ہو فراز اب جو بھی بد دعا دل خانہ خراب دے

أول تو كمنے كو بہت لوگ شناسا ميرے كہاں لے جادال تحجے اے دل تنها ميرے

وہی محدود سا حلقہ ہے شناسائی کا یہی احباب مرے ہیں یہی اعدا میرے

میں تہد کار و رب تشنہ ربوں گا کب تک تیرے ہوتے ہوئے اے صاحب وریا میرے

مجھ کو اس ابر بہاری ہے ہے کب کی نبیت پر مقدر میں وہی بیاس ہے صحرا میرے

دیرہ و دِل وَ رَ بِ ساتھ ہیں اے جان فراز ایخ ہمراہ مگر خواب شہ لے جا۔ میرے

CONTRACTOR CONTRACTOR

أس خون كا جو برقسمت تھا راہوں میں بہایا تن میں رہا اُس پھُول كا جو بے قیمت تھا آئنگن میں کھول یا بن میں رہا

اس مشرق کا جس کا تم نے نیزے کی انی مرہم سمجھا اُس مغرب کا جس کو تم نے اُس مغرب کا جس کو تم نے جت جت مخت

اُن معھوموں کا جن کے لہو ہے تم نے فروزاں راتیں کیس کیں اِن مظلوموں کا جن ہے دیں ہے دختر ہے مختوموں کا جن ہے دختر کی زبال ہیں باتیں کیں کیں

أس مريم كا جس كى عقب لئتى ہے بھرے بازاروں ميں أس عييے كا جو قاتل ہے أس عييے كا جو قاتل ہے اور شامل ہے غم خواروں ميں

اب کس کا جشن مناتے ہوا اب کس کا جشن مناتے ہوا اب کس کا جشن مناتے ہوا اس دیس کا جو تقیم ہُوا اب کس کا گیت شناتے ہو اب کس کا گیت شناتے ہوا اب کس کا گیت شناتے ہوا اب کس کا جو دو نیم ہُوا

أس خواب كا جو ريزہ ريزہ ان آئكھوں كى تقدير بوا أس أس كا جو نكڑے تمر كا أس نام كا جو نكڑے تمر بوا گليوں ميں ہوا

أس پرچم كا جس كى حرمت بازاروں ميں نيلام بُوئى أس مثى كا جس كى حرمت منسوب عدو ئے نام بُوئى

أس جنگ كا جو تم بار كيك أس رسم كا جو جارى بهى نبيس أس زخم كا جو سينے په نه تما أس جان كا جو وارى بهى نبيس

*᠙ᢞᡳᢙ᠙ᢣ᠙ᢣ᠙ᢣ᠙ᢣ᠙ᢣ᠙ᢣᡯ᠙ᢣᠵᢐᡳᢐᡊᠸᢐᡊᠸᢐᡊᠸᢌ᠙ᠵᢌᢐᡳᢐᠩᡳᢐᢎ*ᢌ

ان ہمفو کے بنتے ڈھانچوں کا بر رقص سر بازار سریں ازار سریں یا اور سریا یا ہوں کا بازار سریا کا باز اور کو میں برل سر وار سریں برل سر وار سریں

یا اُن جھوٹے اقراروں کا اُن اُن اللہ بنا نہ اُن کا انتازہ کا انتازہ ہوئے اور کھی دُکھ کا نشانہ ہوئے اور بھی دُکھ کا نشانہ ہوئے

NI ET EL ETERNISMENT DOM 1216 PROPROPRIO DE

THE RESERVE THE PROPERTY OF TH

جمع کو مری شکست کا کوئی جواز دو! این منی اثاری افای آن من عانی

یہ اور بات تو نے زمانے کی بات کی ات کی ات کی است کی است کی است کی است کی است کی طاقہ مری طاقہ مری طاقہ

میں لفکر الم سے مقابل ہوں مر محرو ، معرب شن دی ما جان تھا مری طرف

ال نے آ کے اول ہو پکا ہے خور فرز من من معین ہیں تنا مری طرف جو غیر تھے وہ ای بات پر ہمارے ہوئے

کہ ہم ہے دوست بہت نے خبر ہمارے ہوئے سے خبر وہ محبت تھی یا رقابت تھی

بہت سے لوگ تھے ویکے کر ہمارے ہوئے

اب إك جوم شكت دلال ب ماته اب

جنہیں کوئی نہ مِلا ہم سفر ہمارے ہوئے کسی نے غم بخشا

سب اپنی اپنی جگہ جارہ گر جارے ہوئے بُجِمَا کے طاق کی شمعیں نہ و کمجے تاروں کو

ای جنوں میں تو برباد گھر ہمارے ہوئے
وہ اعتماد کہاں سے فراز لائیں سے
کسی کو چیموڑ کے وہ آب اگر ہمارے ہوئے

میں بتا تھا میں پھرتھا میں آنسوتھا ليكن ميل رياد ونول كا د ونوب ہی نے اکثر شتا كباد ونول كا میں نے اکثر سوجا توجس کو دن کا آرام نەراتول كى نىندىن حاصل بىن سارى د نياؤں كى مسافت 2/2/ اینے گفوں اور گلوں کے جروابوں کی جا ہت کا دم بھرتے بھرتے شہدی نہر س زہر کے ساگر عكة تكة مجعى بحي تھک جاتا ہوگا

میر ہے عصر کے مُوسی میں لفظوں کا گذریا حرفوں کے پڑیا کے ميري ذنياب اس ڈٹیااوراس کے دکھوں کے جب بھی مجھے میل دو میل ملتے اور تھے سار ہے افلاک اورساري زمينوں کے سارے بستے والوں کے سارے جھوٹ اور سارے کچ کے جنح اول ہے مہلت ملتی ہم آلیں میں و تیس کرت سيرهي تحي بياري با تين جبرا ورمکر ہے ماری باتیں

ت ستهآ سته دا دن اور سبلا و ن تیرے جیمنی حیلنی یاؤں کے ملووں سے ساری تھکن کے کاشٹے پخن ٹو ل تیرے در بدہ پیرائن کے إك إك جاك كوثا تكون اور جب جھ کو بیاس لکے بالموك لكرتو يج فظول كي سب ت الجيمي بهية وال كا خالص تازه دوده يلاوك 4 m. 12 11 اپی ئے کی روتی ہوئی آنکھوں کے سسكة كيت مُناوُل تا كرتو صديول كاجا كاتهكاموا اس کھلی فضا کے میدانوں میں م کھی کھوں کوسو جائے آرام کرے توميري باتوں پر کتنی محبت سے ہنستا ہے

فا اور تیرے شانے سارے زمائے کے انارے وُ کے اس کے ا تيرے ياول ازل ہے ہے کرا برتلک تصليهُ ويصحراون تم يت جيهاول يه يث جيت :ول يه و اور تير _ يوند ك ملوس كالمنات شايد جگه جهه مکل جیکے ہوں آزاك روزائر الرائد المال المرائد المرائد المال المرائد الم خوال نے سے بیال آ بیاتو یں نے ہے ایکر چیے لائب يو در كو 1 2 ale 2 2

رات اور جاند میں جب سر گوشی ہوتی ہے یاد سے دل کی ہم آغوشی ہوتی ہے

اپنا گھر چھوڑا یا اُس کا دَر چھوڑا اس کے بعد تو خانہ بدوشی ہوتی ہے

ہو چھ وفا کا ہم نے اُٹھایا یا تم لے ہم سفروں میں سے ہمدوشی ہوتی ہے

ابستی والے ایسے خوفزدہ کب ہے اب تو خود سے بھی سرگوشی ہوتی ہے

آدھی رات کو زندان کا دَر کھاتا ہے اُس کے بعد طویل خموشی ہوتی ہے

حرف فروشوں کا میلا لگتا ہے فراز جب دربار میں بردہ فروشی ہوتی ہے

The state of the s

6.606.606.60

یہ میں بھی کی جوں اُسے بھول کر اُسی کا رہا کہ جس کے ساتھ نہ تھا ہم سفر اُسی کا رہا

وہ بت کہ وہمن ویں تھا بقول تاضح کے سوال سجدہ جب آیا تو قد أی کا رہا

ہزار جارہ گروں نے ہزار باتیں کیس کہا جو دل نے سخن معتبر اُسی کا رہا

بہت سی خواہشیں سو بارشوں میں بھیگی ہیں میں کس طرح سے کبوں عمر بجر ای کا رہا

کہ این حرف کی توقیر جانا تھا فراز ای لئے کو قاتل پہ شر اُی کا رہا

A CONTRACTOR CONTRACTO

ان یے غرض جرا توں کا جوتونے ہراک نا تواں کوعطا کیں اے دائمی حکمتوں کے پیمبر كدانسان ساريے برابر ہن ان میں کوئی کم نسب کوئی برتر نہیں ہے بدكبتاب الفاظسب مقدس بين اور **ترف** کی روشن ہے کوئی توریز ہرکر تہیں ہے بدر کش مقدّ ركو نسال كارجوا ركبتا ہے آدم کونقاش مستی کا شہکار کہنا ہے کیا کچھ بہ طالم گنہگا رکبتا ہے اے روشی کے پیمبر

৩.৫০৩-৫০৩.৫০৩-৫০৩-৫

میں اکیلا کھڑ اہوں ترى مارگاه معتنی میں عصبال کے انبار سے سرنگول اک گنهکارا نسال کھڑاہے شاس کے بدن برعیا وقیاہے نه ہاتھوں میں صبیح کا سلسلہ ہے نه مانتھے یہ محراب داغ ریا ہے بيروه برمقد رب جس کا بدن مارش سنگ خلقت ہے غربال ب جس کی گردن میں طوق ملامت پڑا ہے بيزنده كزاب

یہ مجرم ہے ان دائمی اور سفاک سچا ئیوں کا کہ جو تو نے کا ذب جہاں کوعطا کیس یہ مجرم ہے حرف زن ہے کرمحراب ومنبر سے فتو کی گر وفق ند پرو زوی حرف حق چیچ ہیں فقیبان مسئر شیں حرص و بیناروورہم میں تیر ہے جینے کا آب آک ورق چیچ ہیں بیاد فارا پی جبیں کا عرق چیچ ہیں اورا پی جبیں کا عرق چیچ ہیں

چیمرا گریس ظلم کی قو توں ہے اکیل الڑا ہوں کرمیں اس جہال کے جتم کدے میں آیا کیڈرا ہوں ول منافق تھا قب ہجر میں سویا کیا اور جب تجھ سے ملا ٹوٹ کے رویا کیا

زندگ میں بھی غوال بی کا قرینہ رکھا خواب در خواب ترے غم کو برویا کیما

اب تو چبروں پہ بھی کتبوں کا گماں دوتا ہے سکھیں پتجرائی ہوئی ہیں سب کویا کیں

د کید اب قرب کا موحم بھی نہ سرمینہ کے بھی ہوتا ہے۔ بجر ہی ججر مراہم میں سمویا کیما

ایک آسو تھ کہ دریائے ندامت تھ فراز دل سے بیباک شناور کو ڈبویا کیما

᠙᠙᠘ᠵ᠙ᢣ᠙ᢣᠵᡚ᠙ᢣᢗᠵ᠙ᢣ᠙ᢣᡭᢐᢥ᠖ᡷᡷᢐᢆ᠖ᡔᢒᡊᢐᠵᢐᡳᢐᠵᢐᡳᢐᠵᢐᠵᢐᢌᢐᠵᢌᢐᠵᢐᢌᢐᠵᢌᢐᢐᢌᢐᢌᢐ

اے خدا آج اُسے سب کا مقدر کردے وہ محبت کہ جو انسال کو پیمبر کردے

سانے وہ تھے کہ پھراگئیں آگھیں میری زخم سے بیں تو مرے دل کو بھی پھر کروے

صرف آشو ہی آگر وستِ کرم دیتا ہے میری اُجڑی ہُونی آئیجوں کو سمندر کردے

مجھ کو ساتی ہے گلہ ہو نہ تنک سبخش کا زبر بھی وے تو مرے جام کو بھر بھر کردے

شوق اندیشوں ہے پاگل ہُوا جاتا ہے فرآز کاش بیہ خانہ خرابی مجھے ہے در کردے

CONTRACTOR CONTRACTOR

این طرح بی کوئی پریشنیوں میں تھا اے شہر درد جو بھی ترے بانیوں میں تھا

میں بھی پھرا ہوں کشتی عمرِ رواں لیے دینس کا سارا شہر کھلے یانیوں میں تھا

کی میرے زخم دیکھتی دنیا کہ ہر کوئی مصروف اپنی حیاک گریبانیوں میں تھا

اے دل ترے سکوں سے تری رونفیس سکیں دریا کا سارا حسن ہی طغیبی نیوں میں تھا

صیّاد و گلفروش بی خوش بخت میں فرآز جو بھی چمن برست تھا زندانیوں میں تھا

مجھے ترے ورد کے علاوہ بھی اور اور کے علاوہ بھی اور دکھ ہے ہے ہیں اور کول اور دکھ ہے ہے ہیں اور کا کی کی بڑار نم ہے ہے جو زندگی کی ہوں ہوں ہیں ہیں ہے ہے ہو ان کول اور ہم ہی کہانا ہوں اور کی ریت ہیمانا ہوں ورد کی ریت ہیمانا ہوں

گر ہ اک بار تجھ کو پھو کر جھ کی ہے ۔ یہ بیا ہوا ہے ۔ یہ بیا ہ

اور ب یہ سری متابع ہستی یہ پخص یہ زخم سب ترے ہیں یہ فیصل یہ زخم سب ترے ہیں یہ فیصل یہ فیصل کے نفیے یہ کار مرے ہیں دو اب ترے ہیں جو کال مرے ہتھے وہ اب ترے ہیں جو کیل مرے میں قربت تری کیدائی ہیں سب ترے ہیں ہیں سب ترے ہیں میں سب ترے ہیں

000000

ىيەمىرى غزلىل، بىەمىرى نظمىل

جو زندگ کے ت عفر میں کی بخیے سمی وفت یاد ہنیں کے ت اندی ہنیں کی کہتے کا تو ایک اک حرف جد بہتے کا پہن کے اندی اندی کا تیاں کی تابیوں کی میں اندی کی میں اندی کی میں اندی کی میں ایسرائیں میں ناچ انتھیں کی میں ایسرائیں میں ناچ انتھیں کی میں ایسرائیں

~.Q~270~Q~270~Q~20~Q~270~Q~270~Q~2

0000000

جس کی باتیں عجیب سی تھیں جس کے انداز خسروانہ تھے اور ادائيں غريب سي تھيں جس کے جینے کی خواہشیں بھی خود اس کے ایے نصیب سی تھیں نہ ہوچھ اس کا کہ وہ < 62 71 بہت دنون کا وه كوبكن تو تهيس تها کڑی چٹاتون سے لڑ چکا ہے وه تھک، چکا تھا اور اس کا تيشه ای کے سینے ہیں گڑ چکا ہے

<u>ᠬᢦ᠙ᢦᢛᢆᢐᠬᢐᢐᠬᢐᢐᢦᠬᢐᢎᠬᢐᢎᠬᢐᢎᠬᢐᢛᠬᢐᢛᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐ</u>

and and a supplemental and a sup

خواب مرتے ہیں

خواب مرتے نبیں کواب دل بین ندآ تحصیں ندسانسیں کہ جو ریزہ ریزہ ہوئے نو بھر جا کیں گے جسم کی موت ہے رہجی مرجا کیں گے خواب مرتے ہیں جو کالے بہاڑوں ہے رکتے نہیں ظلم کے دوزخول ہے بھی پھکنے میں روشني اورأوااور أواكيهم مقتلول ميں پہنچ کر بھی جھکتے نہیں خواب توحرف میں خواب تو نُور بين خواب مُقراط بين خواب منضور ہیں

CONTRACTOR CONTRACTOR

رباعی

اک راہ طویل اک کڑی ہے یارہ
افتاد عجیب آ پڑی ہے یارہ
کس سمت چلین کدھر نہ جائیں آخر
دوراہے یہ زندگ کھڑی ہے یارہ

غنچ کی چنک سائی دے گ یارو ساغر کی کھنک سائی دے گ یارو ساغر کی کھنک سائی دے گ یارو زندال کا سکوت کو نج اٹھے گا جس سے ایسی دستک سائی دے گ یارو

C

أداس اور زيادہ كہيں نہ ہو جاكيں فراز انجمن دوست سے چلو جاكيں

نہ اجبی، نہ مسافر نہ شہر والے ہیں کوئی ریکارو کے ہم بھی سی کے جو جا میں

جو صدیے ہم پیاگزرت میں وہ قو گزریں ہے۔ گریہ سے کوغم کیول ہے آپ تو جامیں

ا بھے ہیں ترے سودائیوں سے اہلی خرد بیادہ اور بھی یا گل میں نہ دو جا کیں

زمانہ اپنی پریشانیوں میں کھویا ہے چلوکہ منزل جاناں کو دوستنو جائیں

رباعي

تھک جانیں گے رائیر چیتے چلتے فصلے فصلے فصلے فصلے فصلے فصلے اللہ میں فصلے فصلے تاریکی شب میں نہ کئی آئے گ اللہ علی اللہ کے گ جاتے گا جاتے گا جاتے ہیں گئے جاتے ہیں جانے ہ

وفت نے ساتھ دیا ہے مس کا جی میں جو آئے سدا کر گز رو

یب دیوانوں کی رسیس تھیں یہی خون کانٹوں کو پلا کر گز رو

ایک بل تفہرہ بگولوں کی طرح اور پھر خاک اُڑا کر کر رو

یا تو موجول کے شناسا نہ بنو یو کنارول کو بہا کر گز رو

ول عجب شبر ہے ہنگاموں کا سمجھی اس سمت بھی آ کر گز رو

تو سن وقت کی رفتار کے ساتھ برق کے پیکھ لگا کر گز رو

فکر و ادراک کے دروں میں فراز مشعل طبع جوا کر گز رو اس ادا ہے تبھی آ کر گزر و دل کے صحرا کو بسا کر گز رو

سنگ فارا ہے زمانے کی نظر ول کے آکینے بچا کر گز رو

روشنی رہبر رہزن بھی تو ہے راہیو! شمعیں بجھا کر گز رو

کون جانے کہ بیہ پیٹر ہیں کہ لوگ دفیت غربت میں صدا کر گز رو

کوئی کائنا ہو کہ شبنم ہو کہ پھول سب کو آتھوں سے لگا کر گڑ رو

سفر شوق بو یا منزب نم کوئی بنگامه آنها کر گز رو

چڑھتے سورج کے پچاری نہ بنو ایخ سائے میں ساکر گز رو نہ تیرا قرب نہ بادہ ہے کیا کیا جائے پھر آج دکھ بھی زیادہ ہے کیا کیا جائے

ہمیں بھی عرض تمنا کا ڈھی نہیں آتا مزاج یار بھی سادہ ہے کیا کیا جائے

پھھ اپنے دوست بھی ترکش بدوش پھرتے ہیں پھھ اپنا دل بھی کشادہ ہے کیا کیا جائے

وہ مہرباں ہے گر ول کی حرص بھی کم ہو طلب، کرم سے زیادہ ہے کیا کیا جائے

نہ اس سے ترک تعلق کی بات کر پائیں نہ الدی کا ارادہ ہے کیا کیا جائے

سلوک یار سے دل ڈویٹ لگا ہے قراز گر یہ محفل اسراء ہے کیا کیا جائے

میں مر مٹا تو وہ منجھا سے انتباعثی مری اہے خبر ہی نہ تھی، خاک کیمیا تھی میر

میں جیب ہوا تو وہ سمجھا کہ بات ختم ہوئی سنہیں وہائے کہیں دل تہیں بدن ہی بدن پھر اس کے بعد تو واز جا بجاتھی مرک ہر اک ہے دوئی باری جدا جداتھی مرک

جو طعنہ زن تھ مری پوشش دریدہ پر کوئی بھی کوئے محبت سے پھر نہیں گزرا اس کے دوش یہ رکھی ہوئی قباعقی مری تو صبر عشق میں کیا آخری صداعقی مری؟

میں اس کو باد کرول بھی تو باد آتا نہیں جو اب گھمنڈ سے سر کو اٹھائے بھرتا ہے میں اس کو بھول گیا ہوں، یمی سزائھی مری اسی طرن کی تو مخلوق خاک یا تھی مری

فکست دے گیا اپنا غرور بی اس کو ہر ایک شعر نہ تھا ور خور قصیرہ ووست وگر نہ اس کے مقابل بساط کیا تھی مری ،ور اس سے طبع رو ب کوب مثنا تھی مری

میں اُس کو دیکھٹا رہتا تھا جیرتوں سے فراز یہ زندگ سے تعارف کی ابتدا تھی مری

صراف

ساٹھ کے تمیں، نبیل یہ تو نبیل ہو سکتا زر خالص کی انگوٹھی ہے ذرا غور سے و کچھ کی چھر یہ رگڑ اس کو کسوٹی پہ پرکھ ہر طرح جانج ہر انداز ہر اک طور سے د کچھ

جھے پہروش ہے کہ اس جنس گرال مایہ کو میرے افلاس نے کم نرخ بنا رکھا ہے دیکھ کر میری نگاہوں میں طلب کی شد ت تو نے افساف کو نیلام چڑھا رکھا ہے

جاتا ہوں تری دوکال کے بید زریں زیور بید گلو بند بید کنگن بید طلائی بید بید کنگن بید طلائی بید ندر الماری الماری الماری مقداد کا تابوت دهرا ہو جیسے

کتے مجوروں نے براہتی ہوئی حاجت کے لئے

کیے حالات میں کس زرخ یہاں ﷺ و یے

کتے خالات میں کس زرخ یہاں ﷺ و یے

کتے ناداروں نے افاہل کے چکراؤ میں

ہملے تو راکن کے بعد اذال ﷺ ویے

تیری میزان کے بیا ہے رحم سنبر ہے بلار ایک جلاد کی تلوار رہے ہیں اب تک گر سند سنگھوں کے سنگول، ہوں کے مقتل مر سند مخوں کے سنگول، ہوں کے مقتل ہر منے خول کے کر بدار رہے ہیں اب تک

ساٹھ کے تمیں نہیں ہمیں کے پندرہ و۔ و۔
اپنی مجبوری کا اظبار نہیں کر سکتا
تہ اک تلخ ضرورت ہے مرے پیش نظر
میں کسی رنگ ہے انکار نہیں کر سکتا

اُن کے وعدوں پہ یقیں، لوگ بھی دیوانے ہیں اک فقط میں ہی نہیں، لوگ بھی دیوانے ہیں

میری وحشت بی سبی مورد الزام مگر اے مر زہرہ جبیں، وگ بھی دیوات بیں

الروش جام كهال، الروش اليام كهال مروش اليام كهال مروش اليام كهال مي خرابات نشيس، لوگ بجى ديوان بي

آب تو حاصل ایمان دو عالم بین حضور آب اور دشمن دیرا با تیل

ایک ملاقات مر رہ بھی سبی جرم مگر ہم کہیں آپ کہیں، وگ بھی دیوانے ہیں

ورومندان محبت تو ہیں بدنام فراز ور نہ کچھ کچھ بیا حسیس اوگ بھی دیوائے ہیں

C

تم زمانہ آث تم ہے زمانہ آث اور بم اپنے سے بھی اجنبی تا آثنا

رائے نجر کی رفاقت بھی بہت ہے جان من ورنہ منزل پر پہنچ کر کون کس کا آشا

اب کے الی ہندھیاں اُٹھیں کہ سورج بچھ سمجے ہائے وہ شمعیں کہ جھونکوں سے بھی تھیں نا آشنا

مدتیں گزریں ای بستی میں لیکن اب تلک لوگ ناوا تفیت، فضا بیگانه، ہم نا آشنا

ہم بھرے شہوروں میں بھی تنہا ہیں جانے کس طرح لوگ وریانوں میں کرلتے ہیں بیدا آشنا

خلق شبنم کے لیے دامن کشا صحراؤں میں کیا خبر ایم کرم ہے صرف دیرا آشنا

ا پی بربادی پہ کتنے خوش سے ہم لیکن فراز دوست وشمن کا نکل آیا ہے اپنا آشنا

PORTO CARO CARO CARO CARO CONTRA CONT

1127

The State of the Control of the Cont

آ مان نہ کر دی ہو نتی موت نے مشکل روتے ہوئے بیار بردی دیر سے چی ہیں

اب کوئی اشارہ ہے شہ پیغام شہ آہٹ ہام و در و دایوار بری دایر سے پیپ ہیں

ساتی سے خوشی بھی تو چھے غور طلب ب ساتی ترے میخوار بڑی ور سے پہپ بیں

ہے رق نظین پہ ٹری تھی کے تھی پر مریان الرقار ایک ور سے پیپ بیاں

اس شہر میں ہر جنس کی بوسف کنعال بازار کے بازار بردی در سے پیپ ہیں

پھر نعرہ مستانہ فراز آؤ اُگائیں اہل رس و دار بردی دیر سے پیپ ہیں

CANCER STATE OF THE PROPERTY O

ہر ہم سفر ہے آبلہ یا دیکھتے رہو یارو بلیٹ بلیٹ کے ذرا دیکھتے رہو

کس کس کو اپنی اپنی رفاقت پے زعم ہے ہوتا ہے کون کون عُدا دیکھتے رہو

ہر فصل گل ہے غیر بیٹینی ی ان دنول صر صر حلے کہ ہاشِ صباد کھیتے رہو

شنے رہو کہ وقت نے دلی ہے راگنی دم مجر میں انقلاب ہوا دیکھتے رہو

تفا کل تو ایک نعرهٔ منصور مجمی محرال اور اب که سینکرون میں خدا دیکھتے رہو

یارو بیک جھیکتے ہی لئتے ہیں قافلے یاں خود کشی ہے تعزش یا دیکھتے رہو

احباب سوئے وارو رس تک پہنچ سے کے اور تم فراز وستِ صا دیکھتے رہو 0

کٹھن ہے را بگور تھوڑی ڈور ساتھ چلو بہت کڑا ہے سنر تھوڑی دور ساتھ جلو

تمام عمر کہاں کوئی ساتھ ویتا ہے بیہ جانتا ہوں مگر تھوڑی دُور ساتھ چلو

نشے میں پُور ہوں میں بھی تنہیں بھی ہوش نہیں بڑا مڑہ ہو اگر تھوڑی دُور ساتھ جلو

یہ ایک شب کی مدقات بھی ننیمت ہے کے ہے کل کی خبر تھوڑی ڈور ساتھ جلو

ابھی تو جا گ رہے ہیں چراغ رابوں کے ابھی تو جاگ رہوں کے ابھی ہے دور سحر تھوڑی دور ساتھ چلو

طواف منزل جاناں ہمیں بھی کرنا ہے۔ --فرازتم بھی اگر تھوڑی دُور ساتھ چلو

voigno on on on on one of the contraction of the co

مجسمته

اے سیہ فام حسینہ ترا عربیاں پیکر کتنی پیخرائی ہوئی آئھوں میں غلطیدہ ہے جانے کس دور المناک ہے لے کر اب تک تو کڑے وقت کے زندانوں میں خوابیدہ ہے

تیرے شب رنگ ہیو لے کے بیہ بان فوش جیسے مربوط خیالات کے تانے وائے اپنے مربوط خیالات کے تانے وائے میں تری سانولی رنگت یہ پریشان خطوط بیا رنگت یہ پریشان خطوط بیا ہو انہیں ونیا نے بارہا جیسے مٹایا ہو انہیں ونیا نے

رید سند سید کھینجی ہوئی زلفیں جیسے راستے سید کہار ہیں جیسے اراستے سید کہارہ ہیں محرابوں میں جامد لیکیں ابردوں کی جھی محرابوں میں اُنجھ جاتے ہیں جس طرح تیر کمانوں میں اُنجھ جاتے ہیں

جیسے یونان کے مغرور خدادندوں نے رکیزارانِ جیش کی کسی شیزادی کو گئزارانِ جیش کی کسی شیزادی کو تشین کے بیے تشینہ روحوں کے ہوستاک تغیش کے بیے جیلیہ سنگ بیں بابند بنا رکھا ہو

C

عرض غم بہی اس کے روبرو بھی ہو جائے شاعری تو ہوتی ہے، گفتگو بھی ہو جائے

زخم ہجر مجرنے سے یاد تو مہیں جاتی کھ نشاں تو رہے ہیں، ال رفو بھی ہو جات

رند بیں بھر بیٹے اور مے کدہ خالی کیا ہے جوایسے میں ایک "ہو" بھی ہو جائے

میں ادھر تن تنہا اور ادھر زمانہ ہے وے گر زمانے کے ساتھ، تو بھی ہو جائے

بہلی نامرادی کا دکھ کہین بسرتا ہے بعد میں اگر کوئی شرخ رُو بھی ہو جائے

دین و دل تو کھو جیٹے اب فراز کیا غم ہے کوئے یار میں عارت آبرو بھی ہو جانے

چلو کہ کوچۂ ولدار چل کے ویجے ہیں سے کے ہے یہ آزار چل کے ویجے ہیں

منا ہے ایما مسیحا کہیں سے آیا ہے کہ اس کوشہ کے بیار جس کے دیکھتے ہیں

ہم اینے بت کو، زلیخا گئے ہے یوسف کو ہے کون رونق بازار چل کے ویکھتے ہیں

منا ہے ور و حرم میں تو وہ تھیں ماتا سواب کے اس کوسر دار چل کے دیکھتے ہیں

اس ایک شخص کو و تیجو ہے۔ تکھ نجرتی نہیں اس ایک شخص کو ہر بار چل کے دیکھتے ہیں

وہ میرے گھر کا کرے تصد جب تو سائے ہے کئے قدم در و دیوار چل کے دیکھتے ہیں

قراز امير ہے اس كا كه وہ فراز كا ہے ہے ون؟ كس ہ مرفقر، چس كے و يعجتے ہيں

اے دلیل ہے آنے والے بتا

ي كوت نكار ل بيل ب بيني عشاق كاميد مكتاب ابل در نے قاتل کے ہے متنل کو سنوارا کیر ہے کیا اب مجلی جو رہا کا وال بین گفتاند و جین ، ایک پیاو ل میں يا آل كنى ب جيماؤل مين اب الت كا احدر كيد ب قاصد کے لیول پر کیا اب بھی آتا ہے جارا نام بھی آ وہ بھی و خبر رکھا ہو گا ہے جگٹرا سر کیسا ہے م ایک کشیده قامت پر کیا ب بھی مُندیں پڑتی ہیں جب سے وہ میجا دار بوا ہر درو کا مارا کیا ہے كَتِي إِن كُرُ البائد في إِن عَنْ وَل كَارِير فِي اللهِ یہ جر خدا کے نام یہ بے بیظلم خدارا کیا ہے پندار سلامت ہے کہ نین بس مید دیکھو یہ مت و کھا او

و الله حوام ت أيسان ب ود الله حارا كيما ب الساالات كان يورب إلى الراويون منه بور كيما ب الساية مرينال نتى بياش مؤهد موجات ين ا الای ال کی بسر وقات ہے کیا ہم الجمن آرا کیرا ہے ا جب بھی مخانے بند ہی تھے اور دا در زندال رہتا تھا اب منتی ویں کیا کہتا ہے موسم کا اشارہ کیرا ہے مینات کا پیرار کیا ہے کا معیار کیاں كل تكلى م بنى كليتي تقى اب زم أوارا كيرا ب ووی ک میں حس ک وہے کے یاد قائب کے آس توہے اریاے جدائی میں ویجو تنے کا سہار کیا ہے ملول ملكول ألف من أيل ببت جائب أيل بهت راحه أيل المت ب تر و تا ين كيا يارد وي كا خار كيا ب بیش مستم منتی بی سین بیر خامت شب گفتی بی سیس ا المیرے برقسمت وگوں کی قسمت کا ستارہ کیسا ہے جس کے لئے ہیں جال بلب،اس کوئیس ملال بھی اے دل ناصبور اب عادت بجر ڈال مجھی

دامن بار تک کہال عشق زبول ک دستری هشمت حسن و کھھ کر بھول سمیا سوال بھی

کب سے بیں اوگ سر بکف دراہ میں مثل آ ہواں ا اب تو مرے شار نو، تیم و کمال سنجال بھی

جس کے بغیر روز و شب ہنت بھی شے محال بھی اس سے بغیر مٹ گئے کس طرن وہ و سال بھی

اس کے خرام ناز سے یک قیامتیں اٹھیں اب کے قرامت کھا گئی چرنے، کہن کی جال بھی

ہم کو تو عمر کھا حتی خیر ہمیں گلہ تہیں د کیجہ تو کیا ہے کیا ہونے یار کے خدو خال مجھی

اب کے فرازوہ ہوا جس کا نہ تھا گمان تک پہن کی دوئی تو کیا ختم ہے بول جال بھی کل ہم نے برم یار میں کیا کی شراب کی صحرا کی تنظی تھی سو دریا شرب پی ا پھن نے کے واب نے قو نیمروں میں جا کے بیٹھ اے خانماں خراب! نہ تبا شراب یی تو ہم سفر خبیں ہے تو کیا سیر گلتال و ہم سبو جیس ہے تو میر کیا شراب بی اے دل گرفتنہ غم جاناں سبو الخیا اے کشتہ جفائے زمانہ شراب بی دو صورتيل بيل جارة درد فراق كي یا اُس کے عم میں ٹوٹ کے رویا شراب نی اک مہربان بزرگ نے سے مشورہ دید وَهَ كَا يُونِي عِدِينَ تَهِينِ، جِا شَرَابِ لِي بادل کرج رہا تھا ادھر مختب إدھر پھر جب تمک یہ عقدہ نہ سبھا شرب کی اے تو کہ تیا ہے در پیا بیاں رندوں کے تعلیقے اک روز ای فقیر کے گھر آ، شراب بی جام ان کے نام بھی اے پیر میکدہ جن رفتگال کے ساتھ ہمیشہ شراب کل ہم ہے اپنا یار خفا ہو گیا فراز شاید که جم نے حد سے زیادہ شراب کی سی ہے ول کی دکایت مجھی کہا نہیں کی وار نہ زندگی ہم نے بھی کیا ہے کیا نہیں کی

ہر اک سے کون محبت نیاہ سکتا ہے سو ہم نے دوستی باری تو کی، وفا نہیں کی

شکتگی میں مجھی پندار دل سلامت ہے کے اس کے در پہ تو بنجے سر صدانیس ک

جعنت اس كرنيس ب كر أس فلم كيو محله تو سير ہے كم ظالم نے انتها نبيس كى

وہ ناو ہند اگر تھا تو پھر تقاضا کیا کہ دل تو لئے گیا قیمت مگر ادا نہیں کی

جیب کے جو جت کی آگ بھی کہ فراز کیس جو نہیں کی اور کہیں بچی نہیں کی

قاصد كيوتو

TO CHO CHO CHO CHO CHO CHO

جس ہے ہوے شبرول کے سارے رائے مُكُنُّون بين اور جر جیرائن کارنگ من فی ہے کل کے موسموں اورآئے والے مُورجول كازم مركب چلوتم نے تو كالى ترخيان مقراض كرذالين قلم زنجير كرااي

تگراب ان جو و پ وجعی رویو جوتهبار مقتلون كالبيال اور تاز وخول کی خوشیو کس ورأن في و زين ي گلول ہے بازارولے شبرابول ہے ہوکر قريبة كتيلق جاتى ثين هوالحيل فاحد برافمتي بير جب قاصد كالزقيد بوت

Consideration of the construction of the const

O

ا ہے ئے زت بدلی تو خوشبو کا سفر دیکھیے گا کون انم بھولوں کی طرح مہتبیں گے پر دیکھے گا کون

و کیف سب رقص البول میں مگن ہو جا کمیں گ اور کیف سب تیم نے کا ادھر دیکھے کا کون

رخم جینے بھی تنے سب منٹوب قاتل سے بوٹ تیرے ہاتھوں کے نشال اے جارہ ار کھے کا کون

وہ ہوس ہو یہ وف ہو بات محرومی کی ہے۔ اوگ تو کچل ہاکھول رکیجیس کے شجر دیکھیے گا کون

میری آوازوں کے سانے میرے یام ودر پے تاب میرے غضوں میں اُتر کر میرا گھر دیکھے گا کون

جم چر غ شب بی جب تشهر بے تو پیمر کیا سو چنا رات تھی کس کا مقد راور سحر دیکھیے گا کون

آ فصیل شہر سے دیکھیں غلیم شہر کو شہر کو شہر کو شہر جت ہوتو تجھ کو یام پر دیکھے گا کون

ہر کوئی اپنی ہوا میں مست پھرتا ہے فراز شہر ناپُر میاں میں تیری چشم تر دیکھے گا کون O

اگر سی سے مراسم بوصانے لگتے ہیں ترے فراق کے ذکھ یاد آنے لگتے ہیں

جمیں ستم کا گلہ کیا، کہ بیہ جہاں والے مجھی مجھی ترا در بھی دُھائے اللہ تیں

سفینے چھوڑ کے ساحل چلے تو بیں کین یہ دیکھنا ہے کہ اب کس ٹھکاٹ گاتے بیں

لیک جھیکتے ہی وُنیا اُجاڑ ویتی ہے وہ سنیاں جنہیں سے زمانے لگتے ہیں

سے میں غم مجمی تصیب والوں کو فراز ملتے ہیں عمر اک کے باتھ کہاں کی فرانے سے باتھ کہاں کی فرزانے سکتے ہیں

NO CONTRACTOR OF THE PROPERTY OF THE PROPERTY

پسِ مرگ

و ہ ل شوں پرنمبر کھھ دیتے ہیں غش خانے کے تمبر

ہ تھول کی قطاریں

و چرو س کا جنگل

خاردار ملکھول کے پیچے

مجھی نے ماتھوں کے پیچیے

ومان وهوم كأكرت تتجي

جن دهرو كن

ا يك وفارشي

طالت عوام كى ب

مهزرت كالحره

ائتى ئىمى گونى رباب

بچوں کے جی ہوے سکوں کے خاسمتا سے

المحته أونعرو

معصوم ہونٹوں ہے پھوٹ کر سے سے

المتراجوا فره

كا نول

كارخا ول

اور هيتول كالقوم كالخشا بوالعره

خوشمار ندے کے سے اٹھتا ہوانعرہ

اس کھالی ہے

أس بحثى ہے

چنگاری کی طرت

ازتانا چا چکراتا ہوا

شدی ہے

لوہے کی سلاخ کی ما تند

مرخ گرم ہوامیں جذب ہوجا تاہے

يهروينو كانكارين

جو و وينو ك ال وستش نش مرر بيان

جو بول ٹیوہ س کے اپنیووں کی طرح ستقیس ہیں

وہتکے ہوئے انگاروں کو چھوٹی ہوئی

مج ہر بچ کی آواز گرتے ہوئے بچے کی آواز

ستو

أحكيال

أكبابا

الالوكو

آزادى كى توپداغى جارى ب

"مرتے ہوئے بیچ کے ہونؤں پر

أمره سوكه جاي"

لوگ کہتے ہیں

الوگ کہتے ہیں ابھی امجھی سب نے ویکھا يبال آٹھ برك كى ایک گزیاجیسی بی تھی اس کے بال نو كدارنو ثيوں ميں گندھے تھے اس نے معصومیت ہے (يوليس)و) احتجاجا مكدوكها إ اس کے بعد و مکھنے والوں نے ویکھا سرخی ہی سرخی پیشیل گئی

الم وشت كرونوك

کی کھی گھڑ کھڑ اتے ہوئے رنگدار جیتی ہے زمین پر بھرے پڑے نے ابھی ابھی یہال کھولدار سرخ کپڑوں میں ابی ٹر یا جیسی بڑے تھی ابیٹ ٹر یا جیسی بڑے تھی ابھی بھی۔۔۔۔۔۔ لوگ کہتے ہیں

\$\frac{\partial \text{\te\tint}\text{\text{\text{\text{\tin}\text{\text{\text{\text{\text{

تمہاری منتی تمہارے اندر کا سے پہنچھ الندى ئے الىرى جيئنے كاراد _ _ كيكياجث اور مشر أياب اس کے لیے مجھے ير بريز بناخون يالنے كي ضرورت نبيس 5.132 75 121-12 لاز وال نفرت كو يران يرهايے مير ب منه كوديجيو اس کی کیے س مير سادل پر پڙي جو ٽي څرا شون کا

> عکس مبین میری جاودال مزاحمت اور تمهین شکست دینه کا عبد نامه بین

میرے ماتھے کی نالیول جیسی گیری مکیروں ہے بل کھا تا ہو پسینہ نفرت كى نمو

میری طرف دیکھو ادھر میری آنجھوں میں

مير بتيورول كي گهرائيول بيل كوئي بي ييني كوئي خوف نبيس

بیلند وہ کا می خوبصورتی ہے جوطوفان سے پہلے میں جریاب

گھٹاؤں سے بوجھل آسی نوں میں نظر تی ہے ان میں

> تبه به تبهه نفرت کی سر ن تنتما بت دکھائی د _ کی

میر ے کالے اور منہوں ہاتھوں کو دیکھو جن میں تمہارے زخرے کو بین ڈکر

گا زمین کواس طرح داغ داغ کردےگا واجیسے ہے۔ اواجیسے ہے۔

> ا الم <u>نصبے کے کڑو</u>ں تسووں ہے

> > ہ جارے دل زخم زخم ہیں

> > > المحصا بحى تك

سکول جاتے ہونے

نوعمرسيدفام بچول ڪخون ڪفوارے يا^و تيب

جن کے قدموں کی آوازوں کو

ا گرد سانی بونی گلیان

الب مجمى نائس يأتيل كي

ميري يتمهمون كي توشوب ك سنوثيل

هم پی موجوده جاست برگفیم می ریزی گ

اس شرمن کے منظر کواوجس ہونے ہے بچائے کیا جب ہے کھی ہیں اوران کی سلومیں

جب جمہاری گولیوں کی یو جھاڑے خوفز دہ ہو ر

دن اور ہارہ برس کے توعمر بیچے ور ب کے ڈیون کے ڈھکنوں کے پیچھے

بناہ کیتے وقت جیھلنی ہو ہو کر گرر ہے تنے اس روز میں بھوٹ بھوٹ کررویاتھا اور میری آئیس اور میری آئیس جب سے کھلی ہیں اور ان کی سلوفیں جب ہے ای زاو ہے پر کھیمر گئی ہیں

> تا كرتم انبيل اس ونت تك نه بهطنكاسكو

> > جبتك

ميں ان شهيد بچول کا

انق منه لے لو

AND AND THE PROPERTY OF THE PR

جس کا چیر المبیال میں اُن ہے کہنا كميس تم بي ميس سے بول

بيميري منى بيميري ونيابي خواب ميرك 2 - 8.33

کے تیری مل کوتیا کی دی کوتیا ہے خو بوں وکون دیکھیے مرتبري أتكهير نبيل

میں اُن ہے کہا کہ

ام ہے۔ مع میں حسین کے سرمت کے جسم میں سے باقعوں میں مشعبین میں صد قتوں کی ہر فی تقول کی

بدن و و يوار کا بھی بموتا ہے ہاتھاشجار کے بھی ہوتے ہیں جن کی شاخوں کی توک پر صرف ایک پٹالرز تار ہتااہ يردود يوار وروه وشي رجم فهيس بين

میں ان ہے کہتا كه جي كوديكھو

نہ میری گردن میں طوق ہے اور شدمير م يا وَل مِن مِن بيرُ يال بين مگروه کت

أنئ مُسافت كاعبدنامه

م لبورا كال نيس تني 18 = 199/19 = 29 ا قوش برابول تک مگی قلا إجهال كركومها لنبيل تتي امر بهورابيگان تبيس تنا 9/ Junion - 1 كى تمام كبى مب فتار تحيي كى تبحى درون بيال تعيس، زينتي تحيير من المحصت كت

> مكرم ادشت _ تجربتي يه بات برسول كي ب... . توجو ايرده ساعتين اب جھي نو حدكر جن

مگرم را در د ب وقر تق

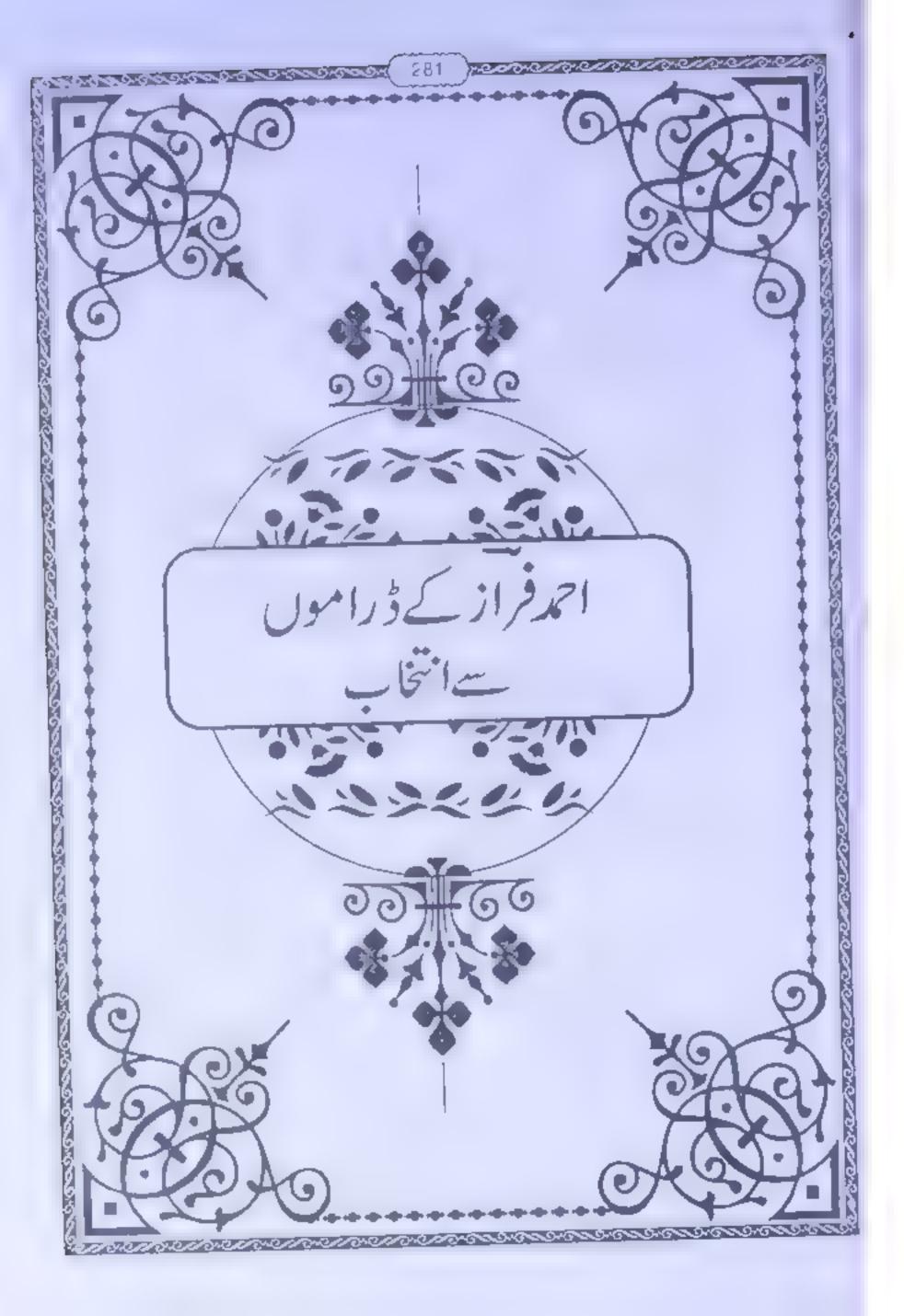
البيما ل أثيل بنتي أوم دوج وسب مرى سمت در يجية اورطة كرت

محبتوں کے صادقتوں کے سفری ساری رفاقتوں کے بيافرا كي يبازيون عیت نام کے جنگلوں ملا کی قیامتوں کے تمام پیکرتمام چیرے تھے آ کینے ان علامتوں کے جوذ ات بھی کا ئنات بھی ہیں میں سربر بدہ پکٹ کے آیا توساتھ مارے نشان لایا أنارك جدار کے _ 60

مرا ہوند ہوں کی صورت بہا و قلزم بنا گیا ہے مرا پوچیل کر مری خوش نبادمٹی کی سرحدوں کو بھے گیاہے وه ميرے چېرے بيالي آئيس لگا گيا ہے جودوسرول سے عظیم تر ہیں جوسب کی تظروں میں معتبر ہیں وه زندگی کا ثبوت بھی ہیں ثبات بھی ہیں جوذ ات بھی کا کنات بھی ہیں

ا الم بہت ہے محکوم بےرس ہیں کا کا که دست و یا کی کشادگ کا مغزاب المحموال بهي جيسات بين یران کے ماتھوں کی وٹ پر كوئي نام كنده ہے نہان کے چیروں پیر عبدنام كونى رقم ہے ا جوز اب بھی کا نات بھی ہے الله جوزندگی کا منبوت بھی ہے تیاہ بھی ہے ا میں سل موم کے اس قبیلے کا فردتھا في يركوني بحيد جانمانيس تما

میں سے این رے فسائے انہیں ساتا التمركوني مانتانهيس تتعا ہم کی جے تھے في مركزه والم كشاب ثين 🖁 كوئى بھى اك و مرے ويہي ساكيس تھا



سیابی اور موت موت کردار:۔ () زخی سیابی () دوسراسیابی () دوسراسیابی

(جوائی جہروں کی مبری مورید او فی المطر معرید است کیر والی بیاری طرف از فی ایک جو ب ایف سے وظی چوٹی پر ایک وٹی میای برف میں دیا چوا ہے۔)

سپ کی کہ ب ہوں مرے جم پر بوجھ کیسا ہے کیا بیس پہاڑوں کے بینچ دہا ہوں مری سائس کیوں ڈک رہی ہے دیشٹرک رگ و بے بیس کیوں ہے مرے ہازوؤں بیس سکت ہے نہ ہوٹوں بیس جنہش کا یارا نہ ہوٹوں میں جنہش کا یارا چٹانو یک صورت گرانبار پلکیس اُٹھ نے سے ماری تو کیامیری مینائی بھی جا چکی ہے؟

ئەچىر بەنەنظر

تەكۇلى صدايىج؟

سکیاہے؟

مجھے اپنی وازیھی اجنبی لگ رہی ہے

فقط دهندى دهند

اور برف کے بیکرال سائبال جار سو ہیں

بيسكرات كائل ہے

يا جھ پہ کا بول سامیہ کنال ہے

٠٠٠٠٠٠٠

ميرے بازويس كيون دردكى لبرأتقى

ينل زنده بول

ريكن

بدن برف میں دفن ہے

10771

زمہر بری ہواؤں ہے شن ہو چکا ہے کسی کوخبر تک نہ ہوگی

کہ میں اس پہاڑی کی چوٹی پیے زخموں سے چھلنی پڑا ہوں

جواس کرا مرگ ہے جھے کو باہر نکانے نہ ہادر فیقوں کے دستے کہاں ہیں نہ جائے کہاں ہیں تو کیا ہیں یہاں میں مہری کے عالم میں دم تو ژدوں گا تو کیا اس بہاڑی کی چوٹی بید میر ہے جسس میں کوئی نہ آئے گا نہ آئے گا کوئی نہ آئے گا کے گا کے گا کے گا کے گا کے گا کہ کوئی نہ آئے گا کے گا کی کے گا کی کے گا کے گا

موت؛ محر بین سپاہی

نقل بین ۔ اجل ۔ موت

ازل ہے ابد تک

زی محر بین سراور ساتھی

اسلیلے ذکھی ہے ٹواؤں کی واحد مسیما

کر جوزندگ کی کڑی اور بھی مسافت ہے استہ چنے موں

کر جوزندگ کے مرابوں ہے،

سجھی خابوں ہے گھیرا چکے جوں

سجھی نامرادوں کو جس تے ہی آخر سپارادیا ہے

ہنہیں زندگ تی تی ہوں

TO TO THE TO THE POST OF THE P

الميں صرف بيل أوراكيا ہے

= 10 y 25. " Pyl

يل تري " فري چاره گر مول

تري بمسفر ہول

ر ي رابير بول (موت إته برهاتي ب)

ادهرآسابی مرساته جل

يى وقت ب

جبكه يتوك جرائ سحركي طرت

ربگز رامدم کامی فریے

آنجيركوا بل حفاظت ميس

ال برف کے تندطو قان سے لے چلوں میں

تخفيح كياخر

کیسی قاتل ہواؤں کے جھکرو

ہمار ہے تعاقب میں ہیں

اےسیابی مرے ساتھ چل

(مواؤل كاشور)

PORTURE DE LA PROPERTA DE LA PORTURA DE LA P

سیای: کون ہے تو

چال

ياحثر!

بھالوك في إداكرتو

بن بلائے یہاں آگئی ہے

ميں زندہ ہوں

میری نقامت ہے تُو نے سمجھا

كه ميں زندگی ہے مفر جا ہتا ہوں

مری غیر بموارسانسول سے تونے میہ جانا

كهيس نزع يس بون

یرے ہٹ مرے جسم سے اپنی پر چیما کیں کوؤور لے ج

موت: تراجم بحسب

اور تیری آنکھوں پہراجماہے

تحقیماس کااحساس بھی تونہیں ہے

كەتوصرف كىنے كوزندە ب

ورندا كرتوبيد كي

كەتىرالبوكس قىدر بېيە چكاب

اگرتوبيدكھ

كدبييل وياقوت

جو تیرے پہلومین بھرے پڑے ہیں

ترے بی اپیوکی وہ بوندیں ہیں

جو برف پرجم گئ تیں

وجائے

کداب زندہ دہنے کی خواہر عبث ہے
چلو میں نے مانا
کہ جھے میں ابھی زندگی کی رمق ہے
مگر کس قدر
صرف دوچار سانسون کی مہلت
تری بے بسی اور نقاب ت کا بیال ہے کہ
تری بے بسی اور نقاب ت کا بیال ہے کہ
مگر جھے میں اتن بھی بمت نہیں ہے
مگر جھے میں اتن بھی بمت نہیں ہے
کہ چبر ہے ہے اس کو کھر چ دے

ترے سامنے جواند هرے بیں ان سے شاؤر بے خبر

رات بھی دن ہے۔ کھی کناف تونہیں ہے

پن^ی: چلومی<u>ں نے مانا</u>

محرتوبتا بحصے کیا جا بتی ہے

موت ازياده مين

صرف! تنا گہڑُو مان لے زندگی اک مسلسل اذیت ہے توجس سے تنگ چکا ہے

\$\frac{1}{2}\particles\frac{1}

سپای قریه

تو یوں کہد کہ میں تی_رے آگے سے بڑال دول م

موت · کیول مبیل

اور سیالزام بھی کو پہلینے کوراضی ہوں میں

سیای: دورجث فاحشه!

زندگ سے مجھے پیارے

الوت: بالأك!

ا تنا إكل نه بن

توجوما نيوكيا

اورشهائے تو کیا

اب ترے سامنے دوسراراستہ بی نبیس

اینے ہاتھوں کی پیلاہٹیں و کھے لے

ا پینے ہونٹول کی نیلا ہٹیں دیکھے لیے

این آنکھوں کی دھندلائٹیں دیکھے لے

CONTRACTOR CONTRACTOR

تؤجوها فيتوكيا

اورشهاني توكيا

الماجال"

مورت. اشداند و کمی

ب تيري منوال

تری رات ہر محدزہ کیک تر آر ہی ہے۔ تری حد

تيري بيچارگ

کرب دا ندوه کوطول دے گی

ج نَهٰیٰ زندگی تونبیں

چل مر ہے ہے چل

زندگی کے کڑے مرحلے بھول کر

عل_ چل__

سياح: منيس مين نبيس جادس كا

میں تر ہے ساتھ ہر گزنہیں جاؤں گا

موت: ایتادشمن نه بن

تيرے پيكرين تيرالبو بخد مور ہاہے

717600

طوفان کی یورشوں ہے ہیں ہے کیے گا

ادهمآ تجميحا پثاآ فيل اوڙ هادول

جو بچھ کو قیامت تلک گرم رکھے گا

ادنا مجهانو جوال

میرے سینے کی حادث ترے تازرہ جسم کو

ترے ت^نزدہ جسم کو سرمدی امن بخدے گ

SON CONTRACTOR OF CONTRACTOR O

آ جھر کوا ہے گئے ہے لگالوں یقیس کر!

کے تو کر بنا کی کی شد ت ہے نالہ کناں ہے تری بے کسی اور فرمال پذیری محمد حدم اور میں میں مد

<u>مجھے حوصلہ دے رہی ہے</u>

ىپى: فرىمى!

جھے ابنی حیلہ گری اور مکاریوں سے تہدوام لاتے کی کوشش نہر کذب کو

میں تو سردی کی شد ت ہے بیکل ہوں تجھے سے تو خا کف نہیں۔

وت: خواه آنسوخوشی کے ہول یا کرب کے

ا کھی بات ہے نہ

بِخِرا!

شام ڈھلتے کو ہے

اور میدان میں

شب کی پر چھائیاں قیمہ زن ہور ہی ہیں

کے کیا خبر ہے

ارتو

اس پہاڑی پیگھائل پڑا ہے

ترى كھوج يہيے تو مشكل ہے اورا تفا قأا گرتیرے ساتھی تخفيه ذهونذبهمي ليس يوطاصل؟ مجھے کیا سکوں مل سکے گا؟ اگرتو کوئی روز تک اورزنده ریا بھی قر کیا چرے ڈنیا کے ڈکھ زندگانی کے جنج ل تیرا تعاقت کریں گے تری بہتری ہے ای میں كهيه حيل وجحت يبال پُرسکول موت مرجا سابي: رياكار!

ن اپنی منی رایوں سے مجھے دام مین بیمانت جا بتی ہے

ين زنده ربامون

يس زنده بول

زنده ربهول گا

بحصة تو براسان نبيس كرسك كي

الجمي جھ کو جينا ہے

دت: گروجیا بھی و پھر کیا؟

تجھے زندگانی کے بارے میں خوش فہمیاں ہیں

اگرتوجيا بھی تو کیا توسمجھتاہے اس زندگی ہے محبت کرے گا جو تھ ٹھرن ہے ذکت ہے بیجے رگ ہے ذراموج اے بے خبر زندگی بسترگل نبیس

يجرذ راسوتي

سابی: کیاسوچنا

میں تو ہستی کے ہرز ررو ہم سے ہوں واقف

ممرتو بھلائے ہُوئے ہے

کہ پیجنگ ہے

موت: باؤليا:

میں نے مانا کہ ٹو جنگ میں

مرازورو وكاب

وطن كى حفاظت كاحق جان بر کھیل کرتوادا کر چکاہے

مَر بَحْهُ يُواكِ مِرتبائي لَقراور عِزيزوں كے ذكہ بُھر ہے

رِّ بِا کمِن کے

سب زیائے کے ثم جھھ کو کھا جا تھیں گے جہجی تو مجھے اس قدر لے گل ہے

که میں حملہ ورغنیموں کوجیدی ٹھیجائے بگا وں تو پيرگمر كوجاول مرے گھر کی دہلیز بردم مری منتظر ہے 4 5 4 7 E اگرتیرے گھر کے در دیام باقی رہے ہوں؟ اً گرصرف اینول کے انبار اور را کھے ؟ جیر گھر ہیں تو پھروہ تر ہے منتظر ہیں (قبتير) كفتذرجارول جانب كهنڈر ہیں ساى: توچركيا؟ مرے بازوؤں میں توانائی ہے مير ڪ ئدهون ت بندوق ' ترے تو پھرميرے بازو كدالوں كے اور بيلچوں كے رفق سفر ہيں سیابی خرابون کوتعمیر کرتار ہاہے موت: زمین جل چکی ہے سیای مین بہا بھی ویران خطول کوزرخیز بال وے چکاہوں موت: مراب بيمكن بيس ب کہ یائی کے جشے۔ کویں اور نہریں بموں کی گاتار ہارش ہے اب ختک اور بے نش ں ہو چکے ہیں

درائتی بتھوڑے میں خیس کدانوں کے پھل اور ال کو یاسب تیرے اوز اربتھیارٹرومُر کیکے بیں

سابی: محرتا کے

مين سيابي جو*ن*

ا کر بخت نے یا دری کی

ادراك بإرميرے قدم

ايخشهورل ميل بيني

تو پھرے

بيمسماركمر

منبدم كاسرخاتي

جلی کھیتیاں

اورخاموش بازار

یوں جی اُٹھیں سے

كرجير بمحمل بحرجوا بي بيس تقا

موت! بحيا

یر بیاس وقت ممکن ہے

يا بی^{. انتي}ن....

موت: تفهرتومری بات من

یہ تو اس وقت ممکن ہے جب

نے ہے یاز وسلامت ہون ورجسم کا کوئی حقہ ند بریکار ہو

مرایب عالم میں بھی تیری خوش فہمیاں بچھ کو بہکارہی میں بلاکت کی آندھی تر ہے جسم ہاریز دریرہ 'زیت کو پر ق تی ہے ابھی وقت ہے سوچ لے

بای (سال ۱۳۰۶ - بنا بات) توکیا کوئی قوت بھی

ایی ہیں ہے

کہ جوموت کے زعم ویٹدارکو پڑو رکر دے کوئی ایسی صورت نہیں

جس سے میں قلعند مرگ کومنہدم کرسکوں نبد سے میں مرکب کر سے

نهیں.. ... تن تک موت پر کس کوقدرت فی عربه پر

الرائد نبى موتار باب

تو پھر کیوں نہ میں خود کواس کے حواہے ہی کر دوں

كشاكش كا حاصل؟

فقط فزع كاطول _اور پير

بزيميت هكسب نفس

(موت کی طرف دیکھتے ہوئے)

موت!

میں صرف اک شرط پرزندگ کی متابا گراں تیرے قبضے میں دینے کو تیار ہوں شب ا

CARRICANO CARROLANDO ANTO CARROLANDO CONTRAR DE CONTRAR

(قَبْتِهِ عُلَى بِ)

بھلاموت سے بھی کسی نے کوئی شرط منوائی ہے؟

سابی. جانتا ہون کہ میں

ووسرول سے کی طرح بہت بیں ہول

اگرآج تک کوئی جھے نہ جیتا

توجھ کو بھی مرنے میں پھر عذر کیوں ہو

مگروشمن زندگی

صرف اك شرط بر

موت: كونىشرط؟

سپاہی. میں میر کہ جب جنگ کا خاتمہ ہوتواک روز کے داستے قر مجھے جھوڑ دیگی

بس اک روز کے واسطے

تاكه مين اليخ غازي رفيقوب كي صف مين كفرا،

فنتح کے گیت گاؤں

ظغرمنديريم كطفيو

سلامی کی تقریب میں

دوسرے جال نثاروں کے ہمر ومیں بھی کھڑا ہول میں میں میں میں میں اور اس

م ے کان بھی یوم نصرت کی تو پول کی گونجارے کو نے انھیں کے

اورأس وفت

جب فتح ونصرت کے نغمات ہے سرزمین وطن کی فضارتص میں ہو

میں عجلت ہے گھر جائے دیکھوں

مرادل دھڑ کتارے گا

جب تلک پیمران خزوه جسم ان سانوں کی مانند نیابه ند ہوجائے

ين مار

اِس بہاڑی کی چوٹی بیددم توڑ دوں گا حمر تیرے آھے نہ ہر گز جھکوں گا ممکن تہیں ہے

کہ میں تیرےآ گے سپر ڈال دوں

وت: حصله احصله!

اے سی بی بید ہوت باشر ورمیث ب اگر مجھ سے تو ہارتنگیم کر لے قرید ندک سے ای ندا ہے تی ک تا ہے وی جوروز ازل سے ایر تک رہا ہے رہے گا

> نداس سے زیادہ ند کمتر نداس سے زیادہ ند کمتر

(قدموں کی جاپ نانی، ہے لگتی ہے کھدورسیا ہوں کے چرے جن میں ہے ایک کے تندھے پر برف ہٹائے وا کیدال اور دوسر ہے ہے كنده يرتبه كياام ريرده إب) م ہے ہی رفیقوں کے قدموں کی ہانوس آواز میری طرف الاھ رق ہے قب کیا کہ یہ زفیاں کے عجس میں ای آريبهول موت: کہاں بے وقوف سابی: أسطرف بوت (ويو نه دوار بنتی بے اقد موں کی جاتے ہے تر ہوتی ہے) باؤك يديماعت ووهت جوياشي محاسا كانى ي سَن تو! (كدا ول اور بيليول كي مرز بي كيفي واز) یہ تیرے در مال نہیں گورکن ہیں میابی وه به تا مجلی بول زنره تو بین ورزندون که رشمن نبیس بيرمر _ شير دل جم وطن ميں (يمره بعندي تره في يرم وز بوتا سے) بهارى په چڙهنا نفسب تل TO THE POST OF THE

و وسراسیای بہال چندس نسول کوستانے کے بعد آ کے پرھیں گ كداب اور جلنے كى طافت مبيس ہے يها سابى: محكن عمرى بريال ريزه ريزه جوني جاربي جين يبل ترعيال كاف وي كه ا او دوسرا: کہاں۔ چندسکریٹ بجے ہیں۔اگرجہم الما المنامت ہے ہیکی۔قیامت کی سروی ہے ووسرا على بيئوت المجتى بموفى مرم على يا الى كاتب جی بوتو کیسی رہے گی چلواک پیالہ۔ بیس دو ہی ووسرا يبال كون زخمي ملے گا؟ (دونول منته میں) ین تصوری جادوگری کوب ہے ا وسرا با با خیالی بار و کی خوشیو ہے بھی چھسٹی ہو لی ہے (سیای کے کرائے کی آواز آتی ہے) ا سای : میں زندہ ہوں۔ زندہ ہوں اس بدلفس کوم ہے سما ہے ہے ہٹاؤ

یبہال معجزہ ہے تو جدری کر و۔رات ہونے و ہے (دونوں سپاہی زخمی سپاہی کے قریب آجاتے ہیں) ریب آجاتے ہیں) (چھوتے بُونے) واقعی اس میں جاں

<u>voronorionorionorionoriono de la contractiva del la contractiva del la contractiva de la contractiva </u>

ا تەراە يىل ئىينىڭ جاڭىن ئىسانودىقى جىوپ اورىمىن ی سےدم وزور کے میں اِن تعاقب کروں گی میں اِن تعاقب کروں گی 手具は高い (دوٹوں سیای! اِدھراُدھرے برف ہٹاتے ہیں اور زخی سابی کواٹی کر کندھے يردُ الني كونشش كرت بين - مواكا شور اور برف باری کی شدت بره جاتی ہے) یمل پاک فر با تحدود تا که بیش ای و کد ہے بیآرام سے ڙ ا**ل** لول سپائی کا جمدروساتھ سپائی کی زوتائے۔ آؤڈ رحم اوٹر سے (زقی سیای کراہتاہے) رقی سیابی: مرے ساتھیوائم کو تکلیف ہوگی بيدمتنا ندعيراب اوريد خطرب فقط چندس شول کامیمان ; و ب ..

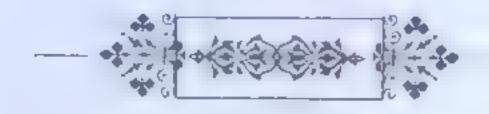
برتمبارے ہے: ندگی کے مدوسال کی ہے کراں واویوں ہیں يهواسياى تنبيس تم ملامت رجوك - الارك وطن كے سياى كهاب زندگي اورمحفوظ . ستے يتم گامزان بو يحيي بو (علنے لکتے ہیں) زخی ساہی: محرظامتوں ہے جی راستے ڈھک کیے ہیں بیکھائی نہایت کطرناک ہے ا پنی جانیں مری زندگی کے لیے مت گنواؤ ومراسای بهن زندگ ب-سیای بمیشدسیای و ریتا ب اس کے لیے ہی کطر ناک رہتے ہے ہیں مري م ت کي ت كيهمتم كوزنده سادمت كجروم وبال المجلين جس جکہ اس مقدس زمین وطن کے زن ومرد۔ U19.3/4 ہوم نصرت کے موقع یہ غازی سپوتوں کو فخر وعقیدت ہے دیکھیں سے تو يوں کی ونجار میں ان بہاور جوا ول ہے تحریم کے پھُول رسیں سے جوجنگ ہے سرخروہو کے آئے

BOLLO BOLLO

"أے"

میرے تجیئے کے جارے ہیں
مجھ سے چھیئے لیے جارے ہیں

یہ کیسے سپاہی ہیں کتنے نڈر ہیں
کہ میں تھاک گئی
اور میہ جارے ہیں
مجھے مات و نے کر
مجھے مات و نے کر
مجھے مات و نے کر
مہر موت منے کا گر پڑتی ہے)
(موت منے کا گر پڑتی ہے)



آخرشب ئے ہم سفر

\$Q_DAY COMO DE PORTO DE LA PORTO DEL LA PORTO DE LA PORTO DEL LA PORTO DE LA PORTO DEL LA PORTO DE LA PORTO DEL LA PORTO DE LA PORTO DEL LA PORTO DELA PORTO DEL LA PORTO DELA

یابی: میآواز کیبی ہے جیسے کوئی شد ت کرب سے رور ہاہو مگراس ہے؟ نصف شب ہو چکی ہے یہاں کون ہوگا؟

ا بیبال کوئی ذکی روح میرے مداوہ نہیں اور بید چندراشیں کوئی ذک روح میرے مداوہ نہیں کا دور بید چندراشیں کوئی زندہ پیکر کے اور بید کا دور ہوں میں کیا کر ہے گا کہ بینان واوی مرگ میں کیا کر ہے گا کہ بینان واوی مرگ میں کیا کر ہے گا کہ بینان کر ہے گا کہ بینان کوئی شکلت درویا م

مدّ ت سے ابو نمی کھڑے ہیں (پرندے کے بجز پھڑانے کی آواز)

> النہیں بیمراواہمہہے پیشب کتنی جیبت فزائے کہ میں پئی آواز ہے کا پینے لگ گیاہوں (دو من روحان)

(وورے درنے کی تو زیجہ و محق تی ہے)

CONTRACTOR CONTRACTOR

نہیں واہمہ پڑیں یقیف کوئی رور باہے بیآ واز عرت ک ہے جیسے گھا کل پرندے ک رخی صدا مننے واسے کے دن پرخواشیں گائے

مگریشام تک تو و اله مجھی

فقظ چند ہے نو رشمعیں

فنكست ظروف

اورم رجھائے کچھولوں کی ویرین خوشبہ تھی

آ وازکوئی نبیس تھی

فقط غامش اوراند عيرا

يبال تك كەمھېرى تېمى بۇ كى تىنىنى ك

بےصدا ہو چکی تغییں

تو پھر اس سے كون ہے؟

- 9

بإمراءابهم

32

کوئی میں مو

كوني بدرون

جورب يكركن فرات يمل

ناك يناب: و

تگر میں سپای دو ب

ان واجموں ہے جھے یا تعلق

L'ULL L'ULL L'ENGLES BURGES BURGES

خواه پره مجلی : و

میں اس جنوب فغال کا تعاقب کروں ہ

(پندوں کے پڑ پڑانے کی آواز)

(ترمول كي جاب اورسكيان أجرتي بي)

آوازنم (بخن) سنو!

نمبرا: جيكوني اوهرآر باب

نمبرا چیواب نشوورنه جم بھی نہیں کے کیس پ

نمبرا تجلام نے والے بھی یوزاری سے زندہ بور سے تا

يهان تك پانينا بحى خطرے سے فال بين تى

مگر جمتری و کھانچ کی اتبایر سے تا بوت و پر چھا بیول کی طرح

رين رين اللها الها اللها اللها اللها اللها اللها الها اللها اللها اللها اللها اللها اللها اللها اللها اللها

يهال ب العربي والعربي كالوقف على كووشى ب

سيهار على قدة بوشمنول كتسلط ين ب

ورنه معبد بھی

اشوييو

(بھاری قدمون کی آ واز بر گخله معبد کی وبلیز کی ست)

بزهتی چل آری ہے..... مسکیاں بڑھ جاتی ہیں) سرغ سرع میں

تمهبیں اس جوال مرگ شوہ رکے تم کی قسم اب أنشو

چلو ہم چلیں دوسرے رائے ہے گل جا کیل ور نہ

ستوپاؤل کی جاپ وحربی کو براحتی چی آرتی ہے

(آوزار برطق على آربى ب- مسكيال جاری جیں۔ دونوں کرداروں کے قدموں کی ط بالمحركر غائب جوجاتى بيد بعاري فترمول کی بیازے واقے کے ا

سیابی، کون ہے؟

(mys)

كون بيد؟

(win)

(قدم ن وازقريب آكرزك بالى ي)

بنا کون ہے و؟

بناور نه تیرے لیے میرے پستول کی بیٹ گولی بھی کافی رہے گی

(سکیاں)

(پيول ير نے کي آواز)

(خودکاری کے انداز میں)

نہیں ای جلدی نہیں جاسے

ذراروشیٰ میں أے د مکھلوں فرراروشیٰ میں أے د مکھلوں

عورت توزك كيون كية مارة الوجمجيجي، جمجيجي،

مجھے زندگی ہے ذرابھی محبت ہیں ہے - 1/6-12 - 1/6-

(سکیاں)

یابی: مرتویهان اس

ایک دیران معبد میں کیوں رور بی ہے

بھے یہ جر ہے کہ اب اس علاقے پادیم ن کا قبضہ ہے

اورکوی بیچه بھی تبیس بات

إس كاانجاك كيامو

اور پرتم تو محدت ہو

يناس لي

عورت: قل كرنے سے تحبرار ماہوں

يبى كہنے والے بوتم

مير يشوبرك قاتل

مجھے زندہ رہے کالا چینیں ہے

میتا بوت جومیر ےخوابول کامڈن ہے

میرے جوانمرگ شو ہرے لاشے کامسکن ہے

ال کوم سے فون کے سرخ چھوول سے گان رکروہے

نه میں جانتا ہول کہ تو کون ہے اور بیتا بوت کس کا ہے

ON CONTRACTOR OF CONTRACTOR OF

میں تو فقط تیرے روئے کی آواز سن کراد تقرآ گیا تی

عورت اگرتونبین تو کوئی تیراہم جنس ہوگا

كەرىپىظىم احسان بىورگا

کہ قاتل تو سب ایک بیں ایک ہے ہیں مجھے اِسے کیا سرندنہ عرب سرندنہ

کس کے نیخر سے گھا کل بنو ٹی ہوں م

محصاس ے کیا

ئىس كى شعل ئىشىلىن ئىلى ئىلى ۋار

وہ جخرتر اہوکہ تیرے رفیقوں کا ہو

ميں تو گھائل بُو ٽي

آگ تُونے نگائی ہویا تیرے ہمراہیوں نے

مراآشيال توجلا

سپای بال بیاتی ہے

ممرنيك خاتون

مید ندگی کا وطیره رماہے

فيسمى لطف كى ساعتين

اور بھی ظلم کےروز وشب

اس کے تخیرسب ہیں

مجتمح كياخر

کون ظالم ہے اور کون مظلوم ہے کا بڑی معصدہ گریاں

ہر کوئی خودکومعصوم گردانتا ہے یہاں تک کے تا تل بھی اور بید حقیقت بھی ہے آج میں تیری نظروں میں قاتل ہوں کیونگہ

مراجهم مقنول کے دارسے نیج گیا ورنہ ہم ایک ی تینیں لے کے اک دوسرے کے مقابل ہُو نے تنجے اگر چہ بیدؤ کھ جال سل ہے مگر حوصلے کے سواکوئی چارہ نبیں

كورت: حوصل

تم تو بنظر كر بواس ليرى بيرسب كهدر برم بو حميل كيا خر

میرادل پیٹ رہاہے

مری روح ٹم ئے جہنم میں ڈو بی بئو تی ہے مری س نس نشتر کی ما نندمیر اجگر چی_رتی ہے

تتهبيل كيول ثبرهو

سمبين تو فقط ل سرناسکها يا گيا اور بس

زخم کی شدرتوں ہے مہین کیا

جھی تو بیسفاک افعاظ

بمدرد یوں کی حسیس تر میں کبیدر ہے ہو پیر

پی، سمبیل ال کافل ہے... سمبیل اسکافل ہے

کہتم جس کڑے در دہیں مبتلا ہو مجھےغیر جانو مگرمیری نیت کوشک کی نظر ہے نہ دیکھو مجھے تو فقط اِس قدرتم ہے کہنا تھا تم ایک کمز ورغورت ہو اوروه بھی تناہ ہے بس بدومران معبد بدجازے کی تریک شب اور په مخدوش حالات بہتر ہی ہے کہ آنے گھرلوٹ جاؤ بہر دو میبر بعدا ہجا لے سے ہوتے ہی ميرے رفيقول كرتے يہال ت پينجيس ك اور پھر کے علم کیا ہو تمہاری جوانی دیکھول کے اس دے میں بھی پُرشش ہے مجهيتم ريا كالمجھوكة تمخوار جانو حميس اس كاحق ب عمرضج تك ميں بھی شايد تهباري مدد كرشه ياؤل عورت مجهاب انبيم كاعم نبيل ہاں مگراس قدر میرے محبوب کی روٹ

ميرے ليے مانوں کي پرنا يول ميں یر بیثان ہوگی اگرتم مرےدادری ہو تو پھراہیے پستول کی کبلی کو د ہا کر بجھےال اثبیت ہے آزاد کروو مياحسان ہوگاتمہارا مجھے صبح مجھے ن روشی کی ضرورت بیس ہے بجے زندگی کے کسی بھی ایجا لے کی حسر ت نہیں ہے مرى ما تك كى كېكشال بھی مجھےاب سہاروں کے جگنو أَجِالِے نہ دیں گئے (وقیر)

(وتقد کے بعد)

NO ENTO CONTRACTOR CON

توکیاتم سے اتنابھی ممکن نہیں ہے

یہی خبر خواہی کا وعویٰ تھا

اب چُپ کھڑ ہے سوچ میں پڑھتے ہو

تہبارے خیالوں کی پر چھا ئیاں میری آنکھوں ہے بنی نہیں ہے

میں سب جاتی ہوں

جھی تو جھے تم سے کوئی تو تع نہیں ہے

تہبین کیا کہ سے کوئی تو تع نہیں ہے

کہ دشمن تو دشمن ہی ہوتے ہیں

اُن ہے وفا کی تو تُع عبث ہے

تو پھر مير ہے بھررو

جااور سحر کے أجالے کے ہوتے ہی

اینے رفیقول کے ہمراہ آ کر

مری ہے سی کاتمسکراُ ژانا

تمرمين تخجے مديناوون

کہتم سخت مایوں ہو گے

كەمىرے بچائے

يبال لاش ہوگی

سابى: مىلى يولىبىس

ين توريسو چنا هول

کہاس نفرنوں کے زمانے میں

اتن محبت

جھے تیرے مقتول کی خوش نصیبی پیرشک آر ہا ہے۔ میں مر

اگر کوئی میرے لیے

اس طرح نوحه گر، مضطرب، خونفشال مو

لويل: ندگي موت پرواردون موجه در در در در دون

الدوفادار خاتون!

جھ كور كي جا ہوں نے

ترامعتك روياب

الرت: مرى جا الول ي

مری جاہتیں

جوفقظ آنسوؤل میں پروئی ہُو تی ہیں

فقظ چنداشكول كي لريان

توجاجت كى ضامن جيس بيس

مری جاہتیں

خودغرض اور بُزول ہیں

20

بيتابوت

يەسى تنما ئىو ب كى تىن مىس كىيىشى بۇو**كى**

مہر میں جو ب میں میں میں ہو ہی صرف کے باتش کا گھر رور تا

که میں اب تلک جی رہی ہوں

مری زندگی تنکب اُلفت ہے

أك برتمادات ب

فرقِ انسانیت پر (سکیاں لتی ہے)

TO DE CONTRACTOR DE CONTRACTOR

ای محبت کی دیوی

ترى پيوفاكتنى ثابت قدم ہے نزی استفامت کے آگے اجل منفعل ہے

محرز ندگی کی بہاریں ابھی اینے دامن میں خوشبو سے جھو کے لیے ہیں ابھی تیرے پیکر میں وہ حسن ہے جس کی شادا بیاں مد توں تک رہیں گی محبت تواک جوت ہے روشی ہے جودُ کھے کے گھنیر ہے اند تھیروں میں مرتی نہیں

اور اِے مار ناظلم ہے آل ہے عورت: مال محربيضياجس ديے کے ليے تعی وه کم بودکا ہے

فقطاك ديااس ضيا كاسزاوارتها اوروه آج وبران معبد من ثو ٹاپڑاہے محبت کی لو اس کی بالیں پینوحہ کنال ہے

وفانام ہے ایک پیکر سے وابستگی کا

بھی کتے زندہ جہا ن رو کی کی مران کے ہے انتظار ایس أتفوان اندهيري كيهاؤل ينكلو كرتم روشي بو مگر شمع تربت کو ک نے گھر وں میں جاریا مرے سامنے اب سا ندھیورں کی و نیاہے اوروادی مرگ کی خامشی ہے يبان اور پجيدرية يک نمي وٰں گي اورجل بجبور پی سیای، و فا کوهتیر اورارزان نه مجھو بیموتی براتیتی ہے البياك ميں رول دينا مرابرتم ہے ا گرتم مجھتی ہو یوں جال گنوائے ہے · ئى چىرى كى شىخى كى؟ توپیر سوق ہے موت کاز ہر کی لو اگر يون نبيس تو

يدريو تلى صرف يو تلى ب

بدمقصد شدهاصل ندمنزل أنھوزندگی کے کئی راستے منتظر ہیں تہارے عورت: محرتم تو دخمن ہومیرے

تمہاری بلا سے

اگرمیری ہستی تیابی کے غاروں میں اُتر ہے حمہیں کیا اگر صحدم آئے والے سیابی مجھے بحيزيون كيطرح مياز ذالين

سیای: میں وشمن سہی پھر بھی انسان تو ہوں

مرادل تمهار _ وتعول سيسك كات

القط ساليل ك

كرتم اك حسيس نوجوان اورمظلوم بيوه مو بلکہ تمہاری و قااور وابستی نے

> مرے دل کو پھلا دیا ہے وگرندمرادل بھی پھر کا ہوجائے گا

جب بدمنظر نظر مين شهوگا

عورت: تم انسال تبين ہو

فرشتے ہو

ورنه ظفر مندلشكر كے وحشى سيابى تو مندسر کے و سی سیابی او مطے کی برچیز کو مطے کی برچیز کو

نوك شمشير يت والته ويا تم أس وفت سے ایستاد ہو چى دىيە بىلىنى جاد . . . سىپ بى سیاک اور <u>آگھ</u> ہورتا یا کہ میں سسکیاں من کے بدد کھنے کے ب ال طرف آگيا تھا کہائی وفت ویران معبدے كيى مداآرى ب مرے ذیتے دشمن کی لاشیں ہیں جن کی گلہداشت کرنا ہے مجھ کو عورت: (حِرت ہے) نگہداشت! وتمن كي لاشول كي وه کول؟ (١٠ إِفَاعِتَى _)تمبين اس كا في ريب كدلاشيس أنهين يجمر يحاز نده نهة وجالنين اوريس بالتحييل بیای (بنتانه)نمیس اس سبب سے نہیں بلکہ ریاس لیے

تا كدد تمن كبيل موقع پاكرانبيل لے ندجائے عورت: اگر لے بھی جائے تو بھركيا؟

بھلائم كولاشول سےكيا واسطه

سیای: بیسب جنگ کے بعید ہیں

تم نبیں جان سکتیں

عورت: محراس میں کیا بھیدے

سابی ایک توبه که جب جنگ کاغ تمد بو

تودیمن کی لاشوں سے بدلے میں اینے شہیدوں کی ایشیں ہمیں السکیس

عورت اوه بيات ب

سابی ال محدوایس ای جگه بر پینجاہ

عورت: اوريس؟

بي تم!

تم يبيل چند محركو

میں انجھی لوٹ آ وُل گا

اور بإل.....

يبال تخت سردي ہے تم کيکيا۔ لکی ہو

تم جاد میں تو یہیں ہوں سیابی: بیلوکوٹ اوراوڑ ھالو

میں سپائی ہون اور ان کڑے موسمون کام اجسم مادی رہاہے

نورت: ذراجلد بى لوثا

(سپائی کے قدموں کی چاپ فیڈان ہو کرفیڈ آؤٹ ہو جاتی ہے) (مائیتی)

(سابی کے تدموں کی جاپ نیڈان ہوتی ہے اور مانک کے تیرب آکرڈک جاتی ہے)

CANDONIO CANDONIO CANDONIO CANDONIO CANDONIO CONDIGIO CONDIGIO CONDIGIO CONDIGIO CONDIGIO CONDIGIO CONDIGIO CO

سپابی: (محمهارئی بُونی آوازیس) غضب بهو گیا

8) عورت ⁻ کیانبو اد وست

سابی: اک لاش کم ہے

عورت تو پھر کیائوا

سابى: أف غضب بوكياتم نبيس جان سكتين

کہ میں بات کتنی خطرناک ہے

عورت مسطرح

سابی: میری ففلت کے باعث بیسب کھے ہوا

اوراب

اس کی پاداش جھ کو بھگتنا پڑے گ

نورت: توبيم

بای مین بیل جاندان کا انجام کیا بو

کہ یہ بجر مانہ تغافل ہے
اور خاص کر حالت جنگ میں
اس کی باداش
بس موت ہے
عورت: تو میں اس کا باعث بنی ہوں
مرے واسطے ہی تو بتم
فرض کو بھول بیٹھے بتنے
اور اب

سيابى: مين جاتا ہوں

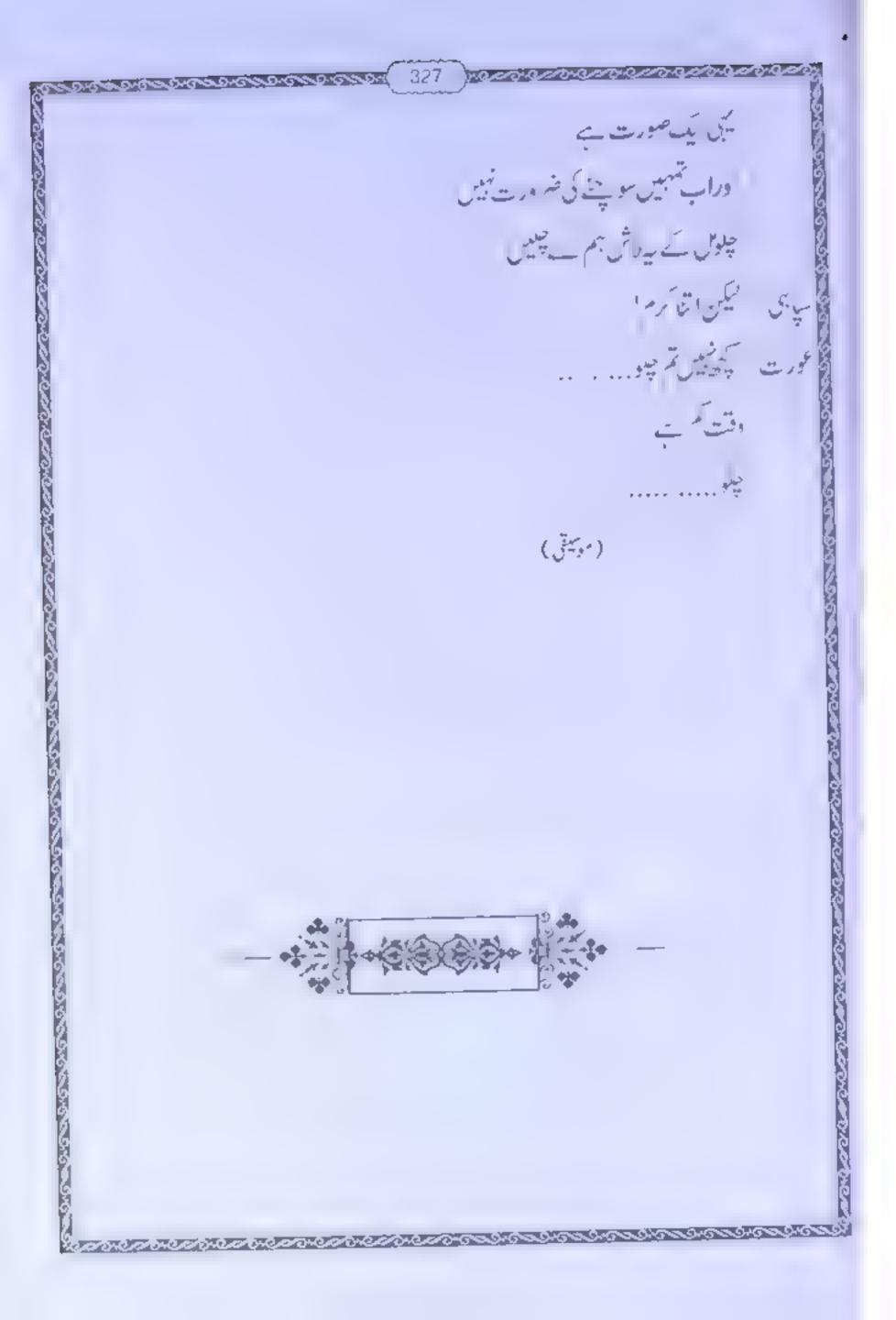
جو َ چھ کی ہوئے تک میں و بین میر ہوں گا کہیں ہاتی لاشیں بھی عالی ۔۔۔۔

قورت : شنو

تم نے میرے لیے بیکیا اوراب ایک صورت میں

تم میر بشو برکی بیات باتی کی لاشوں میں رکھ دو بیبی: میرکیا کہ رہی ہو بیبی: میرکیا کہ رہی ہو مجھے اپنے کا ٹول پیشک ہے

عورت سيابى



عبدا هوی نمیا سد بری

احدفراز كينيزامين

یوں تواب تک اردوک پیشتر نا موع اور ممتاز شعرا داور مینیڈ انشریف او جیے ہیں گمر میسعادت

بھی تک صرف احمد فراز کو ضیب ہوئی ہے کدان کا کید مجموعہ کلام'' نابینا شہر میں آئینڈ' سینیڈ اے ایک شہر مانٹریل سے فراز کے پرستاروں اور اردو کے شیدا بیوں کی وششوں کی بناء پرش کتے ہوا ہے۔

میر مجموعہ ۱۹۸۳ء میں مانٹریال کی اولی اور ثنا فتی المجمنوں نے مل کرش نع کیا اور اس کی اش عت
کی بات چیت فراز صدب ہے ۱۹۸۳ء میں ہی جو چی تھی جب وہ کہنی بارکینیڈ انشریف لے اور اس کو موقع پر ججھے ان سے کھل کر ملنے کا شرف حاصل ہوا تھی۔ اس وقت وہ اردوسوسائن فور فوجس کے اسر براہ جن ہے حفظ الکہ پر قریف سے مانٹ کی وعوت پر تشریف لائے تھے۔ بیدا یک ایسا موقع تھا کہ بہنی الینڈین اردو کا غراس کر بچویٹ سنٹر جنو فی ایش واسٹر بیا نام شیز کی وششوں کی وجہ سے منعقد از مسیکریٹری شاف ٹور نو فوائر کیک بیٹ کو مت کینیڈ ااور انجمن اردو کا نیڈ ای مشتر کہ وششوں کی وجہ سے منعقد از مسیکریٹری شاف کو مشتر کہ وششوں کی وجہ سے منعقد از مسیکریٹری شاف کو مشتر کہ وششوں کی وجہ سے منعقد

To the sene with frency of political statements and quickly went on to wing the hearts and minds of the people. A native oa Kohat, he brought a new and unique stylemcharacter and content twith a personalized and romantic poetry. In artist with a feet for the common man, he has touched the pulse of his nation by highlighting social problems.

جوادک حمر فرازے معنے کے لئے ہے جین اوران کے لئے چیم براہ تھے۔ان میں میں بھی اوران کے لئے چیم براہ تھے۔ان میں میں بھی اوران کے لئے چیم براہ تھے۔ان میں میں بھی اوران کے لئے چیم اوران کے لئے چیم اور سے ساتھ کے ذریعے ساتھ اور اس تھا۔ اور وسوسائل اوراس کی جانب ہے معقد کی جوئی اور اس کی جانب ہے معقد کی جوئی ہے۔

كالفرنس كى بدوات ندج نے كئے اوكوں كو بيانى كى موق نسيب ہور باتنا۔ كيدواحمد فر زيود كيوليس ن عدد قات كاش ف واصل كرايس -معرف زیت منت کے بعد بیاند روہوا کہ ویصرف ایک ممتاز اویب اور نفروتیم کے شام میں بیایا بیب بیب زائد بہاراور شا کستہ فطرت کے انسان مجھی میں۔خوش گفتار میں۔خوش مزاق میں ان ن المناه المائية المحلى بير المحارس بهي برا الياراس معسوم قتم كاتبهم بميشد ن سه بموتول بيا كمل أراتا ہے۔ یا تیں کرتے ہیں قو یک وہلیکی اور و خریبی کے ساتھ کے سننے والا ہمیان گوش ہوجا ہے۔ الطیفی سات بیں قو ہے ساختا ہمی کل جاتی ہے ایک وہی شست میں بیک فاتون شام معدوہ وقتین ہو کی Laboratory من مَرَقَ مِين النبيعة أريّ للله Lab كو Lab بحيومسية ال نه بن أور فالوگ مسكار ئے بغیر شدرہ يتے۔ ای طرح ایک اور محفل میں پچھٹ عربیوری چھیے تہم سہم کرنا رنگی کرت میں رخت زرمل مرحی بہل رہے سے بولے بید کیابدویا نتی اور کس قتم Pseudo پینے والے ہوا کر کھل کرنبیں بی سکتہ ہور کی بٹی کی عصمت دری تو اسط ن نہ کروے شام جھینے کررہ گئے۔ کی اورموقع پرائیک فاتو ن اینامتا به مالب کی شامری کے تعاق سے پیشی کرر ہی تھیں تانظ ک فدرغاه تقا كهاجمه فم از كو باربار نوك كرصحت كرنا بإتى تتحى مكر بن خاق ن يركوني ترقيس بو مجور بوير كني كالكريم المعين حفزات ما لب كيينة وعائج فيركرين حق مغفرت كرين از وم و بنار ورا في مين ايك او في اجتماع كيموقع پر فرهايا كه اس شهر مين اتنى بارآ چكاجول كماب خود كومتانى شام جين ير مجور ہو گیا ہوں۔ جب ش مفراز من ٹی گئی تو بولے کے بینیز آئے کا تناق اتنی دفعہ ہو TO BE SELECTED BY CONTRACTOR OF SELECTED SELECTE

ہے۔ سننے والے کی تحسین ندی مرمن اثر ہوئے بغیر نہیں روسکتے تھے۔ احمد فراز صرف ہے تکلف قسم کے این کہیں ہیں بانے نتیا کی رایاں اور نیم منظم طرز کے بھی ہیں۔ جب ان بین شہر تیں آمینا 'جیب کرمنھ۔شموہ پر آلی تو س کی رہٹمانی کے نے گئے کے برش Subject بن مرام بيد كاويزان صل كرنا نبول كياسان بال بين اس تاب كرام جر ور ایک تخلیم اختان منتاع ہے اور مختلف انوع تقریبات کے بعد اس کی روٹیائی امریک نے شهر وافتنگنان ؤی بی میں جونی اور پُنروو پر ہاورشہر وں میں بین بھی دوناتھی۔ جذاو و سر کی تو نسل جزال ك دفية ويزا عاله كرين كي فوش سي تشريف ك يك م يكي افسر كاسوال تقاكية تأب امريك أيون جانا جات بين أجواب أسان تن المشام من بين ترات كرت ك الماسية مز زمین منعقد جورے ''مث مرہ جیست'' دوسرامعشوم ساسو آ ۔ poetry recitation sessioii منته سر جواب تهار تو آپ وشعر بزے کا معامضد بھی ہے کا۔''شاید' اور کیا مصروفیات بول نی' ایک ۱۰ رسو باتها یا میر کی تهاب د Ceremony launching جمی ہونا ہے۔ 'اوہ و پیر V s.t و لید V s.t و کے زیامہ جورتی موقی ہے کی کے ایسے و تعریفیس اوا کرنا ہوکا کتا ہے ہے جو منفعت من اس کا حساب وین ہو کا ۔ بیس کر فراز چگرا کے ۔ بیٹھ جواب ندین بڑا۔ اہمر ویز منظور ہو گیا۔اب بڑی دشواری تھی۔واشٹنٹن میں ساری تیاریاں تلمل ہو چکی تنہیں یائدے فروخت ہو تھے بیٹی خوب ہو چکی تھی۔ ہال اور PA System بک ہو چکا تھا۔ اور سوٹ پر سہا کا پیر کہ ہوگ ہے انجامش کی تھے۔ نابین شہ میں آمینا کے فاتل سے ملنے کے بھورفر زی سمجھ میں خمیر

<u>やいとからんかでんとかんとからとからんかいんかなんかなっているかんかんしゃかんしゃかんしゅん</u>

ا رو موس فی در موجو کی میرشد ارو می شده ای امراز و تن کے بیار دو جو دھ نے کامر کرروی مجھی مرا بیک ایوال و سے کی کیٹیت رکستی کس کے میر ۱۹۸۳ ویس ایک اور اولی کا غرش کے

و نعتیه کا عدن یا جس بین شرکت کرے کے ہے۔ ندہ خوان سے قبید بجرہ نے ساعات میں اور ڈام بشر بدر تشه بله السلطة الماسيات بالمائد زمهمان أصوصي كالمشيت سائه بكه المرب من المريد _ الأمر وبيا المن المراس المين المريدي لد مو القلب بيره نر ال بين ن منه من منه من منه من منه ن سيال و اليساور و في منه منه منه منه منه منه تى دىمانا سەيلىنىڭ دەرىلەر ئارىرىيىنى ئەنسىرىيى بىردە ئامانىپ برىمان دۇمىرە دەرىيى عزات میں سے تھے صدارت کے فراعل فجروں سطان پاک ور تدفران نے ابور دیے۔ ش مركو جو مفل من عروم تعقد جوني اور ترين سدرت بهذب جرون مدن باين ويري في أرماني اس میں جب احمر فر از پڑھنے کے لے تئر بنے اوے قرب میں میں سے کی صاحب نے آواز اعانی لیا ا إناب فراز ساحب آب يا كتان ك فرف ول طرفين ياتين ك فر راه جواب بادو التي تاري میں سکتا میری جراُست اظہار نے اسانوں سے تعمیر اقل وزندگی جنتی ہے مراتبین و نے کے سے بیاں مرات رند ند من ب ب به به الرائبون ب ۱۹۰۰ مرای کیش مندی این جن ساخت به این شال الله ورومياتك ك ومير وون ك و كري بالدير الماك -یابتہ میں رور کی بنداس کی ترقی کے لئے کید دور من سب اور مطبور قدم بنا ہے اخفاق الله الله المارق ١٩٨٣ في ١٥٠ و الله المارية ال ني د کې د Writer Forum of Pakistani Canadians 😘 نورنۍ په

ا کام''املایا'' کے منوان ہے جیسے دیکا تھ مران کی ایم اے کے تعلیم سیمی فیض ایک مطاعہ کے عنوان سے شہرت یا چکی تھی ہے انھیس کا کرشمہ تھا کہ رس ۔ اردوانٹر میشنل کے نام سے نیا ، Writers Forum کتب ۱۹۳۸ کیب بین یقوائی ارده کا فرش An Assessment of Creative Urdu Literature in Canada and Pakistan منعقد کر کیے تھے جس میں شرکت کرئے کے لئے شان الحق حقی ڈاسۂ جَدین تحد آزا ہ رئیس مرہ ہوی صهبها تكفنوي شورنا بهير محمر على صدايتي اورافتي رعارف ونيير وتشريف السيحية يتحداور جس ن نتري شست "Revolution of Urdi," Literature in ين من يا المناه المنا "Canada او او با او شعرات كرام ارووسو ما يك كى جانب ست ١٠٠ سال في كا تراس ميل الشركت كرين كرين كالمناش النيب المستقال كالزار بين مخلف الول تناريب، جليه المشتبل ﴾ منعقد ہوتی رہیں مگرا کیک قابل آ سرمنس اختاق حسین کی کوششوں کا متیجے شام فر از کے نام سے منعقد ا ہوئی جس کی صدرت جناب مجروت سعطان بوری نے کا اور جس میں فراز صاحب ک^{ی ت}ابینا ا الله الذي تعينه أن رونها في بحق ووفي بياثيا مريزي ويرعب جاري التي اور وكوب بين التي تجرير أن الدفر ال ا او الجروح الناس هو من اوران هستوات منه من هم وه قارم مو منت فمر وي " نوبين شهر مين آنگيند" إلى المان التوامي شهرت دا صل كرچكي كلي-كيايدًا كے مغرل مالے كے شيم سيكري ميں جهاں قبال حير كے جوش مري كے بعد ، نغر بیال مین جومش عروبه ااس مین کید ناز کے صورت دری بر پیدا ہوئی کے اس موقع میراس وقت ، من نابهی موجود تیجاد رجب فرزن با کی سوسائی کا سنک بنیاد رکھا تھا اوراس طرح مثمع

الم محفل میں کا میاب رہا تو احمد فراز تھا۔

دوسرے دن رائل پارک ہوٹل کے مرضع ہاں میں فیض سمپوزیم کے علق سے متااول کا سیشن تھا جس میں باہرے آئے : و نے تمام ہی دانشوروں کے مضامین تنتے مینیڈ اے کہنے والول میں ہے صرف میں نے بیک مضمون "Faiz and His Symbolism" یزها میس سیدخورشید عالم چوفورم کے جزال سکریٹری تنجے آھوں نے مہما نواں کا تعارف کرایا اور سب کا خیر مقدم کیا ، س کے بعد كرقل انواراحمر نے فورم كے اغرانس ومتا صدييان كے كچر پېتی شست كی صدارت كے ہے احمد فراز کانام کے را گیں وروہ مندصدارت پر آجیئے اور فرمائے کے یہ بھی حالے ت کی تمظر فی ہے کہ دوسال میں دہب میں کی تتا ہے کا اجراء ندن میں ہوا تھ تو اس جے کی صدارت فیض صاب نے گافر مانی تنی اور آتی جب کدان کی ایک ساید بری منانی جار بی نے قرابی نثری شست کی صدارت میں آ مرر با بهول اس کے بعد انہوں نے بڑے بیار سے اند زیش اپنے روا جد کا سلسد جو فینس صاحب ہے تائم تھا اور کس طرح وہ دونوں فکر و خیال کی آزادی کی تح کیب میں ہم سفر رہے ہیں اور اپنی ا کارش ہے اور تخبیتا ہے المہار خیال اور گستار کی آزاد کی کا جذبہ جوان دونول نے بہت ہے تکھنے ا والول مين پيدا كيااس كا ذكر كيا ـ

ان بذر آرو بے بعد کتنی می بنی علی منعقد ہوتی رہیں جس میں مبدی کی اینے مواقع " ئے جب شعرا ، مراد ہ ، شریک شخالیہ تاریکس امرو مولی اختر برید ن اور ڈاکٹر مجمد سن شکا گواور پھرامریکہ کے دوسر میشہوں کو تشریف لے گئے جہ سان کے احزاز میں تتریبات منعقد کی تعین تقییں ۔

اندوفر زئی تا عربی ہوئی حد تک فطری تتا نسوں ، آسود گی کی خشش نارسائی کا احساس اور حق کوئی دیا نہ دوس ہے وہ ای پر جبرواتم ہوت ہوئی دی خشش نارسائی کا احساس اور حق کوئی دیا تھا دی تا تھی درجی نامت کی ناخ کئی

العلن افراديد بما عنول وان أن أمانت أن ضر مرت محسوس بمولّى انهول في وه جو يكهر كيت سے انکارٹیس کیا ایوں کے جہائی مسائل ن کی معاثی برحالی کا بھی انہیں پوری طرت اندازه ہے ن کو بیا بات بھی کر ں کزرتی ہے کے شعر ۱۰۱۰ یا ، یو ن صدر میں صاحب کی دموت کھا نے ا الله جائے بیں اور جب وہ صدر بیامان کرتا ہے کہ یادر کھے آپ مفرات نے میر انمک کھایا ہے ہذ المک حرامی نبیل کرینگے۔ تو اویب اس کے خاب نے کا ان جان نبیل کریے اور زید ملی طور پر اپنے اختیاف رائے کا اظہار کرتے ہیں وہ بمیشہ یک مجتم باشان و موتوں میں شرکت کرنے ہے کریں او َ مرت میں کہ بیاطوارا یک با قارادیب اورش م سے نبیں ہوتے تنمیر فر بٹی ن کی مادت نبیس، ً ندم ال نما جوفروشی ن کی خصلت نہیں اویب وٹ عمینی معاشی بدحاں کے باو جود پنا کیک متام رکھتا ہے ووا ای کلیے کے قائل بیں۔وہ دل میں کوئی بات و ہا کرٹیس رکھتے جو دی میں وہی زبان پر منہ پیٹ میں مكروں دكھائے وال باتيں تبين كرت وستى انظر في ان كى جبت كا خاصہ ہے۔ جورا ملك كذشته تين د بائيوں ميں جس فكرى سياسى معاشى ورمع شرقى مدعان كا شارر بات احمد فراز کی شاعری اس کی پوری طرح آئینه ارت ان کی متعدد ظمیس ان ما دست کا جرید ماطات ہوئے بیں مگرا کا کارم ان حالت پر ہے معنی تقیدیا ہے جا کیچر نہیں اچھا تا ہے صرف ن کا تجزیبے رہ ہے۔ شعور کی بیداری نظریات کی صحت مندی کے سے لکھناوہ پنافریضہ بھتے ہیں یہی سبب ہے۔ ا یت ملک ہے دور بورٹ اور شیلی ام کے میں لعموم اور کینڈ ماملہ ہلاتیں:

سوچنے پر ججور جو جاتے ہیں کے کہیں و کینیڈین تو کیس ہیں۔ تعميثي آف پراگريسو يا ستاني کينيڏين نه ايک مخصوص محفل سجانی - اس کا نام شام فراز تجويز کیا گیااور۱۲۵ کتوبر کی شام کواکیک آراسته پیماسته بال میساس کا دہتمام جوا س میں وا نعد کامنصوص تن مگرش َ غَنِين فِر از خاصی تعدا ، میں ، ماں پہنچ گئے ۔ باراں تعتدوا ں نے لئے بہصلاے مارتھی ۔ شامفراز گامیں تمین منا لے جن میں بڑے ہُم جر مگر مجستانداز میں فراز کوخران عقیدت جیش یا گیا تھا بڑھے ئے۔ بہلامتد یہ شفاق سین نے جوال محفل کے بھی حسب معمول نائم تھے بعنو ن اشہ قراز روراس کے کرواروں کا امیہ' پڑھا اوراس میں فراز کے ہاں جوشے ستعاراتی اور مامتی اند زمیں بکیہ یہ بگار نظر ا یا ہے اور جس بیل شم کے مرو یام کوجہ و پاڑا ررائے اور شام امین منیم المسجد کا الت اور تداریت ہی سے کونا گوں انداز میں ائیرے ہے ہی بکایان میں بھتے و سے انسانو پ کی زیول جاتی ہیں ماند کی ان کے مسائل اور مصابب کا ذکر بھی ٹو جھورتی ہے تاہے بیش کیا۔ دوسہ متدالہ جناب ڈاپنر جیل نے ييزيها جس كا عنوان تقيا الشهرة شوب كا تنبي مسافرة وراس مين استفارون اورملامتون ب بث كرفرا ز کا گزر کس شہر مثوب ہے: وہ تا ہے اس کا تجزیر تنا ان کے زور کیے احد فر از جب شہر آ شو ہے میں واخل ہوا تو شدید تنہائی کا احساس تھا س شہر کا متدر تھی جی اس شہر کا زینہ افرا تفری یامنی تھا بہی تو سب ہے كدوه يوكن يراكه روه كالما

جس کو دیکھو وہی زنجیر بیا گلتا ہے شہر کا شہر ہوا داخل زندان جاناں اندونوں مقالوں میں س شہر برب کی نشاندی کی گئتی جواحمد فراز کی پیچی ن بھی ہاوراس کا مید بھی اوراس کا اظہاراس سے مجموعہ ''ہے "وازگی کو چوں میں' اوراس کے بعد''نا بینے شیم میں آئینہ''

بطور فانش " نا ہے اوران کو پر ہو پر ہے اندرز ہو ہوتا ہے کہ ان المیوں کا زقم ایھی تجرافہیں ہے بلکہ اور میر المائية من كراهد ميد خور أيد عالم جومعروف أقاه بين اورجن كركتاب التقييداورة إيعات بَهُ وَلِ مِدِهِ مِنْ ثُرِيهِ فِي اور دوري في "ما بين زيرطنيّ بين ايك مند به" احمر فراز شخصيت اورفن كاجدايا تي مطاعه " ئے عنوی سے پڑھااس مضمون میں احمد فراز کی تمیں سایہ شعور کی پرواز اور تسکی کی بیندی کا ب دو بر ب مليقه ستاي كيا تها و مارب افق اوب ير پيچينے جا يس سال ستانيش مديش ك مداوه الاسرے شاعروں کے ساتھ احمد فراز بھی نجر کر سائٹ نے ان کی اواز مدھم مروب میں ہم سب ک کا نوں میں گونتی اور ان کی شاعری نے جس عنوان جاری سابق الدار تاریخی جہریت اور فار رق ب الت كالتجزيد كيا وه و ول كي نظامول سن الجيل نه موسكا ادب مين شعر مين معاشر سي مين س قدرین پامال ہوسکتی بین مگرا نتاہ بی اقدار ہزیمت خوردہ نئین ہوسٹین ۔احدفراز کی شاع می خورشید یا م ئے زود کی س کا منبع مخر ن ہے میے خل و جصوں پر منتسم تھی پہلی نشست پر اشفاق حسین نے جدا حب معنل کا تحارف لرایا تھا ور س ش مرکومسورین مجاہدین اورظم وستم کے مارے دوئے کے نام معہ ہون یں تھا جواحمہ فراز کی شاعری کے مسل کردار ہیں احمد فراز نے پنا کارم سنانے سے کہلے س شامرہ ہے: نام ہے منسوب ہوئے کے بجائے ایکن مرحوم کے نام معنون لیا کہ انہوں نے سب سے پہلے مریت کے فی احتجات کیا وریئے تعم وظم وشدوی بزو آز ہا ہونے کے لے استعمال کیا۔ فر ے کو تھمیوں منا میں اور پھر چند نور میں بھی پڑھیوں دوسرے جھے میں ؛ کٹری پر سہیل ور نور شید مالم كے مضابین شے ور پھر احمد فراز کا كام اتنى طويل مگر اتنى پر لطف شام اتنى جد تم ہونى كه شناز ### Carped ## Bill ## Break Break Andreak Break Br ا نے احرفراز کو کی رخ ہے دیکھا۔ ایک شاع کی حیثیت ہے، ایک Committed فر دکی حیثیت اس سے مرانداور جبری حاتقوں ہے متا بلدکر نے والے ایک مرد آزاد کی حیثیت سے بھی واشہوہ ایک اسرور کن شام جس کا

MINISTER THE SECRETARY OF THE SECRETARY OF THE PROPERTY OF THE SECRETARY O ع ہورے میں ان کا ذکر کیا بعد میں جا حسدر اند فر نے اپنے خیالات کا افلوں میا اور فاصل مقرمین نے جو پہری کی اس نے بارے بیں اُلٹروائٹر کا ظہار کیا۔ وه بری شه ست مین صدارت می به و جعفری کی تنمی اور منابه پژیشتهٔ وا ول مین حد فرار ور سر كويى بيندة رئك شامل تقديم صورت بيندا كره يبت كامياب ربا ک جا غراک سے متم ہوئے ہے ، جد رہیت کی بنگی منعقد ہونیں جن میں ہندوستان ور با شاں ہے کے جو ہے دباہ درشعم اول ناصر فی لا من کا یا یکندان ہے کھل کر بات زیت بھی ونی۔ انٹرو یوجی کے تیافتیں بھی دونی۔ فی سر مداراتیں بھی۔ ن کاذ کر منہموں کو طوا ت ۔ ا المحالف ساست حذف مرتازون به برم اورادب ما تنظ بال في المامني ١١٩٩٠ يك ما دب سميوزيم من في كا عال أبوا من ا ا بین به سر میمرد ن فر سنر ق مقرس (میده نور «هنرات این مصروفیوت کی بنا پر آنه کیسی) ۱۹ مر که کی چند ناریّگ ڈاسٹر ملک زادہ منظوراحمد مندوستان سے تمایت می شاع ورنمبت بر بیوی پاستان سیتا مد ماك الرهبيد صديقي برطانية سية شريف السامة اليصادر موقع يراتد فر زند بول يه ينيا من وما من الم ا الأصابية أبيه وأعور خاص مدمو تتحة ورياستان في طمت كوس موقع بردوبال كرر ب تتحه. بيا أبار يم في ال المصورية الماري العاري فقيَّا مية السرين الماري على المراسطة على المراسطة المحالات المراسطة المسالة المسالة ال نها ندے جی شید میں میں میں شام نون اور دوسرے دن ایک اوبی کا نوس کا اجاں ک تنا۔ بہت مینی الشاست كى صدارت راقم محروف نے كى مقامة نگاروں ميں ڈائىز ملك زاد ومنظور اتهر ، ائم نيالد سهیل ڈاکٹر باجد و معولی وغیر و تھے۔ مصرین میں جناب احمر فر از ڈاکٹر کا چند اور و کیٹر ہو۔ ا ا داکٹر گوئی چندنارنگ داؤور بہر اور شاہد ملک صاحبان تھے۔ بیددنوں سیشن کامیابی کے ساتھ اختتا ہم کا برحت کی جندن رنگ داؤور بہر اور شاہد ملک صاحبان تھے۔ بیددنوں سیب بن سکتی ہے لبذا ہے برحت کی برحت کی برحت کی برحت کی محفل میں ہو جی ہے جس کی نظامات ملک زادہ نے فرمانی اور صدرت احمد فراز نے اور کی اس محفل میں احمد فراز نے ایک بار کچھ بڑے شدہ مداہ رنگین کے ساتھ اپنی خوبصورت تھی میں اور تازہ کی برائی سے کہا ہے کہ برائی اس ساکھی جس موجود تھے۔ کی برائی سال بنا ہا موجود تھے۔ کی برائی سال میں جس اور قبل کے برائی اور پا ستان جن با ماجد فیری ساحب موجود تھے۔ کی برائی ہوئی جوجہ فن وادب فیبر سوسائٹی اور پا ستان الیوی ایشن نے میں مار تا ہوان کے مشاعر سے میں کی جوجہ فن وادب فیبر سوسائٹی اور پا ستان الیوی ایشن نے اس کر Roonruelt Hotel کی جوجہ فین وادب فیبر سوسائٹی اور پا ستان الیوی ایشن نے اس کر Roonruelt Hotel کی جوجہ فین وادب فیبر سوسائٹی اور پا ستان الیوی ایشن نے اس کر Roonruelt Hotel کی برائے برائی تھا۔

خوش قسمت کے ہیں مشام ہے میں ہندوستان ہے تشریف ہے۔ یہ بنا میں مطارات جناب شمیم ہے بچاری ، وسیم بریلوی اور ظہار عنایتی بھی شریک شھے۔

ید؛ ارفشول کیمٹ مروکتر جی احمد فراز مرحیایت می شامر کے ہاتھ برہائی مت حسب معمول ملک زادہ صاحب نے بیزی خوجسورتی ہے انجام وی۔

ہاتھ سے پکایا ہوا تھا۔ یہ چیز ہے نئے سے اورش مشکی برس رہی تنی مذت کا مورس کی تسکیس کے بعد روحانی گذا کا انہی مرے دلاور شعر ہنتی کا دورشہ و میں موجس میں وہاں سامعیس نے شعرا وکا کلام یورے ذوق وغوق

کے ساتھ سادور ہے ان فر زواشلین کیا گے درمیں مند بری بینیڈ اوا پار بیار اس طر البدير كه بعدى ن فراز ب چريد قات وي فسين اور فوشنوار بادوان و پينځ بينه تا پ ۴۰ سه په اروزم و ہے وہ وی لائن مسروف مؤیری المرفيز بالمراجة في يك اجم المرمنة وشام بيك في المكاني علم وغوال كارتفا والراس أي تخيير مين ن و خدمات القابل في من ين انبول في ينس مال تنب مريت جريت المهار ب اور دنیا ب پر یا بندیوں کے خورف نے اور اٹھانی بلکہ بنزی ولیے متاجد یا ہے۔ اس کا ندازہ ن ۔ یا ہو وال کے تم مرفیتوں اور ساتھیوں وجمی ہے روواو ہے میں ان کا ثارجد پیر تھم کے معهارول میں بھی ہوگا اور جہاری شام کی وجدید حساسات روٹ نات اور تھی ترات پیدا سرے وں میں جمی رانبوں نے ہوری اولی زندگی کوئٹی معنویت موقا کی املیارویا کی تاری جنٹی انہوں نے افکا منت باج ریندوا و ب وجی مدروی اور ساوی کا سبق سکههای و مرمنت مین کیونجمت مند فطالة في م كي جاسكي به اس كار سته بهي وكايابه بهم مينيزاه لي بس يهي جائب بين كه وه ربين كهين جمي عريهان پر براير تن رين كدان كي معجود كي بين بهم ن سداى بهت ي با تين سيدة بين جوكد ومراج تاراج تسلمين نيزريه (پیشمون میزین کتاب سے پر کیا ہے اکٹر جمر شنق کا مشکور ہوں جو اس مشمون کے ہے

اشفاق حسین سین

نقطه ءنظر

(منا رئيناندو ديات کي روکن ش)

ایک زہانہ تھا کہ ہم کی شام یا دیب کے خایا اے جائے کے لیے س ق معری یا نثر ک نئی تنات کے بداو داس کے کہیے : و نے خطوط ماس کی سوائے بااس کے بارے میں لکھے گئے مضامین بی پر بھر وسہ کرتے تھے مگر زمانے کے ساتھ ساتھ اس صورت جاں میں بھی تبدیلی آئی۔اب بیدودر ا اُنَّهِ رَائِشَنَ مَنَالُو، بِي كَن ترقی كاده ریستان را نخ ایا نشانین ب یناه و معت سوچکی ب به اس و معت ف ہ مارے کیے تمانیاں بیدا مروی بین وران میں سے کیب بہت ہوئی آسانی اتحقیق ہارہے ہر ہ راست انٹرو ہو کا سلسد بھی ہے۔ انٹر ہو کے ذریعے کیے جانے والے سوایات اور ان کے جوابات يْرُ وْ أَيْلِي وَيْرِانَ أَنْهِ رَاتِ الدِرِي أُولِ كَ أَرِيقٍ عام وَ وَالْ تَلْكِينَةِ فِينِ إِلَى طَرِبِي اللّه عام آ وی کورٹن پرندید میانا پہندید مورونو ساطرت کی تعلیمات سائے بارے میں بہت می معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ نہیں معلومات کی بنیاد پر سی شخصیت کے جارے میں کوئی رے قائم کی جاتی ہے۔ یول و یکن جائے تو سی کھی تاہینے والے خیر وٹ اس کے نظریات اور اس کے بذیروی موضوعات کے رے ہیں معنوبات جانس کرنے کا ہا گیا بہت کرا یا قدر وسیدے۔اکراس وسیلہء اظہار کی ر ہوں بین کر دارشی اور بد طبیعتی کے فائے نہ بھتے ہوں قو کولی جسی انٹرویوائے اصل مفہوم کے قریب

كيااحدفراز كافراور ملحد مين؟

احمد فررزے کیے جانے ووسلے مختلف انٹرویو میں پیسواں یاس سے ملت جاتی کوئی اور سول کئی ہو تعج پر کیا گیا ہے۔اس سوال کا جواب انہوں نے نہایت وضاحت ہے ویا ہے اور س بات ہے نطعی انکار کیا ہے کہ وہ ندہب کی بنیادی تعلیمات کے خدف میں۔ بانندنہ ہے مام یہ کی جھی معاشرے میں ہوئے والی اوٹ تھسوٹ کے ویرزور مخالف رہے ہیں۔ اسام کا جوا کیسائز قی پہند یغام بام انسانوں کے ہے ہے اے انہوں نے جمیشہ قدر کی نکاہ ہے دیکھا ہے۔ ان کے شعری مجموعوں میں نعت وسلام کی شمولیت ہی س بات کا ایک بین ثافت ہے۔ رثانی ادب کے ان نمونوں میں یہ مات محسول کی جانتے ہے کہ ان کے معروب حسین دول پومجمرو ایک نتا کی تعراور ہر تر انسانیت کے نمونوں کے طور پر انجر ہے جی اوران کرواروں کی نظمت کے کے حد فراز کا ہرات پیم ٹم نظر آن ہے۔ اینے اوپر <u>لگنے والے ط</u>حدانہ امر کا فرانہ مزامات کے شمن میں ایک نئے ویومیس سے وال کا جاب احمد فرازیوں دیتے ہیں کہ بھی پر بہت ہے ازامات بین ہے آبید انز میں جس کے بین علاموں ہے دین ہول' اسلام دشمن ہوں۔ اس کی مجہ یہ ہے کہ ہمارے ماں جہاں اور جنگہوں پر جنگ لؤ ۔ موجود ہیں اس میں کچھ شک نہیں کیدمو دی صاحبان میں بھی ایسے پچھ شتنے وگ ہیں امراس کے برخلاف بھی بین ۔ تو جومو وی کے خیا بات ہے نہ روبرابرا آبتار سرے اور ت^{یم}ن و سے ورمعو ن ہو جاتا ہے دہلہ میں مے تو منافق کو بھی کافر نہ کہنے کو کہا ہے مراہے تیموٹ وی ہے۔ یہاں کک الام میا حب جوایا ایک اخبار بھی رکھتے جس نہیں کے سوب مجھ سے عنا دقعابہ نہیں جو نکہ اشتہارات کھنے اُمیں۔انہوں نے مجھ پرایڈ یؤر مل تک تھے • رکہا کہ قباویٰ جہانگیے می کہ ویت میر آنگ بھی • اجب

یہ سب ندیم یہ سب تھند کام ہم بھیے
بہت سے دوست سمر دار ہتے جو ہم پہنچ
سبجی رفیق نہ تے ست گام ہم بھیے
خطیب شہر کا مدھب بے بیعب سلطال
ترے لہو کو کریں گے سلام ہم بھیے
تو سر بریدہ ہوا شہر نا سپاساں میں
زباں بریدہ ہوئے ہیں تمام ہم جھیے
زباں بریدہ ہوئے ہیں تمام ہم جھیے
بین کے خرجمنی بھی شیدہ سر میں فاز
بین کے خرجمنی کھیے مدام ہم جھیے
بین کے علم شے مدام ہم جھیے

احرفرازصاحب نے اپنے ایک انٹرویویش اسلام کے بارے میں اپنے انظم کی ہف حت
ایک اورجگہ پر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے وین میں جو معت ہے ہو اپنے کی وین میں نہیں ہے
ایکن جس طرح ہندوموں شرے میں برہمن کوئی بیٹن ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے انظم کی طرح
''ہمارے اندرجھی بہت سے لوگ برہمنوں کا روپ وحا ۔۔ ہیٹے ہیں۔ بہت سے جامل اوگ برعتیں
ورخرافات پھیلائے ہیٹے ہیں کیوں کہ نہوں نے اسلام کی آڑیں کی نے کمنے کا ساسد چل رکھ
ہے ۔ ایک بارہم ایک گاؤں گئے وہاں ہم نے ایک بی بی سے چھی کہ آپ نے بڑی ان پڑھ ہے ہیں'
نے کا وی کو ہاتھ گا کر کہا قوبہ قوبہ ہم کہاں قران پڑھ سکتے ہیں ہی قوہ وہ نے تھی وہ نے قشل کے ساستہ قو میں'
وہ وہ اس کا ردھی بھی بھی کر برتا ہے۔ جمرفراز بھی اس سے شکتی نہیں ہیں۔ بھکہ تجی بات قریب ہے کہ
قروہ اس کا ردھی بھی فل ہر کرتا ہے۔ جمرفراز بھی اس سے شکتی نہیں ہیں۔ بھکہ تجی بات قریب کہ کہا

ᡚᢗ*ᡓᢐᢐ᠙ᠵᡐᡳ᠐ᠵᡐ᠙ᠵᡐ᠙ᢘᢐᢣᡧᢌᢒᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐᢐ*ᢐᢐ

فریندانجام دیں۔ای پئر منظر میں تواقبال نے دیدہ مینائے قوم، کی ترکیب استعمال کی تھی۔ كيا احد فرازايك محت وطن شاعر بين؟ مرفر زک دب الوطنی بھی اکثر و بیشتر SON OF THE SOIL ہوئے کے باوجود مضوک ہی رہی ہے۔اس حوالے ہے بھی ن ے کئی موقعوں پر سواں ت کیے گئے ہیں اور ان کے جوارت کی روشنی میں بیکها جا سنتا ہے کہ مطن ویتی وروطن پرتی کاان کا اپناایک خاص نقط و نظر ہے جو بهت ست و کول کونا پیند ہے۔ بہت سول کے لیے بیدا طن دشنی کے متر ادف ہے، مگر بقول فیض وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے الهمرفر الرس سول ئے جواب میں زیاہ ہ تر جذباتی و کھائی دیتے ہیں۔ان کے جوابات میں بھی ید فاص فتم کی شدت اور در و کرب محسول کیا جاسکتا ہے۔ " مجھے کی ہے اپنی حب الوطنی اور سلام کا سرمیفکٹ نہیں لینا ہے۔ ہمارے آباد اجداد ای ر بین میں دنن میں اور میں ۔ اپنے تعم ہے عبد کر رکھا ہے کہ جا تھے تا نج کہ پھی ہوں میں ہمیشہ کچ کہوں دا۔ میں پرونکر چھوٹ ومی ہوں ہنرامعتو ہے ہوں ورندا قبال اور فیض ہے بھی ہر دور میں صاف ساف کہا ہے اگر وہ می کیا گئے کے دور مالی بیانے پر جانے پہچانے جاتے تھے۔ یہ لیسی جیب بات ہے کہ میں جس بات پر معتوب ہوں وہی بات وہ کہیں توان کی مزت ہے انہیں بارک عہدے ا بیٹن کے جات میں اور آئھھوں پر بھی یا جاتا ہے۔ میں بھی گلنی نہیں ہوا' بھی ضمیر کے سامنے نادم نہیں میں نے ہمتم کے حالات سے گزر نے کے باوجود شکایت نہیں کی اور یا تب کہتا ہوں جب اوّ اللّٰ المجھے کہتے ہیں کہ اب بات حدیث تزرجی ہے۔میراسب سے ہڑ مند پیسے کے میرے خلاف ق النم الگا

گا کی به تیں حبیب جاتی ہیں اور بعض کے اپنے اخبار بھی ہیں وہ جو حیاصیں جبھا پ سکتے ہیں مثلاً وہ اخبار ا الجس کی جنگ ہے چل رہی ہے اور جس نے میر ہے نبیال میں اس ملک کوسب سے زیادہ تقصان پہنچا یا ے۔ انہوں نے میرے خلاف بہت ناطانبر چی ٹی ہے تگراصل بات کو ٹی نہیں جھایت'' حب اوطنی کے والے ہے جب ایک ہاران ہے کی نے سوال کیا قواس کے جواب میں احمر فراز نے خودا کی سواں ا قائم کیا ورکہا کیا میں آئ تک بینیں سمجھ کا کہ جب سی کوملک وشمن کہا جاتا ہے تو کن محر کات کے ا السبب کہا جاتا ہے۔ میں جمہوریت کی سجانی کی اور ملم کی ہت کرتا ہوں مفلسی وغریت دور کرنے کی بات كرتا ہول اور سرما ميدارے خلاف بي ها ہتا ہول تو كيا يہ نيم محت وطن ہونے كی نشانی ہے؟ ظام ہے کہ اس سوال کا جواب سیدھے سروھے نظون میں قودیانمیں جاسکتا کیوں کہ دب وطن کا معیار کو تنعین کرسکتا ہے۔ سی ملک کے قانون کے داسرے میں رہتے ہوے آئی کوئی تھی اپنی تزادي اضهار كاحق استعمال رتائے قوات كر بھى طرح نيەمجت وطن نبين كہا جاسكتا۔ بدشتى ت یا کستان میں کمزورسیاسی نظام کی مجہست اسٹر و بیشتر بل قعم َ واس تکلیف، وصورت حاں ہے کز رہا ہیڑا ہے۔ فیض نے اسی پس منظر ہی ہیں قر کہا تھا۔ نٹار میں تر ی کلیوں بیا ہے وطن کہ جہاں۔ جی ہے رسم کہ کوئی ندمر اٹھا کے جے۔ جا اطنی کے وی میں احمر فراز نہی ای تکایف وہ صورت حال ہے گزرے۔انہوں نے ایک انٹر و ویس کہا کہ' میر ابھی اس مک برا تناہی تل ہے جتنا دوسرے لوگول کا ہے۔ قربش بات کے ہے میں کوالیفانی کرتا ہوں تو میبر حق بنتا ہے کہ میں اس بررہوں۔ فع ہر ہے مجھے زندہ رہنا ہے اور مجھے ہو تھ کرنا ہے تو جو کام میں جانتا ہوں میں وہی کرنا جا ہوں گا' چنا نجے احمد فر رز

﴾ كي نظر ميں كيا تيں ۔ايك واقعہ كا ذكر كرتے ہوئے كہنے گئے كدايك تقريب ميں ايك خاتون انہيں ﴿ ا کا یان کھل نے پر بہت بصد تھیں تو ہیں نے انہیں بتایا کہ میں یان نہیں کھایا کرتا۔انہوں نے کہا کہتم وا ا یان کھایا کرتے تھے۔ میں نے کہا ہاں کھایا تو کرتا تھا مگر ۱ استمبر ۱۹۷۱ء جب ہے ڈھا کہ فال ہوا ہے ا ال ون سے میں نے بیان نہیں کما یا کیونکہ یون سے میری ایسوی ایشن مشرقی پاکستان سے تھی۔ بیرین کا کروہ وہ خاتون وم بخو درہ کئیں اور پھر کہنے آئین کے جس دیں وہ مجھے بیان کھاتے ہوئے ویکیے لیس گی تو ا ا کیا وہ مجھیل گی کہ اب مجھے ملک ہے دلچیک نبیس رہی۔ بظام پیدا لیک حجھوٹا سا واقعہ ہے جے انہوں نے ال ا الا ایواں ہی روا روی میں انٹرو بو دیتے ہوئے بیان کردیا لیکن اس واقعے سے وطن کے بارے میں احمد الا ا افخ فراز کے جذبات کو سمجھا جاسکتا ہے۔ اب فاہرے کہ جب کو لی شخص کی ایک موضوع پر اس قدر ا استخار میں جے ہوئے خوابوں کی روشنی میں و سیجھتے ہیں اور اس میں انہیں پیچھ خامیاں نظر آتی ہیں تو او ﴾ وواس يرصدات احتمان بلندكرت بين- جب س صدائة احتمان كي له ذراتيز بموجاتي ہے اور ا العان اقتد ار میں اس کی گونج سائی و ہے گئی ہے قواس وابستہ وگ اسے رزق کی مصنحت کا شکار ہو کر اور الله جوا بالنبيل الحن وتثمن اورغير محت وطن كت بين -

احدفراز کی ترقی پیندی اوراس کے معیار

احرفراز ایک ترقی پندش ع کی حیثیت سے جانے پہلے جاتے ہیں چنانچہ ان سے اس موضوع پر کو ٹی موال پوجتھے بنا کوئی انٹر و کیسے کمل ہوسکت ہے؟ بہت سے انٹرویو کرنے والوں نے ان سے اس موضوع پر کفتگو کی ہے اور ان کا جواب نہ بیت صاف اور دوٹوک رہا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں ترقی بیندی ہے علق کے جانے والے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ' ترقی کی بندی کے میں جو معنی بیت ہوں وو ترقی پیندی ہی ہے۔ آپ تاریخ کے کیلینڈ رکو چھھے تو نہیں کے گ

ا جا کتے۔ ہر محض اپنے اکار میں اپنے فن میں اور و نیامیں آئے بی برحدن پیند کرتا ہے۔ ترقی بی کر ما ا پیند کرتا ہے۔ پرائے زمانے کی جو جہالت سرمایہ داری اور جا گیرداری ہے ان کے خلاف جدہ زمید ار نا مخلوق خدا کو ن کے چھکل سے کالنا اس کی سوچ کو آ کے برا صانا میر نے زویک ترقی پندی ہے ایک ورجگہ انہوں نے اپنے ترقی پسند نظریات و خیالات کا ظہار زیادہ واضح لفظوں میں یوں کیا "وه وگ جن كاشاعرى مين كوئى نعب لعين نبين باورش عرى كوصرف تفريح كي حيثيت ست ييخ ا این که بس واه واه ہو جائے تو میں انہیں برانہیں کہتا مگر میں ان کی قدر کرتا ہوں جو کسی سوشل یا پوئیٹ کل گار وگرام پر جینے اور نوگوں کے اصل مسائل کو ڈسٹس کرتے بین مثال کے طور پر اقبال کولیس۔ کیا گا انہوں نے شاعری کے ذریعے ایک پیغام و گول تک نہیں پہنچایا؟ انہول نے تو اپنا سرامیسی شاعری بی کے ذریعے دیا تھا۔ تو آج کے مسائل جو کہ ہم زیادہ دانسے طور پردیجھتے ہیں اور محسوں کرتے ہیں ق پیزیادہ بہتر ہے کہ شاعر کسی خاص اور مثبت نظریے پر کام کرے۔ میں پھووں پہاڑوں اور دریاوں • نیره پر ش_اع کی کرنا ناپیندنبیل کرتا به پیزیل مجھے بھی مزیز میں مگر میں زیادہ تر انسانیت پرسوچہ آ ہوں۔ سن کل مسائل اتنے بڑھ چکے ہیں کہ ایک شاعر دیا ہے بھی توان سے خود کونبیں بٹ سکتا۔مسائل ای ا ہر دور میں ہوتے ہیں غالب کے عبد میں بھی ہتھے گر پھر بھی اس دور میں اس قد رنبیں ہتھے اور ناہی دنیا کے دوسرے مسائل ہے وگ آئ کی طرح بہرہ ور بوسکتے تھے آج کے عہد میں تو ف ک لینڈ اور فسطین کی خبریں بھی چند لمحے میں پہنچ جاتی ہیں۔ میں کمٹ منٹ کا شاعر ہوں۔ میں سیاس آ وی شیں ہوں تا ہم جو بھی شخص جو بھی نظر میرم ہے خیالات کو گئے پڑھانے میں اور رس آف ایکشن ویت میں مدو کرے واس سے پھھوا استکی تو ہوجاتی ہے' احمد فراز ادب كرتى پىندنظرى كوكى تيريك سے بھى آگے كى چيز بيجھتے ہيں۔ ذ كتر على احمد

و کا اوب ہوتا ہے۔ حسرت ملی ہے ک نے بوجیا کے شمر کیا چیز ہے تو " پ نے فرمایا کہ سی چیز کواپیل اصل جگہ ہے ہٹا کر خلط جگہ پرر کھ دینا پھر و حجما گیا کہ انصاف کیا چیز ہے تو آپ نے فر مایا کہ جو جیز خاط جگہ برر کھ دی گئی ہوا ہے اس کی اصلی جگہ برر کھ دینا۔ وبات میہ ہے کہ جہال سے دیکھیں کے تعلم ہور باب یا سابتی ناہمواری اتنی بڑھ گئی ہے کہ انسان ذکت کی حدول کوچھور ہاہے تو اس کے خدف میسی '' حقیقت پہ ہے کہ کلم یا استحصار وایک اضافی قدر ہے ہم شخص کے میشنے کا انداز جدا جدا ہوسکتا ہے جس کے نتیج میں احتجاج کی راہیں بھی جدا جدا ہو منتی ہیں۔ اس لیے پہلے و کی والی کر، نیب مشتر کہ الله المن الله المراجعة من المراجعة من المراجعة المن المن الله الله الله من المدر المن المرافي كالميان ا الم ساتھ ہو سکے۔ای ضرورت کے تنت انجمن ترقی پیند مصنفین کا تیا ممل میں آیا تنا۔اب "رت نے کے الم برائے ہوئے جالات میں شخصر شیس ہے بازیا و افعال نہیں ہے قیاست و اور وجالات ہی کی روشن میں و یکھا جانا جا جیے۔ ویت جہاں تک حمر فراز صاحب کا علق ہے قوم وابتدا ہی ہے ہے سرف یہ کے ترقی ا پیند خیا ات کے حالی رہے ہیں جگہ وو تنظیمی سطیم پر بھی اس تحریب سے اابستارے ہیں۔ صوبہ سرحد المين جب المجمن ترقى پيند مصنفين ك ش في كا تي ململ مين " يا تووه يشاه رك ايلى ش في سكريشاي جمي الم تیجے بیں۔ انفرادی اور اجتماعی وشش کے اس بین منفر میں اکسٹر می اند فاتھی ہے۔ میں وہ یہ اور ﴾ وسعت دینے ہوے احمر فرزئے کہا کہ ''سرنح کیب کی معورت میں ابنی می طور پر آبیہ تو ملے کی تنظل 🖥 ا میں آگے بڑھا جا سکتا ہو قواس ہے جمہی قوبات ہی کوئی نیس۔ سے حافقت میں ضافیہ و تا ہے اور ا ۔ پیصورت او ایک طرح ہے موجود بھی ہے ًو بظاہر اس کا اسانجا نظر نبیس آتا لیکن سرغور کریں قو ہوری ر فا قنتیں جو غیر مرکی رشتوں میں پر و کی ہوئی ہیں ووائیک جا قت کی صورت میں موجود ہیں بیکن جہال میں کیا جائے کہ اجتماعی جدو جہدمکشن نہیں جیسا کہ یا کشان میں ترقی بیند تحریک پر یا بندی ہے ق

الين شان ايك دوم ب سية مه يارتر زوتاب ترقی پیند تم بیب کے بارے میں اگر خسن رضوی سے تفکیو کرتے ہوے انہوں نے س تح کیب کو بنزے ٹائد را غاظ میں فرح ت^{حسین با}یش کرتے ہوئے کہا کہ '' ترقی پینداو ہے کے انفاظ ت ای فاج ہورہا ہے کہ بیرونی ایدا اب او نہیں جے فاص مرصے کے بعدم جانا ہے۔ اس کا و مصب ال بیائے کے زندگ کے نئے تا ضول کو اپنایا جائے۔ میکن سبب ہے کہ بیاتح یک یاوجود اتنی ومتوریوں رواون ساور بابند یوں کے کے برحتی رہی اردو وب کی کی اور تحریک کے اینے زندہ مکھنے وا ہے پیدائیں کے جتنا اس تر یک نے پیدا کئے۔ حال اور آزاد نیچر ہے آ گئیں بڑھ سے یہ پھر ۔ پتھ امیداور خوشی کی باتیں انہوں نے کیں لیکن جارے مبد کے لکتنے والوں نے س سے بہت آگ بات بڑھائی ہے۔اورانے وطن یو دنیا کے سی جمعے میں اگر کوئی زیادتی ہے افسانی پاستیساں ہو ہے قوائل کے خلی ف مکن ہے و رکبر اپور کنہیں ہے'' احرفراز كي جلاوطني یا کشان میں جب نہیا گئی کا مارشل ۔ میا تو وہ پہلے مارشل لاست بدکل مختف تعا۔ میصر ف اقتدار پر تبنے کا تشد نہیں تی ہئد پورے معاشرے کوایک ٹی س نداز ہے دیکھنے اوراس پر ممل کرنے کا منصوبہ تھا۔ چنانچہ پاکت نی معاشرے میں بنیادی تبدیلیوں کی ہوئیں جلئے مگیں۔ بیروش دور تھا جب فیفن نے کہا تھا کہ مرے دل مرے مسافرے ہوا پھرسے تھم صادر کہ وطن بدر ہول ہم تم لین نے اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جالوطنی کی جوراہ افتیار کی تھی سی راستا پر احمد فراز نے بھی قدم رکھا۔ اپنی جا، وطنی کے اس دور کے بارے میں انہوں نے اس زمانے میں جب بھی اظہار خیال میان میں ہے ول کی کیفیت کے ساتھ ساتھ اس دور میں ہونے والے تھم ورزیادتی کا بھی انٹرو یودیتے ہوئے کہا کہ''میں ملک میں رہا مصائب جھلے پھر بھی میں ملک نہیں تجھوڑ ناچ ھتا تھا لیکن انٹرو یودیتے ہوئے کہا کہ''میں ملک میں رہا مصائب جھلے پھر بھی میں ملک نہیں تجھوڑ ناچ ھتا تھا لیکن و جھے محسوس ہوا کہ میری نقل وحرکت پر بھی پا بندی لگانی جار ہی ہے اور میرے ملک کے بعض ھتے بھی جھے پر بند کیے جارہے ہیں۔ میری شاعری کرنے' پڑھنے اور شائع کرنے کے حق پر پہلے ہی پا بندیاں جھیں اور پر سندھ بدر کرنا اونٹ کی چھٹے پر آخری تنکا شاہت ہوئی اور میں نے ملک چھوڑ نے کا فیصد کر ب

جلاوطنی کے ان دنول کی باتیں کرتے ہوئے انہول نے ایک بار کہا تھ کے ''میں نے اس عرصے میں عمر کے لحاظ سے اور اس معنی میں کہ میں اسپنے پیاروں سے دور رہا نید برس مُنوا کے ہیں کیکن ا میں نے اپنے تجربے اور معم میں اضافہ کر لیا ہے۔ میں نے ان برس میں سائھ کے قریب نظمین ^{کا تھ}ی ا الا ہیں ۔میری نوٹ بک بھری پڑئی ہے۔ان میں زیادہ تر ایک جل وطن کے طور پروطن ہے میری دوری اورغم و غصے اور دنیا کے دوسرے حصول میں جاری جدوجبد کے شعور اور ان کے ساتھ و بھی ک ا جذبات کی عکامی کرتی ہے۔سب سے قیمتی سرمایہ وہ محبت ہے اور وو بیار ہے جو مجھے ملک سے بام ا ہے ہم وطنوں سے مل ہے۔ میں نے کیمی سوحیا بھی نہیں تھا کہ پاکستان ہے اتنی دور رہنے وا ہے ہم ا وطن میری شوری سے اتنے مانوس ہوں گے اور اطن سے اتنی جذبی و، بستگی رکھتے ہوں گے۔ میں نے بھی سوجا بھی نہیں تھ کے شاعری تن طاقتور ہو شق ہے۔ برط نیاندوے سونڈن کینیڈااورامریکہ 🛭 بیں مجھے بار بار مدعوکیا گیا اور محبت ورتعریفوں کے پیمول برسائے گئے۔ بھارت میں بھی ایسا ہی ھ زیر دست روٹمل تھا۔ میرے ہے یہاں زندگی زیادہ مشکل ہے اور یا کشان میں حکام میرے خاندان پر دباؤڑ ل رہے ہیں کہ ججھے منہ بندر کھنے پر آمادہ کریں۔ایک مرجعے پر جب میں پ نے اینامنہ بندنیل رکھا اور نا بی ایناقیم تو م^وا''

احمد فراز ادران کی حسن وعشق کی دنیا

حمرفر از کی شمسیت نے سرد بمیشه ایک رومان کی بالدریا ہے۔ بیٹھان کی شاعری سیٹھان کی جاذب نظر ۔ یت اور بیٹھان کے مشق کے اف نے یا حقیقیں ۔ توان سب کے بارے میں جاننے کی پچھ نہ پچھ خو ہش سن والله بن ربی ب شرب شباب کے درے میں ان سے بہت سے موان ت کیے گئے ہیں ہول نے بمیشہ این موامین ان موام سے جوابات دیے ہیں۔اس موڈ کواوراس کیفیت کواسی وقت مسوئ کیا جاتا ہے کہ جب وطن اور مذھب کے جو لے سے کیے جانے والے سوالوں کا تقابی جائزہ لر ں ئے۔ان موا وں کے جو بات اور عشق ومحبت کے حوالوں ہے گفتگو کرتے ہوئے ان کے سلیح کی مضاہر ار کی ، ونو ں ومحموس کیا جا سکتا ہے۔ حسن وعشق اور شراب و شباب کی ہاتیں کرتے ہوئے ان کے لیجے میں ں شاخی اور ناز کی ہوتی ہے۔ اور خاص بات رہیمی ہے کہ نیس کو کی معذرت خو ہانہ لہجہ بھی نہیں ملتا۔ ملامہ اقبال نے ہندے شاعر وافسانہ ویس کے بارے میں ایک خاص نقطہ ،نظر ہے کہ تھا کہ یجے رول نے اعصاب برعورت سوارے۔احمد فراز نے ایک انٹرویو میں بیاکہا کہ'' بلا شہرایک عمر تک ز بن پرعورت موارر بتی ب مگر پھر رفتہ رفتہ حساس ہوئے ملہ ہے کہ عیاشی اور فیش یاعشق ومحبت اور چیزیں بیں اور شام کی اور چیز ہے۔ای طرح شامری کا شراب ہے بھی چھے تعلق نبیں ہے۔اب یوں ۔ قراد کواں نے شامروں کو بلاوجہ بیرنام کیا ہوا ہے۔ جس زمانے میں شراب کھلے مام ما کرتی تھی یا ان کے تلب بے ہوئے تھے قووہاں ڈاکٹ وکل تاجراور دوسرے وگ ہوا کرتے تھے اور ایک آ دھ شاع بھی نظر آ جا تا تھا۔ درحقیقت شاع می برمی شجیدہ چیز ہے۔ اس کے لیے بیہ بہت ضروری ہے کہ " دمی یے ورے ہوتی وحوال میں ہواوراس کاشعور یوری طرح بیدار ہو۔ جوش کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے بھی شراب بی کرش مری نہیں گی۔ای طرح ریاض خیرآ یادی نے شراب کا بیک قطرہ فج ں بیا جَبابہ ن کی چاری شاعری میں ایک شعربھی ایسانہیں ملتاجس میں شراب کا ذکر نہ ہوا شاعروں پرعشق کی تہمت کا جواب دیتے ہوئے اپنے تصورعشق کی وضاحت پچھاس طرح ہے آگا ہے کہ'' کا م طور پر عشق کا انرام ہم شاعروں پر ہی عائد کیا جاتا ہے مگرصرف شاعروں کی ہات نہیں آج

ا کامیراخیوں ہے ہرانسان بواسمنصیص اس میں شامل ہے۔ انسان قربیدائشی عشق ہے۔ سب سے پہلے بوہو ا اوم نے عشق کیااور تب سے سیسلہ جاری ہے۔ قیس کود تیجیس گووہ تو انجینئر تھ' یہاڑ تو ڑنے وارا ایک ا ا مزدور آمرا سے بہل ہے عشق نے کیا بنادیا۔ و کیا شاعر کو پہلی ہے کہ دومجت کرے بعشق کرے ' یے جوالیک کہاوت ہے کہ OFFENCE IS THE BEST DEFENCE یہال پربھی فراز صاحب نے لیمی حربیاستی ساکیا ہے بلکہ اً مران کے انٹر ویکو فوریت پڑھیس تو واضح طور پریانظرآ نگا کدوه اکثر و بیشترسو ب چینے والے ہے بی اٹاسول کردیتے ہیں۔اس طرح انہیں ا الا این بات زیادہ وضاحت ہے کرنے کا موقعہ ال جاتا ہے۔ اب مندرجہ بالہ انٹر و یوبی میں دیاہیے کے کس ا عن خوبصورتی ہے اپنے عشق کا جواز دیا ہے۔ ایک اور انٹر و پومیں کتے میں کیا 'میں کوئی یوسف تانی تو ہوں ا نہیں کہ میرے خلام ک^{حس}ن کو و نکیز کرخوا تین مرعوب ہوں اور مجھ پرفرینند ہوجا ہیں متا عری ہی اس کی ا مجہ ہوتو ہو' کینی ایک طرت سے احمد فراز نے بنی رومانوی شاعری کے ایک شاص دانزہ اثر کا بیان الم كرديا - بيحقيقت ہے كدان كى شاعرى بالخصوص غزال بى شاعرى خواتين ميں ب صدمقبول ہا ادراحمد فراز کوخود بھی اس کا احساس ہے۔انہول نے اپنے انٹہ ویویا بیانات میں بھی اس کو چھیویا بھی نہیں ہے ورشایدای دجه سے ان کی شخصیت فاصی متناز مدہمی رہی ہے سیکن اصل بات میہ ہے کہ انہوں نے جو چیز جس طرح ہے اس کوای طرح بیان کرویا ہے۔ یوتی یا تیں اسپے پڑھنے والے پر چھوڑوی ہیں۔ " خریس اس نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے کہ حمرفراز کی شخصیت اوران کے نظریہ فین کو بھجھتے کے لیےان کے انٹرویواور ن کے بیانات کوفورے پڑھنا بے حدمشروری ہے۔ بچ تو پیہے کہاس کے بغیران ک شاعری ہے تو طف اندوز ہوا جا سکتا ہے کہ وہ شراب واپنے اندر کیک نشد تھتی ہی ہے تسرین کے خیال ت کو بھی آگر میا ہے۔ رحما جائے قو کھر بھول ان کے ان مشہرہ ہوت سے شرابیس جوشرا وں بیس ملیل (به منهمون ایز مرانی آباب سے یا سالیا استر محرشفیل کا مشکور مون جو س منهمون کے لیے تعاور قرائے)

The second of th

ہے سرفراز آئے بھی پر چم فراز کا

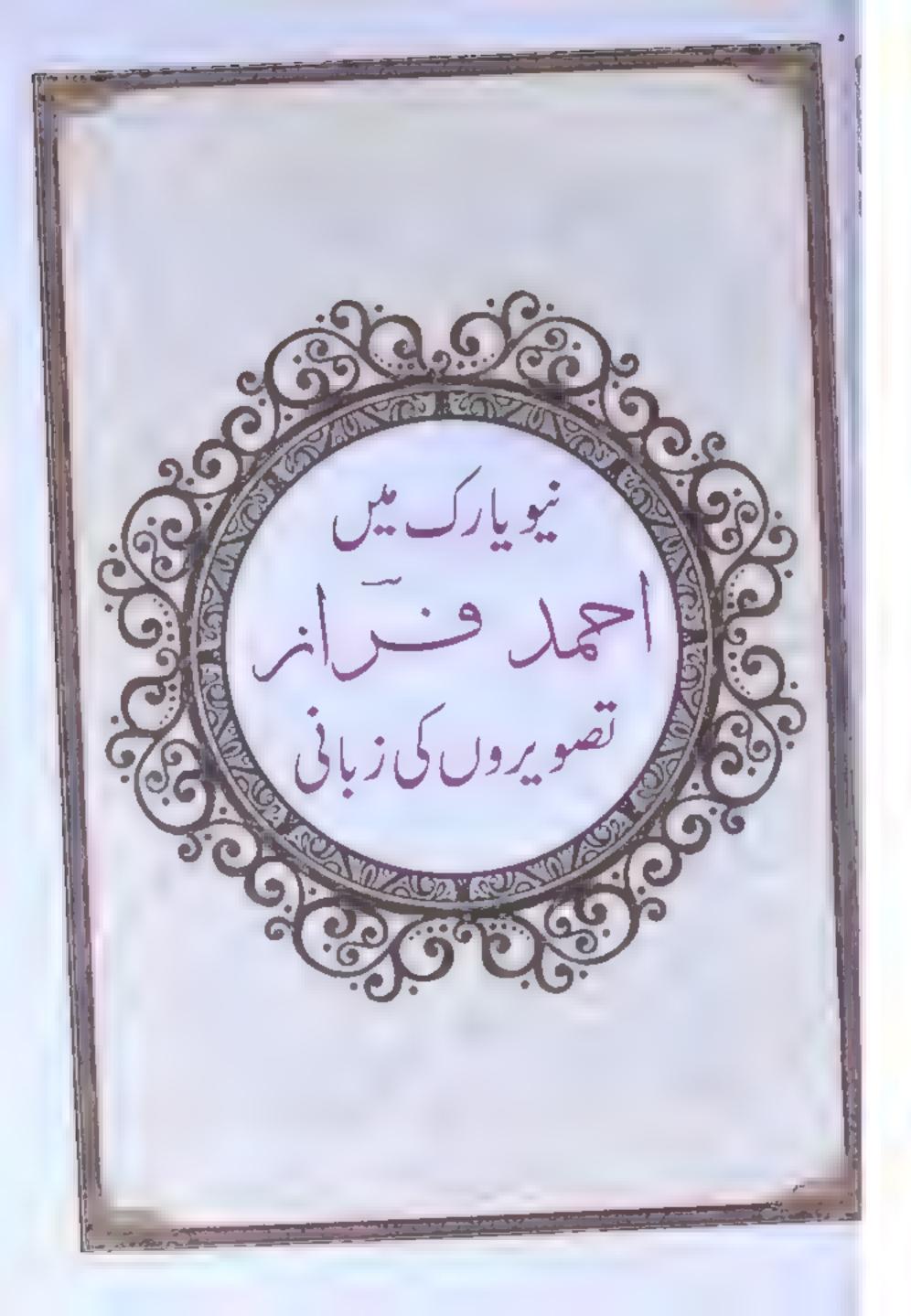
انوے مرد کے معروف شام اند فر زی نیویارک آمد کے موقع ڈاکٹر صبیحہ تھیا کا فرایت تحسین اترا ہوا ہے وشت میں موسم فرآز کا اندی فرداں اسکیں لیے ان رم فرآز کا

آلام جال و فرافت جاناں کے بین بین یریائ چین بھی ہے اک کم قرآز کا نازک مزان ہے کوئی شام برا نہیں رکھے خیال صاحب عالم فراز کا روش ای کے شعر سے ہے دل کی انجمن کوئی چرنے بھی نہیں مدھم فراز کا کیا منزلت نثال تھے کہا ہے سرنگوں ہوئے ہے سرفرز آن بھی پرپتم فراز کا ، حبير لي بين، انيس وشفق و جمال بهمي ویکھیں جے تجرے ہے وہی ام فراز کا بر ن کھتے ہیں تکلم کے تی و فم رخم بنر بدر کھتے ہیں مرہم فراز کا جس میں کلید میکدہ تم ہوکے رہ گئی کیا کیا نہ زکسوں میں ری آبیدگی ويكها بمحى جو ديدة يرتم قراز كا لالول نے آپ اینے جگر جاک کر لئے تاجا کے لاکے کوئی مرہم قراز کا والبنتگان ول نے جو گیرا فراز کا ر ته می د کیجتے ہیں ابھی بم فرآز کو سباس کو جاہتے ہیں نی نسبتوں کے ساتھ ہر جائے نام ہے تو مکرم فراز کا ان کا تومصحفی کی طرف ذوق کی طرف جانا کھی ہوا بھی تو کم کم فراز کا سودا و میر و غالب و بیدل کی فکر ہے رشتہ ہے ایک عمر سے محکم فراز کا

بال گاؤل گاؤل شعرے میے کے رہی آنا لگا رہے ہیں یوں بی جم جم فراز کا ہ خوش نوا کا نام ای کے شخن سے ہے چھیڑا ہے مطربوں نے تو سرم فراز کا تصور ابھی ادھوری ہے احمد فراز کا ویکھو جے ہوا ہے وہ محرم فراز کا جب تک نہ ہوشیق س ہم فراز کا

کو اور مجسول میں بھی اس کا گزر ہوا غالب بی بیشوا ربا تابم فراز کا ہر چند اس کی نظم رہی شعلہ پیر بین لہجہ گر غزل میں ہے شہنم فراز کا ال نے تو سارے زقم مر برم رکا دیے

آ وُصا! ذِرا کی ذِرا چل کے دیکھآ نئیں آخرے کیوں دیوانداک عالم فراز کا ين حيدرخواد مجمرانيس، ۋاكنةشنىق اورۋاكىژېجمال قادرى _احمرفراز كےميزيان اوراحياب







جوبه مير ، هرفي ارامتنبول

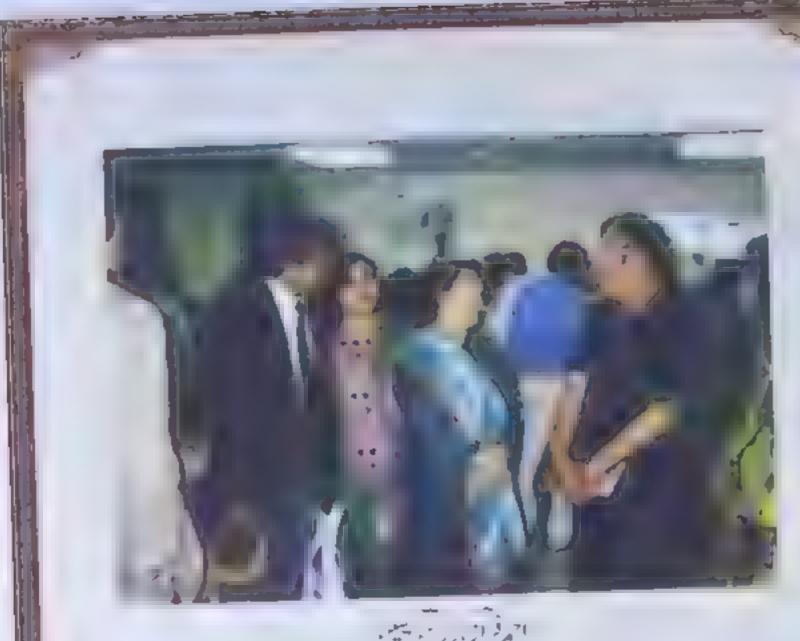




احمرفر زرام يكن الديوب ك ما تهد



زرين يين فرز ويقب النيق احدفر زراد المزمج النيق جمريتين



اجرف أز در إن مينان



ريحان أفيش فرز نه تكبت أفيش المائع محرشيش مرو رسور احمرف زامم ييسن



الومالية المرأ والكيل الرائية والمساب المين



المراج ال



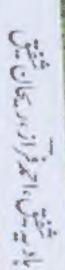


محمدانيس، دُا مرْسلمان، احمر فراز، دُا ليرْ خييم، فرزانه كلبت شفيق



معرفي أر ماز رين يبيسن مرفعت خان فرز نائلبت شفق



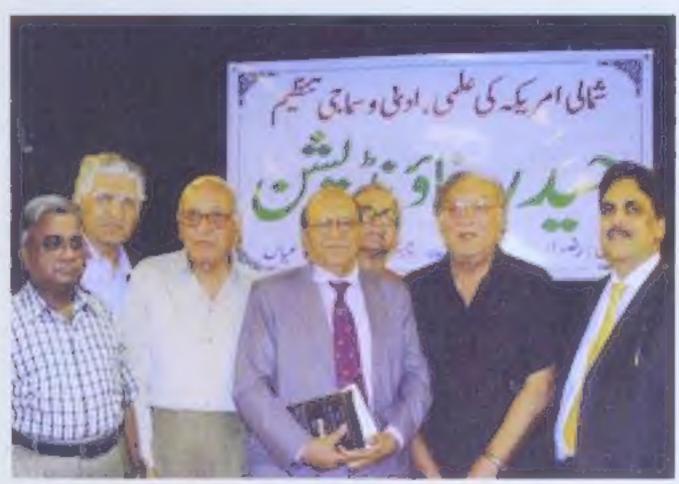




LIBRARY

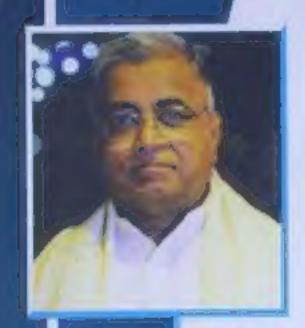


زرين للين الحدقراز



گروپ فو تو





يروفيسر واكثر عبدالقادر غياست الدين فاروقي عايروك

تصالیف =

- ا) الحال الحالين المتحالين
- ٢) مضافين قاروتي مختلف مضافين
 - ٣) اورخون جل ريا افسات
- م) امریک شرانواراوردواوپ امریک شرموجوده شاعرواراوراویول پرمقالات
 - (3) 173年の大日の
 - ٢) كوبرادب كالسيكل شاعرون اوراديون پرمقالات
 - عادب مقالات عادادب
 - ۸) اردوشاعرادراتسوف مقابله برائد Ph.D (۸) اردوشاعرادراتسوف مقابله برائد
 - ٩) كينيْرااوردياست رياك متحده خواتين كااد في خدمات ير تفتلو
 امريك شهرة واتين كي اردو خدمات
 - ۱۰) عالمی اردوادب شررشیده میال کی شاعران عظمت

ايوارفز

- الأنف يائم اليومنث الوارؤ اردوماا يوند بندوستان
- ۲) حکومت کرنا تک به کرنا تک اردواکیا یکی ایجار ؤ ("کینیڈ ااور حقد و پائے ریاست امریک شن خواتین کی اردوخد مات" "تصنیف پر)